

وَلَدِّمُ نَبِيَّ رَحْمَتِ الْاَلَمِينَ وَرَحْمَتِ الْاَرْضِ

سراجی زبان اُردو

# تہذیب السراجی

مسائل کے مختلف طریقے

میراث کے احکامات

تقسیم میراث کے مسائل

مستحقین و قسریات

فتویٰ نویسی کے اصول و نمونے

سراجی کے مطلق منکات کا عمل

متن سراجی مفید تعلیمات کے ساتھ

مفتی ابوبکر شاہ منصور



السراجیت  
0311-8204214

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم

سرایہ دارالعلوم

# تسمیۃ السراج

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم

کتاب	.....	سہ ماہی
مذہب	.....	مذہب
تعداد	.....	تعداد
طبع	.....	طبع
طبع	.....	طبع
طبع	.....	طبع
طبع	.....	طبع
طبع	.....	طبع

مذہب کے پتے

پاکستان کے تمام مشہور کتب خانوں سے دستیاب ہے۔

0313-9264214 راولپنڈی

## فہرست

۱	اقتراپ	۱۰
۱۰	کمال دانی	۱۰
۱۴	سراپ کے چھ اجزاء	۱۴
	پہلا راج	
۱۶	آسمان السعیر	۱۶
۱۷	آسمان السعیر	۱۷
۱۸	سراپ علم میراث	۱۸
۱۸	علم میراث کی قرینہ	۱۸
۱۸	موضوع	۱۸
۱۸	فہرست دفعات	۱۸
۱۸	نصیحت	۱۸
۱۹	اسباب ارت	۱۹
۱۹	موالغ ارت	۱۹
۱۹	محققین میراث	۱۹
۲۰	مقوقی راج	۲۰
۲۰	اقتراپ	۲۰
۲۱	زوق انگریزوں کا زبان	۲۱
۲۱	آسمان ادا	۲۱
۲۳	آسمان الحمد للصحیح	۲۳
۲۵	آسمان الإحدیہ والأحدیہ الخلیفہ	۲۵
۲۷	آسمانہ الخلیفہ	۲۷

- ۲۸ ..... احوال طوبیہ ..... \*
- ۲۹ ..... اسوال الت ..... \*
- ۳۰ ..... احوال شت الام ..... \*
- ۳۲ ..... منطقة تشب ..... \*
- ۳۶ ..... احوال الاخت العن ..... \*
- ۳۸ ..... احوال الاخت العن ..... \*
- ۴۲ ..... احوال الام ..... \*
- ۴۵ ..... احوال الحدیة الصبیحة ..... \*
- ۵۰ ..... باب المصبات ..... \*
- ۵۰ ..... عصی کی کا پان ..... \*
- ۵۰ ..... عصی انفس ..... \*
- ۵۰ ..... تعریف ..... \*
- ۵۰ ..... تقاسم ..... \*
- ۵۱ ..... احوال ورج ..... \*
- ۵۲ ..... عصی انفس ..... \*
- ۵۲ ..... عصی انفس ..... \*
- ۵۲ ..... مسئلتین مہملین ..... \*
- ۵۵ ..... فصل من مدنی العناء [عصی کی اسوی قناتہ کا بیان] ..... \*
- ۵۶ ..... عصی کی کے عصی کی تخریج کا طریقہ ..... \*
- ۵۷ ..... نہایت تاجین بن اقتدار القس ..... \*
- ۵۹ ..... فصل من المحروم و المجمعوت ..... \*
- ۶۲ ..... من طریق الارل من السراجیہ ..... \*

### دوسرا راج

- ۷۴ ..... مطرانے کے فریقے ..... \*
- ۷۴ ..... بطا طریقت ..... \*
- ۷۶ ..... دوسرا طریقت ..... \*

- ۶۶..... شیرا طریقہ
- ۶۷..... چوڑا طریقہ
- ۶۸..... مولیٰ اور دکانیہ
- ۶۸..... باب العول
- ۶۸..... قانون عمل
- ۸۲..... باب الذرہ
- ۸۸..... دو عددوں کے درمیان نسبت کا پیمانہ
- ۹۱..... باب التصحیح
- ۹۱..... صحیح کا پہلا طریقہ
- ۱۰..... صحیح کا دوسرا طریقہ
- ۹۸..... صحیح کا تیسرا یا چوتھا طریقہ
- ۹۹..... معیارات کے حصول کی صحیح
- ۱۰۰..... ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ
- ۱۰۰..... پہلا طریقہ
- ۱۰۰..... دوسرا طریقہ
- ۱۰۱..... تیسرا طریقہ
- ۱۰۳..... تقسیم ترکہ کا پیمانہ
- ۱۰۳..... پہلا طریقہ
- ۱۰۴..... دوسرا طریقہ
- ۱۰۴..... تیسرا طریقہ
- ۱۰۶..... دین میں حصہ کا پیمانہ
- ۱۰۸..... سود کا پیمانہ
- ۱۰۸..... سود الفزک
- ۱۰۹..... سود الدین
- ۱۰۹..... سود الدین والفزک

- ۱۱۰ ..... محمد بن کایون
- ۱۱۱ ..... باب معاصی الحد
- ۱۱۲ ..... لہر داور
- ۱۱۳ ..... لہر دکانیہ
- ۱۱۴ ..... لہر دکانیہ
- ۱۱۵ ..... لہر دکانیہ
- ۱۱۶ ..... لہر دکانیہ
- ۱۱۷ ..... لہر دکانیہ
- ۱۱۸ ..... لہر دکانیہ
- ۱۱۹ ..... لہر دکانیہ
- ۱۲۰ ..... لہر دکانیہ
- ۱۲۱ ..... لہر دکانیہ
- ۱۲۲ ..... لہر دکانیہ
- ۱۲۳ ..... لہر دکانیہ
- ۱۲۴ ..... لہر دکانیہ
- ۱۲۵ ..... لہر دکانیہ
- ۱۲۶ ..... لہر دکانیہ
- ۱۲۷ ..... لہر دکانیہ
- ۱۲۸ ..... لہر دکانیہ
- ۱۲۹ ..... لہر دکانیہ
- ۱۳۰ ..... لہر دکانیہ
- ۱۳۱ ..... لہر دکانیہ
- ۱۳۲ ..... لہر دکانیہ

### تیسرا راج

- ۱۴۱ ..... باب دوی اکر حرم
- ۱۴۲ ..... تفریق
- ۱۴۳ ..... اقسام
- ۱۴۴ ..... کیفیت تفریق
- ۱۴۵ ..... عمر
- ۱۴۶ ..... فعل فی لصف الاول
- ۱۴۷ ..... اذالہ امین، ذوال
- ۱۴۸ ..... ایک مین سے زیادہ میں اختلاف کی مثال
- ۱۴۹ ..... عدد زوجہ اور اصول سے زیادہ ہونے کی مثال
- ۱۵۰ ..... فصل فی اغراض احیاء
- ۱۵۱ ..... فصل فی الاغراض الثانی
- ۱۵۲ ..... امثلة الغرض الثانی
- ۱۵۳ ..... فصل فی الغرض الثالث

- ۱۶۰ ..... أمثلة النصف الثالث
- ۱۶۱ ..... طريقة التقسيم بين اعراب
- ۱۶۲ ..... مسئلة محرم
- ۱۶۶ ..... فصل في اعراف المراجع
- ۱۶۷ ..... فصل في اولاد نصف الرابع
- ۱۶۹ ..... أمثلة النصف الرابع
- ۱۷۱ ..... ثمة اولاد النصف الرابع
- ۱۷۳ ..... فصل في اربع ثمة من اعراف

### چوتھا ربع

- ۱۸۴ ..... فصل في نحوي
- ۱۸۹ ..... فصل في اعراف
- ۱۸۹ ..... خروج مسائل حل
- ۱۹۰ ..... مثال قول مفتي بن تفرغ
- ۱۹۲ ..... مثال قول غير مفتي بن تفرغ
- ۱۹۶ ..... فصل في المحفوظ
- ۱۹۶ ..... علم ما متقود
- ۱۹۷ ..... علم ما متقود
- ۲۰۰ ..... فصل في لمرود
- ۲۰۰ ..... علم ما مرود ومرود
- ۲۰۰ ..... مرود
- ۲۰۱ ..... مرود
- ۲۰۱ ..... علم ما مرود ومرود
- ۲۰۱ ..... فصل في اعراف
- ۲۰۱ ..... فصل ما اعلان معاً
- ۲۰۶ ..... فصل في اعراف



- ❖ ۲۰۶..... قریب قوی نوکی میراث
- ❖ ۲۰۵..... چنابام سبکی
- ❖ ۲۰۷..... قوی نوکی ذوق الغرض و معصیت
- ❖ ۲۰۸..... قوی نوکی ناسخ
- ❖ ۲۱۱..... قوی نوکی زدن و ساق
- ❖ ۲۱۲..... منیر اربع و طبع سو فخر احیة
- ❖ ۲۱۷..... خیرست شروع مرئی

# الشمس

مكتبة دار الفکر والعلوم والادب

الدار

مكتبة دار الفکر والعلوم والادب

مكتبة دار الفکر والعلوم والادب

کتاب

بسم الله الرحمن الرحيم

## اجوال واقعی

حمزة وصفي علي : موه انكريمه و غني . آله و اوصيائه و ورثه اجمعين .

یہ آفت سے تقریباً ہی سال قبل کی بات ہے، جبکہ علمبرائت کے حصول کے شوق میں درہم تخییر یہ شخص  
اعلوم رحمہ یارستان میں استاذ الاسلام و پیشوا شہید والدہ تھے، امام الحرمین، حضرت مولانا شریف اللہ صاحب  
دعوت برکاتہم اعلیٰ مدنی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت ابن ابی الدیورہ میراث کی تفریس اپنے صاحبزادہ  
حضرت مولانا عظیم اللہ صاحب مولوی لونی دعوت بکامجم کے پیر و کرپتے تھے، وہاں ہندو نے ان سے  
ہجرت دینے کی درخواست کی۔ ان دنوں دورہ میراث اہم ہو چکا تھا۔ اور سترہ زخمہ مسلمان مجاہدین کے جہاد دورہ  
کی گفت سے تھکے ہوئے تھے، تین بھائی میراثی شاگردوں میں قبول فرمایا، اور دورہ تفسیر میں شریک ایک طالب علم  
کو میراثے ساتھ چہ ذکر روڈی کو سستی میں لے کر آویں۔ (حضرت کے طریقہ تدریس میں گردن ضروری ہوتی ہے،  
میں ہے ساتھ ساتھ علم و دگر ہوتا ہے) یہ سب میں لے کر کرہ بدوں کو اس خاندان کی کہاں شرافت اور اعلیٰ  
عرفی کا ہر ہا جائے، ایک غریب الہیاء، اجنبی اور عام طالب علم کو وہاں لانا مگر راند کی یاد دہانی کی کسی طرح  
کے کے حصول علم کے سبب مہیا کر دیے۔ اللہ رب العزت اس پران کو زیادہ عزت میں وہ بہترین اجر دے،  
میراث اپنے خاص کلمہ میں: **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** کو پڑھا ہے۔

عرض اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال رہی، اور بندہ نے ۲۲ برس میں (یکم ۱۳۳۳ھ و مہینہ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ) کتاب سیاق فی تحلیل فی میرے ذرا استاد کی کچھ ہوئی کتاب "تہذیب المرافع" کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ یہ کتاب غلط ہے۔ بندہ نے طے کر کے ملاحظہ حال زیر طبع سے آراستہ نہیں ہوئی۔ بندہ نے اس سے استفادہ کرنے کے ساتھ ساتھ سیاق کو قلمبند کرنا شروع کیا۔ یہ اسباق "تہذیب المرافع" سے نذر سے ہوا مگر غوریت کے ہیں اور ان میراث کے سبب اور دشمن طرز تہذیب پر مشتمل ہیں۔ بندہ نے اس سے پہلے اور بعد میں کئی اعزاز سے تہذیب پر امن ہے مگر مختلف طریقوں کو سمجھتا ہے، لیکن ایسا آسان اور قلب و ذہن میں ہوسکتا ہے کہ گزریں ہوئے اوقات اور دور و زمانے و اطراف میں دیکھا۔

اسرائیل کی تخیل پر بندہ نے دایم "کہ اس اسرائیلی مجموعہ کی مدد سے سرائی چھٹا شعریع کی اور اس طرز کو سرائی کے ساتھ تخلیق دے کر جاری کرنے کی مشق کی۔ اس کے حیرت انگیز نتائج برآمد ہوئے۔ بندہ کمال و فرق سے عرض کرتا ہے کہ اگر اس خلاصے کو یاد کر کے اور اس کی مشق کر کے سرائی پڑھی پڑھائی جائے تو ادنیٰ تا استاد و بالا جامع بھی میراث میں دسترس حاصل کر سکتا ہے۔ یہ سابق حضرت استاد مکرمر کی آواز میں تین کینٹوں میں مکتوب کر لیے گئے ہیں اور درج بالا پتے سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

یہ مجموعہ حواشی کے ساتھ پیش خدمت ہے۔ اسی میں بندے نے مشرعاً کچھ اور طریقوں کا بھی اضافہ کیا ہے جو بندہ نے بعد میں دیکھے۔ نیز محشیہ، اضافات، ہدایات کے متعلق مقامات کامل اور میراث کی اہم کتابوں سے فوائد و نکات قصل کیے ہیں۔

بعض رفقاء کے شعور سے اس کو "تسمیل السرائی" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ الیٰ علیٰ محمد یکھیں گے کہ یہ ایک اعتبار سے مستقل کتاب ہے اور ایک اعتبار سے "سرائی بزمِ ادب" ہے۔ اس کی ترتیب سوائے چند دیگر مقامات کے سرائی کی ترتیب کے موافق ہے۔ میراث پڑھنے پڑھانے اور مسائل حل کرنے کے بہت سے طریقے ہمارے یہی مکتوب میں بیان کیے ہیں لیکن چونکہ سرائی پہلی اور آخری درسی کتاب ہے اور وہ مکتوب کے نصاب میں شامل ہونے کی وجہ سے اس کو پڑھانے پڑھانے جاتا ہے اس لیے وہی طریقہ زیادہ کامیاب، بار آور اور آسان اور مطلب میں مقبول و مستداول ہو سکتا ہے جس میں سرائی کو حل کیا گیا ہو۔ اس مقام پر بندہ نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ جملہ مفید طریقوں کو سرائی کے متن کے تابع کر کے بیان کیا جائے۔ اہل علم کسی غالی پر واقف ہوں تو ہمارا اشتیاق و تضرع ہی مظلوم نہیں۔ دن کے فکر یہ ہو رہی ہے کہ لے دے دے کر اس کو اصلاح کرنی جائے گی۔

استاذ و مطلب کو اس سے کوئی فائدہ پہنچے تو وہ میرے استاد صاحب کا صدقہ چارہ یہ ہے۔ اگر قطعی نظر آئے تو وہ میرے سود فہم کا نتیجہ ہے۔ بول پر بندہ کے استادوں کے لیے ائمہ عظیم کی دعا فرمائیں، اور ذاتی پر بندہ کی اصلاح فرمائیں کہ یہی اہل علم کی شان ہے۔

واعز دعواتنا ان الحمد للہ غیر اور لزمین، و صلوات اللہ علیٰ سیدنا محمد و آلہ و رتہ العظیم  
للمعلمین، و علیٰ ائمہ و اصحابہ و کل من اعطی حفظاً من ترکہ اجمعین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحہ و تعالیٰ علیٰ رسولہ الکریم

## فن بھی کتاب بھی

(تیسری طباعت کے متعدد کے طور پر لکھی گئی تحریر)

آج سے تقریباً پانچ سال پہلے جب شہنشاہِ اسراہیل مہدی مرحوم بھی قادیان میں تھے خیال تھا کہ میرے استاد محترم (حضرت مولانا ضیاء اللہ صاحب مولویانوی دست برکاتیم) درمیں احقرم تفسیر یہ رنیم یاد خان جو استاد العلماء و ارباب انگریز حضرت مولانا شریف اللہ صاحب مولویانوی کے فرزند اور جانشین ہیں ان کا فیض عام ہو جائے۔ ہندو نے جس طرح فن میراث کی اعزاز سے بڑھنے کے بعد ان کے پاس پہنچ کر ملنے والے سے سکون اور اطمینان پانے اس طرح دوسرے طالب علم ساتھی بھی حیران و سرگرداں ہوئے اور اس فن کی ظاہری پیچیدگی سے پریشان ہونے کے بجائے اس کے آسان طرز و سادگی کو نوٹی ڈر مولوں سے واقف ہوں اور اس کی جامعیت سے لطف اندوز ہو کر اسے بآسانی مشہور کر سکیں۔

اللہ پاک کا فضل اکرم ہے کہ اکثر طلبہ نے بھی بتایا کہ انہیں اس مجموعے کے ذریعہ نئی اور کتاب و دونوں کے دیکھے اور مل کر نے میں مدد ملی ہے۔ اس اطلاع نے ہمت بڑھائی اور دوسرا ایڈیشن صحیح کے بعد چھاپا گیا اور اب الحمد للہ یہ تیسرا ایڈیشن ہے۔ دوسرے ایڈیشن میں محض تصحیحات تھیں البتہ اس تیسرے ایڈیشن میں سرکاری کا متن زخم و قطع کے جدیدہ انداز کے ساتھ چار حصوں میں دیا گیا ہے۔ ہر پارہ کے ساتھ ایک حصہ۔ اس کے علاوہ کچھ رنگ کا قوف اور ڈیزائننگ بھی جدید کی گئی ہے نیز وقتِ فکر کے ساتھ صحیح بھی مد نظر رہی ہے۔ ان دونوں طباعتوں میں نظر ثانی بھی اور مراجعت کی فوری رائی برادر مولانا مفتی شہباز صاحب زید محمدیم نے نہایت توجہ اور عرق و بڑی سے نبھائی۔ مولانا شہداء اللہ قابل اور قہین عالم دین ہیں اور جلسۃ الرشید میں کئی سال سے میراث کے علاوہ جعفریہ تعلیمات و احکامات کے بیگانہ اور دیگر کتب پر حار ہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں بیش از پیش ترقی عطا فرمائے اور ان سے دین کا خوب خوب کام لے۔ آمین

میں نے ان حضرات سے یہ فن باتا کر پڑھا، یہ انہی کا صدقہ چار یہ ہے۔ بتدوین حیثیت محض جامع و  
مربع کی ہے۔ حضرت لاشعراؒ نے بھی ہر مائیں، اور ہر میں اور میرٹ ذکر و یاد۔ خدا سے میں پڑھتا ہے  
ہیں۔ یہ ان کی خاموشی روایت ہے جو تقریباً ایک صدی سے زائد عمر میں ہو کر چلا آ رہی ہے۔ جو طائب حضرات ان  
کو بھی جیسا سمجھتے پڑھا جاتا ہے ان کے لیے یہ دور وقت ہے یہ ہے۔ ظاہر سے گزراؤں ہے کہ ان کی کتاب  
سے انہیں کسی طرح کا کوئی فائدہ ہو تو میرے ان محسوس کو وہ کے خیر میں ضرور یہ فرمائیں اس کا اچھا اجر اللہ  
تعالیٰ آپ کو دے میں کہی دے گا ان شاء اللہ

ملفوظ ابوالبابہ شاہ منصور

۱۲۸ / ربیع ثانی ۱۴۲۸ھ

## سراجی کے چار اجزاء

سراجی کو اس کے مضامین کے اعتبار سے چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

- ۱- غلبے سے لے کر فصل فی السعوم والمصوب تک، اس میں مستحق فقیر مستحق میراث کا بیان ہے۔
- ۲- مسئلہ جانے کے طریقے سے لے کر معاذ تک، اس میں مستحق کو اس کا حصہ پہنچانے کے طریقے کا بیان ہے۔

۳- زوی المارحہ ام کی پوری بحث۔

۴- فصل فی المعتبرین سے لے کر آخر تک، اس دلیق میں متفرقات کا بیان ہے۔

سراجی کے ان چار حصوں میں سے ہر حصے کے اقسام پر غلطی سے کو اچھی طرح متنبہ کر کے سراجی کے متن پر منطبق کر کے آگے بڑھنا چاہیے، خصوصاً نصف اول کو، کیونکہ یہ مبادی اور اہم مقاصد فقہ پر مشتمل ہے، اس میں کمزوری رہ جانے سے آخر تک مشکل پیش آتی ہے۔

مشورہ:

سراجی کی تدوین کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہر بحث کا خلاصہ متنبہ کر کے اس کی مشق کر لی جائے، پھر سراجی کو پڑھا جائے تو آپ رواں کی طرح سبک ہو جاتی ہے، اساتذہ کرام کو چاہئے کہ جب تک پچھلا سبق رواں اور پختہ نہ ہو جائے اس وقت تک اگلا سبق شروع نہ کریں، ورنہ ساری محنت رائیگاں جانے کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح ایک دلیق مکمل ہونے کے بعد اس کا کھس "پچھرا" دلوائیں، اس کے بعد اگلا دلیق شروع کریں۔

## أجوال المصنف

اسم گرامی محمد بن کثیر ابو طاہر، القب سراج الدین، والد کا نام محمد اور دادا کا نام عبد الرشید ہے۔ نیست میں  
سجاد بن مشہور ہیں۔ طبرستان کے مورخ یا شیوخ تھے۔

علامہ حمید الدین محمد بن علی فوقانی وغیرہ نے آپ سے تقسیم حاصل کی ہے۔

علم قرآن میں سرانجام علم حساب میں تجنّیس وغیرہ آپ کی تصانیف ہیں اور غور سراجہ متن کی شرح بھی  
لکھی ہے۔

اس کے علاوہ یہ کتابیں یادگار چھڑائیں:

(۱) رسالة في الحروف والمخارج

(۲) عين السعائی فی تفسیر التبیع الثانی

(۳) لوقوف والاشداع

(۴) ذخائر غار فی أحوال السید المختار صلی اللہ علیہ وسلم<sup>(۱)</sup>

حدیثہ للعارفین میں ہے کہ آپ ۶۰۰ حدیث کے پاس شرفوت ہوئے<sup>(۲)</sup>

یہ مصنف درجہ فاضل کے حالات زندگی کے بارے میں تراجم کی کتابوں میں تفصیل میں ملتی ہیں، لے جو کچھ ملاحظہ  
دریغ کیا جاتا ہے۔

۱- کذا فی معجم المؤلفین: (۱/۲۳۲)

۲- حدیثہ للعارفین: ۱۰۶/۲



## أحوال المصنف

فرائض المسحاة ندى:

هو الإمام شيخ الدين محمد بن محمود بن عبد الرشيد السهاوى ندى. فحصى السهاوى سنة ١٠٠٠ هـ وقد كتبها "فرائض لسراجية" أيضا، وهي مقبولة منذ مدة، وله شروح، وقد شرحها غير واحد من العلماء، واشتغل بشرحها عدد كبير من العلماء منهم

الشيخ أكمل الدين محمد بن محمود الدمشقي المصري، المتوفى سنة ٧٨٦ هـ، والشمس شمس الدين أحمد بن سليمان المعروف بشار كمال بن تيموزي سنة ٩٤٠ هـ، فإن الشرح فرحت من تصحيحها إذ أن الشرح بها شروا، وإجماعا، وشملت من شروها المتناهية المنسوب إلى السهاوى وغيره.

وإجماع سعد الدين محمود بن عبد العزى النابلسي سنة ٧٩١ هـ، ونسبته شريف، بحسب من محمد المعروف بشار، فخرج من تليفه بمسوق سنة ٨٠٤ هـ، وهو الشرح الشارح المذكور في الأمان، ولغات سورة الفاتحة، ورواه الأوراق بالحواشي عليه ومن مختصرها: "لب الفرائض" تلغاثم عظم من محمد الأمانى، ولها نسخة لدى شيخ العرب الحسن عيسى خازنًا، حارما إلى إلح. وهو قد مر بعضها، وخرج في مصر سنة ١٠٦٤ هـ، "وإن شاء الله تعالى" المعرفة بشار، بحسب من أحمد الأوراشي، فحصى المتوفى سنة ٧٢٠ هـ.

وتصحيح أحمد بن فرائض في السهاوى شمس الدين بن عبد السلام بن فخر الدين، وشرحها لسراجية، فذكر في نسخة الفاتحة من جامع أحمد أفغانى، متوفى سنة ٨٧٤ هـ.

پهلوان

مستحق و غیر مستحق میراث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين حمدًا لا تكبرين، والصلاة والسلام على خير الرسل محمد وآله

الطيبين الطاهرين<sup>(۱)</sup>

## مبارکی علم میراث

تقریف:

علم میراث فقہ و حساب کے چند ایسے قواعد و مسائل کا نام ہے جن کے ذریعے ہر وارث کا حصہ معلوم

ہو جاتا ہے۔

موضوع:

اس علم کا موضوع وراثت اور ترکہ ہے۔

غرض و غایت:

ہر وراثت کو اس کا شرعی حصہ پہنچانا۔

قضیہ:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "تعلموا الفرائض وعلموها الناس" فاعلموا نصف

العلم: "علم میراث یا تقابض وراثت مشقت و کثرت کی نسبت نصف علم ہے، یا فقہاء و مجتہدین کی تشریح کے، یا اس وجہ

سے کہ اس کا تعلق موت کے بعد سے ہے اور بقیہ علوم کا حیات سے۔"<sup>(۲)</sup>

۱۔ "طہمین" سے مراد باطنی آلہ دماغی (یعنی روحانی) یادیں ہیں، اسے دہک اور مخاطبین سے مراد ظاہری آلہ ہوش سے  
انتخاب کرنے والے ہیں۔

۲۔ و تامل: یہ صحاح و معانی، تصانیف، ماہ تصدیق العلم و لایست من راجعہ لہ اعلم ان ما ذکرہ من  
الذکر و جہ مبسوط علی أن التخصیص مراد بہ أحد قسمی قسمی، اہل کل شیء نعمت نوعان، أحدهما  
نصف لہ، و الآخر نصف لغيرہ، و من حدیث أحمد: "اعلموا نصف الإیمان" و قول العرب:  
"نصف المسنة حضر و نصفها سفر" ای تفسر و مابین ان تفاوت عتقہ و قول شریح و قد فیل  
نعم: کیسے اصحت؟ بقولہ: "المسنة" و نصف الناس علی غصبات، برید انہم بین محکوم لہ راض  
و محکوم علیہ عطایہ، و قولہ: فاعلموا:

وامت کان العلم نصفان شامت و آخر راض بالذی کت اصنع

انفادہ ابن حجر می طرح الأرمین (رد المحتار: ۶/۷۵۸ مطبعہ سعید، کراچی)



طرف منسوب کیا، جیسے اس کو اپنا بیٹا کہا تو یہ دوسرے بیٹوں کی طرح حصہ شری کا حقدار ہوگا۔

● والد یا دادا نے اس کو بیٹا تسلیم نہ کیا ہو۔ اگر انہوں نے اس کا نسب تسلیم کر لیا تو یہ میت کے جہت  
المنسوب بھائی یا چچا کی طرح حصہ شری کی حیثیت سے دوسرے درجے میں میراث پائے گا۔

● میت انتقال تک اس کا قرار پر قائم رہا ہو۔ اگر اس نے مرنے سے پہلے اپنے اعتراف سے رجوع  
کر لیا تو یہ طور میں دوسرے میں بھی میراث نہ پائے گا۔

۹۔ موسیٰ و ہاراز اہل فاشہ

۱۰۔ بیٹ المل

حقوق اربعہ:

مال میت کے ساتھ چار حقوق یا ترجیہ نفقہ رکھتے ہیں۔

(۱) قبضہ و تحفین علی وجہ الستر<sup>(۱)</sup>

(۲) امانتگی قرض

(۳) اجراء وصیت از میت

(۴) تقسیم بقیر مال میں انورث

اقسام و درجہ:

درجہ کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ ذوی القروض: "وہ درجہ جن کے حصص قرآن، حدیث یا بخاری امت سے متعین ہوں۔"

۲۔ عصبیات: "عصبہ وارث ہے جس کا سهم مقرر نہ ہو، ذوی القروض نہ ہو تو یہ مال وارث بقیر  
مل بیٹا ہے۔"<sup>(۲)</sup>

۳۔ ذوی الارحام: "ذوی القروض کے سوا وہ درجہ دار جو نواسہ ہوں یا میت کی طرف بواسطہ  
موت منسوب ہوں۔"

۱۔ یعنی مسنون مقدار سے کی زیادتی کے بغیر۔ یہ کی زیادتی نہ تھا ہوتی ہے اور نہ قیاس۔ حد سے مراد کفن کے پڑوس کو  
تقدار مسنون (جو مرد کے لیے چھ اور عورت کے لیے پانچ کپڑے ہے) سے اسے کم زیادہ کرنا اور میت سے مراد مرد و عورت  
زندگی کی پیشہ کار سے بہت سے پاکتی مینے کپڑے میں کفن دیتا ہے۔

۲۔ بعض نے یہ تفریق کی ہے: "ذوی القروض کے علاوہ وہ مرد و عورت جو میت کی طرف بلا واسطہ یا بواسطہ لاکر منسوب  
ہوں، یا وہ گھر یا جو میت کی طرف بواسطہ نہ کر منسوب ہوں۔" ابن ابی شیبہ: "والعصبۃ نصیب العصبۃ لا یصلو  
عن کلام، واول بعد تحریر العصبۃ، فاما لا یصلغ الاہلہ" (رد المحتار: ۶۷۷، مع سعید، کوٹلیسی)

## زوی الغرض کا بیان

زوی الغرض ان دو ٹکڑے ہیں جن کا حصہ متعین ہو۔

تخصیص متعین کل چھ ہیں: نصف، ربع، ثمن، ثلث، شمس، سدس۔

زوی الغرض کل بارہ نظر ہیں۔ چار سردار آٹھ غرضتیں ان کی ترتیب ظنی یہ ہے:

اب، جد، کچ، باغ، غنمی، الحث، غنمی، زوی، زوجہ، بنت، بنت لامین، بنت غنمی، مالک علی، ام اور جدہ سمجھو۔

## احوال الأب

اب کی جن حالتیں اور چار صورتیں ہیں۔

تین احوال یہ ہیں: سسر، فقط، حصہ، کھن، سسر مع حصہ۔

اور چار صورتیں یہ ہیں: دیکھا جائے گا کہ میت کی والدہ زندہ ہے یا نہیں

(۱) اگر میت کی زندہ والدہ ہو تو اب حصہ کھن ہوگا۔

اور اگر مرد ہو تو ثمن حان سے طاق نہیں کریتے ہوگی، یا نہ ہو، یا دونوں۔

(۲) اگر والدہ مرل کریتے ہے تو اب فقط سسر ہے گا۔

(۳) اگر مرد، و دونوں ہوں تو اب بھی فقط سسر ہے گا۔

۱۔ یہ ترتیب مذکورہ نو ذلت کے اعتبار سے نہیں، بلکہ قرآن سے مشقی کی طرف، انے اصول کے مطابق ہے، اس لیے  
شما ترتیب ظنی کہتے ہیں۔

بنا: قرآن سے برا احکام ہیں۔

۲۔ تمام جہاں میں جہاں بھی اس قسم کی عبارت آئے کہ "اور ہے" نہیں، "یا" اور "اور" اختیارات دی ہو ہیں یہ نہیں،

دیگرہ قرآن سے مراد اس وقت ذکر ہوتا یا نہ ہوتا ہوگا اگر یہی ہے جسے ممکن صورت کی موت سے پہلے وہ مرتکب قرآن کا

اعتبار ہوگا۔ "ب" کے تمام احوال میت کی او، دے مطلق رکھتے ہیں، جیسا کہ صوفیوں کی تفصیل۔ یہ نظام ہے،

گویا کہ آؤ تیر کی مانند ہے جس میں اب کے حالات اور جہد کیجے جاسکتے ہیں۔ پھر چونکہ اور دو احوال سے خالی

نہیں، لہذا اب کی حالتیں بھی چار ہیں: قتال، طلق، غزو، حل، تنقہ، ملک، شمشوب، والاد، امر، محمل، مہلتا،

بہب، لسن، منہ، امانا، و بہب، من، منشاء، مذکورہ او پر و جہم مذکورہ امانا، و بہب، من، منشاء، غلبہ،

(۱) اور صرف مادہ ہے تو اب سہن بھی لے گا اور عصب بھی ہوگا۔

تذکرہ: اصطلاح میراث میں اولاد اسے کہتے ہیں جو میت کی طرف بلا واسطہ یا بواسطہ مذکر منسوب ہو۔ بلا واسطہ جیسے ابن، بنت۔ بواسطہ مذکر، جیسے: ابن لابن، بنت لابن۔ ابن سہن قید سے ابن سہن بنت اور بنت سہن (نواسہ یا نواسی) خارج ہو گئے۔<sup>(۱)</sup>

### مشق

(۱) میراث

اب  
(عصب سہن)

(۲) میراث

اب  
سہن فقط  
م

(۳) میراث

اب  
سہن فقط  
بنت

(۴) میراث

اب  
سہن، عصب  
بنت

### اہم مثالیں

میراث

اب  
عصب سہن  
ابن بنت

میراث

اب  
عصب سہن  
بنت بنت

میراث

اب  
عصب سہن  
ابن بنت ابنت

میراث

اب  
عصب سہن  
بنت ابن بنت

۱- قول "خارج ہو گئے" لفظ اگر کسی میت کے یہ چار اولاد ہیں: پوتا، پوتلی، پلواسہ یا پوتلی، پوتلی کو میراث لے لے گی، وغیرہ۔

## احوال الجہد الصحيح

جہد کی دو قسمیں ہیں: جہد بیچ، جہد فاسد۔

جہد بیچ وہ ہے کہ میت کی طرف اس کی نسبت شرعاً و واسطہ نہ ہو، جیسے آب الابی (دھوا کوئی علاقہ)۔

جہد فاسد وہ ہے کہ میت کی طرف اس کی نسبت ائمہ کے واسطے سے ہو، جیسے آب الائم (یعنی ۱۲) و ابن غلا۔ یہاں مقصود جہد بیچ کے احوال کا بیان ہے وہ فاسد<sup>۱</sup> کا نہیں۔

جہد بیچ کے چار<sup>۲</sup> احوال اور پانچ صورتیں ہیں:

چار احوال یہ ہیں: سدر فقط، حصہ بھٹی، سدر مع حصہ اور جب۔

اور پانچ صورتیں یہ ہیں:

دیکھا جانے کا کہ میت کا آب ہے یا نہیں:

(۱) اگر میت کا آب ہو تو جہد نجس ہوگا۔

اور اگر میت کا آب نہیں ہے تو جہد آب کے قائم مقام ہو جائے گا، اور اب دلی چار صورتیں اس پر جاری ہوں گی یعنی:

(۲) میت کی اولاد نہیں تو یہ صحیح نہیں ہوگا۔

(۳، ۴) اگر زینہ، اولاد یا زوداد و دونوں ہوں تو جہد کو فقط سدر لے گا۔

(۵) اور اگر نہ لاد و صرف زودہ ہو تو جہد کو سدر بھی لے گا اور وہ حصہ بھی ہوگا۔

آب الجہد و ابن غلا مثل الجہد فی سائر الاحوال۔

۱- قول "جہد فاسد کا جس" لأن من غری ذکر حام۔

۲- اب کے احوال اور صورتیں پانچ ہیں، ہر ایک صورت کی زیادتی ہے، مگر انجب عندہ و جہد آب۔

"تصنیف" میراث کے تمام مسائل میں جہد اب کی طرح ہے، حوائج و مسائل کے، ان میں سے نین بالترتیب

احسن، امام ابو حنیفہ و بیہو کے اسوالم میں اور پھر حصہ سبھی (سری المصنفات) کے بیان میں آئے گا۔



## مشق

(١) مبر

جد  
محموداب  
(عصبة محض)

(٢) مبر

جد  
عصبة محض

(٣) مبر

مير / ابن الامير

جد  
سار قند

(٤) مبر

بنت / بنت طوق

نور / بنو

جد  
سدر قند

(٥) مبر

بنت / بنت الامير

جد  
سار / عور

## اهم مشاكيل

مبر

اب الام

اب الام  
عصبة محض

مبر

اب / الام

اب / اب  
عصبة محض

مبر

اب / بنت / بنت

اب / اب  
عصبة محض



## مشق

(۱) میر

اب  
عصبہ معظما خ ح  
۱ ۲لکھ ج  
۱ ۲

میر

اب الاب  
عصبہ معظما خ ح  
۱ ۲لکھ ج  
۱ ۲

میر

لکھ است

ا خ ح  
۱ ۲لکھ ج  
۱ ۲

میر

لکھ است الہی  
عصبہا خ ح  
۱ ۲لکھ ج  
۱ ۲

(۲) میر

ح ح  
سلس

میر

لکھ ج  
سلس

(۳) میر

ا خ ح  
لکھا خ ح  
لکھ

میر

ا خ ح  
لکھلکھ ج  
لکھ

میر

لکھ ج  
لکھلکھ ج  
لکھ

## اہم مثالیں

میر

ا خ ح  
سلساب الام  
۱ ۲اب ام الکرم  
۱ ۲

میر

لکھ ج  
مصابلکھ است  
۱ ۲لکھ است  
۱ ۲

## احوال الزوج

زوج کی اوجہ تیس ہیں نصف درلے۔

اور دہائی صورتیں ہیں: دیکھنا چاہئے گا کہ میت کی اولاد کیا ہے یا نہیں۔

(۱) اگر اولاد نہیں ہے تو زوج کو نصف ملے گا۔

(۲) اور اگر اولاد ہو (اولاد ہی شوہر سے ہوگی، دوسرے سے) تو زوج کو درلے ملے گا۔

مشق

(۱) میت \_\_\_\_\_

اب

زوج

عقبہ

نصف

(۲) میت \_\_\_\_\_

ابن

زوج

زوج

میت \_\_\_\_\_

بنت

زوج

زوج

میت \_\_\_\_\_

ابن ابی

زوج

زوج

میت \_\_\_\_\_

بنت ابی

زوج

زوج

اہم مشائیں

میت \_\_\_\_\_

ابن بنت

زوج

نصف

میت \_\_\_\_\_

بنت ابی

زوج

نصف

۱۔ اب کی طرح زوج اور زوجہ کے دونوں کا وارث ہمارا بھی میت کا وارث ہے۔

## احوال الزوجہ

زوجہ کی بھی دو اہلیہ تھیں ہیں: ریح<sup>(۱)</sup> امین۔

(دروہی سورتیں ہیں: دیکھام نے گا کہ میت کی اولاد ہے یا نہیں:

(۱) اگر میت کی اولاد نہیں تو زوجہ<sup>(۲)</sup> کو ریح ملے گا۔

(۲) اور اگر اولاد ہو (خواہ اسی زوج سے خواہ دوسرے سے) تو زوجہ کو امین ملے گا۔

مشق

زوجہ	ریح	امین
زوجہ	ریح	امین
زوجہ	ریح	امین
زوجہ	ریح	امین
زوجہ	ریح	امین
زوجہ	ریح	امین
زوجہ	ریح	امین

اہم مثالیں

زوجہ	ریح	امین
زوجہ	ریح	امین
زوجہ	ریح	امین
زوجہ	ریح	امین
زوجہ	ریح	امین
زوجہ	ریح	امین
زوجہ	ریح	امین

۱- گویا کہ جہاں زوجہ کے حصص کی انتہا ہوتی ہے وہیں سے زوج کے حصص کی انتہا ہوتی ہے۔

۲- قول: "زوجہ کو ریح ملے گا" یا "امین ملے گا" یا "ریح ملے گا"۔

## أحوال بہت

بہت کی جن مائیں ہیں: نصف نکلان و نصف۔

اور جن ہی صورتیں ہیں وہ کھا جائے گا کہ بہت کے ساتھ ان ہے یا نہیں:

(۱) اگر نصف کے ساتھ ان ہو تو بہت ان کے ساتھ ل کر حصہ بنے گی <sup>(۱)</sup>۔

اور اگر ان ہی صورت کھا جائے گا کہ بہت ایک ہے یا زیادہ:

(۲) اگر ایک ہو تو اسے نصف ملے گا۔

(۳) ایک سے زیادہ ہو تو نکلان میں برابر کی شریک ہوں گی۔

## معلق

(۱) مہر	زوج نصف
(۲) مہر	زوجہ نصف
(۳) مہر	اب نصف

۱- قول: "مہر بنے گی" قبلاً مصوبت کا اہل ان میں "لذا کر مثل حظ الأنثیین" کے قانون سے قیام ہوگا۔



(۲) اور اگر بیت کی اولاد ہے تو خرید ہوگی یا نہ وہ دونوں اگر صرف اکثریت ہو یا نہ وہ دونوں ہوں تو بیت الامن تجوب ہوگی۔

اور اگر اولاد صرف مادہ ہو تو دیکھیں گے کہ اولاد مادہ ایک ہے یا زیادہ۔

(۳) اگر ایک ہے تو بیت الامن کو سوسے مکان کعبۃ لندن میں بیٹھ گیا اس کے ساتھ ابن حجازی<sup>(۱)</sup> اور اگر اس کے ساتھ ابن حجازی موجود ہو تو بی کے ساتھ بیٹھ کر عصب بن جائے گی۔

(۴) اور اگر بیت کی مادہ اولاد ایک سے زیادہ ہو تو بیت الامن تجوب ہوگی ورنہ یہ نہ اس کے ساتھ ابن حجازی<sup>(۲)</sup> یا اسل مشہور ہو تو یہ<sup>(۳)</sup> اس کے ساتھ بیٹھ کر عصب بن جائے گی۔

۱۔ قول: "مگر صرف خرید ہو" اس کی تفسیر یوں کی کرتے ہیں: اگر خرید اولاد ہو جائے اس کے ساتھ مادہ ہو یا نہ ہو۔  
۲۔ قول: "ابن الامن حجازی" یعنی پتا "حجازی" کی قید سے ابن الامن یعنی بیٹھ جائے اور بیت الامن اس کے ساتھ عصب بنے گی، کیونکہ اس میں دولت علیا کو عصب بنائے گا جب علیا کی کعبہ ہو تو عصب میں کعبہ مسجدہ، و میں کعبہ موقوفہ میں لم دکن ذات مسجدہ" (مراکب المہال پر طریقی کہے، کیونکہ اسے مسجدہ کہا ہے۔

۳۔ قول: "حجازی یا اسل" یہاں چھ ابن الامن حجازی کے ساتھ بیٹھ کر بیت الامن عصب بنتی ہے، اسی طرح اسل کہا تھا جس عصب بن جاتی ہے، کیونکہ اسل کے علیا کو عصب بنانے کی شرط یہاں پائی جاتی ہے یعنی علیا کا تجوب ہونا، نیز اسل جب اپنی حجازی بیت معلی کو عصب بنا سکتا ہے تو لامحالہ علیا کو بھی بنائے گا، کیونکہ یہ بات بہت بعید ہے کہ معلی تو عصب بن کر کہے اور علیا تجوب ہو اور بیٹھ کر بیٹھ کر عصب بنائے گا۔

۴۔ قول: "اس کے ساتھ بیٹھ کر عصب بن جائے گی" یہ حق مرقی میں لکھ کر نہیں ہے، شریعہ میں اسے نقل کیا ہے، "و یصرون معها" (فی الواحدۃ العلیا) اسن العصبان ان مکان معہن (فی فی در حنہن) ابن الامن، فوان کان معہن، فکان اسفل معہن در حدہ معہن مرعہن۔





سب بعض، کل لفظات الاین ہیں۔ "ع علیا کی، "و وسطی کی اور "س" مطلق کی علامت ہے۔ فریق اول کی علیا کو نصف ملے گا اور اس کی وسطی اور فریق ثانی کی علیا کو سدس ملے گا۔ فریق اول کی مطلق فریق ثانی کی وسطی اور فریق ثالث کی علیا وسطی اور مطلق ان چھ کو یکمیس ملے گا۔ ان اگر ان بلاسم والوں کے متقاضی یا ماضی کوئی این دیا تو وہ بیت الاین متقاضیہ اور ثانیہ کو مصعب بنادیتا۔

صورت مذکور میں مسئلہ بعد الرد وانصہیح آٹھ سے ہے فریق ثانی کی علیا کو چھ حصے فریق اول کی وسطی کو ایک حصہ اور فریق ثانی کی علیا کو بھی ایک حصہ ملے گا۔ باقی چھ لفظات الاین (ایک فریق اول سے اور فریق ثانی سے اور تین فریق ثالث سے) یہ سب محبوب ہیں۔

اگر اس صورت میں بطن راجع میں یعنی فریق اول کی مطلق، فریق ثانی کی وسطی اور فریق ثالث کی علیا کے برابر کوئی این ہو تو ان تینوں کو مصعب بنادے گا، مال مصعب بیت ان چاروں پر اختصاراً "اقتسم ہوگا اور ان سے ماضی کی تین لفظات الاین محبوب ہوں گی۔

(جبرہ شریفی مذکور)

(۴) اینا لاین کی تین حالتیں ہیں: بیت متقاضیہ کو پیش مصعب بناتا ہے۔ مطلق کو پیش محبوب کرتا ہے۔ علیا محبوب ہوتا ہے مصعب بناتا ہے۔ اور نہ تین۔ "فصیح ہیں، من کانت بعد اللہ، ومن کانت فوقہ سنن م نکرت ذات سہم و سقط من دونہ۔"

(۵) اینا لاین راجع، بیت الاین راجع، کو مصعب بناتا ہے چاہے اسی فریق سے ہو یا دوسرے فریق سے (یعنی چاہے اس کا سبب ثانی ہو یا اینا تم کارہ چاہے اسی بطن سے ہو یا دوسرے بطن سے) "ایلا یحکون سعد غلام فصیح ہیں، "یومارے فوقہ" "اذا عرف هذا" سے لے کر "و سقط من دونہ" تک عبارت کے ضمن میں مذکور ہیں علیتاً مل۔

اس صورت میں مسئلہ چھ سے بن کر صحیح ساتھ سے ہوئی، جیسے:

مسئلہ ۶۔				
مضروب (۱۱)				
الاین	الاین	الاین	الاین	الاین
بیت	این	این	این	این
نصف	این	این	۲ بیت	این
۱/۲	این	۳ بیت	سلس	این
	این		۱/۲	این
		مصعب		۳ بیت
		۱/۲		محروم

اگر ملین خاص میں یعنی فریق جانی کی سطح اور فریق نامی کی سطح کے برابر کوئی الاہن ہو تو وہ ان دونوں اور مذکورہ تین علیا، پانچوں کو حصہ بنا دے گا، پھر مال مصوبت ان پانچ بنات الاہن اور ایک لکتن الاہن میں الاہن الاہن پر اسکا <sup>۱۵</sup> تقسیم ہوگا مان سے اصل کی ایک بنات ملائیں محراب ہوگی۔

اگر ملین سادس میں یعنی فریق جانی کی سطح کے متساوی کوئی الاہن ہو تو وہ اپنے متساوی ایک اور علیا کی پانچ بنات الاہن کو حصہ بنا دے گا اور مال مصوبت ان چھ بنات الاہن اور ایک لکتن الاہن میں ملائیں پر اسکا <sup>۱۶</sup> تقسیم ہوگا۔ اسیے الاہن کو ۳ میں مہارک کہتے ہیں، کیونکہ چار بنات کے حق میں مہارک ثابت ہوا۔

اور اگر تیس درجوں میں لکتن الاہن موجود نہیں تو یہ مال مصوبت رو ہو کر نصف اور سدس و ملی بنات پر تقسیم ہو جائے گا، جیسے:

۱۔ اس صورت میں سنگھ چھ سے بن کر گنج چھ راہی سے ہوگی۔ جیسے:

المصروب (۱۶)

سطح ۱۶ — ۸۱

الاہن	الاہن	الاہن	الاہن	الاہن	الاہن
بنات	بنات	بنات	بنات	بنات	بنات
نصف	نصف	نصف	نصف	نصف	نصف
$\frac{2}{16}$	$\frac{2}{16}$	$\frac{2}{16}$	$\frac{2}{16}$	$\frac{2}{16}$	$\frac{2}{16}$
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{8}$
بنات	بنات	بنات	بنات	بنات	بنات
مصروب	مصروب	مصروب	مصروب	مصروب	مصروب

۲۔ اس صورت میں سنگھ چھ سے بن کر گنج چھ راہی سے ہوگی۔ جیسے:

المصروب (۱۶)

سطح ۱۶ — ۸۱

الاہن	الاہن	الاہن	الاہن	الاہن	الاہن
بنات	بنات	بنات	بنات	بنات	بنات
نصف	نصف	نصف	نصف	نصف	نصف
$\frac{2}{16}$	$\frac{2}{16}$	$\frac{2}{16}$	$\frac{2}{16}$	$\frac{2}{16}$	$\frac{2}{16}$
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{8}$
بنات	بنات	بنات	بنات	بنات	بنات
مصروب	مصروب	مصروب	مصروب	مصروب	مصروب



## احوال الاخت العینی

انت میں کے احوال کے ضبط کے لیے میں نے ہیں۔<sup>(۱)</sup>

دیکھا جانے کا کویت کے سولہ اور فرما کر میں۔ کوئی موجود ہے یا نہیں۔

۱۔ ایران میں سے کوئی موجود ہے تو انت میں کوپ ہوگی۔

۲۔ ایران میں سے کوئی موجود ہو تو دیکھا جانے کا کویت کے فرما کر میں۔ کوئی موجود ہے یا نہیں۔

۳۔ ایران میں سے کوئی موجود ہو تو انت میں کوپ ہوگی۔

۴۔ ایران میں سے کوئی موجود ہو تو انت میں کوپ ہوگی۔

۵۔ ایران میں سے کوئی موجود ہو تو انت میں کوپ ہوگی۔

## مشق

(۱) احوال

احوال  
۱

احوال  
۱

احوال  
۲

احوال  
۲

احوال  
۳

احوال  
۳

احوال  
۴

احوال  
۴

احوال  
۵

احوال  
۵

۱۔ انت میں سے کوئی موجود ہو تو انت میں کوپ ہوگی۔





۲- اگر دونوں موجودوں میں تو اہل حق ہی ہست کے قائم مقام ہوں، اہل بائیس جو تو نصف ملے گی، دوسرا رو سے زیادہ ہوں تو عثمان (رضی اللہ عنہ) کی شریک ہوں گی، اور اگر اس کے ساتھ بائیس بھی موجود ہو تو اس کے ساتھ بائیس بھی ہو جائے گی۔

۴ اگر قریح کوٹ مو جو ہر اور خست تلی مو جو نہ ہو تو اخت علی قریح کوٹ کی وجہ سے صعب بن جائے گی۔

۵۔ اگر استغنیٰ ہو اور فرح و خوف نہ ہو تو دیکھا جائے گا کہ استغنیٰ ایک ہے و انوار دو۔  
(الف) اگر ایک ہو استغنیٰ کو سدس ملے گا کہ کشف الخطنین، دیکھ کر اس طرح ملحق ہو تو یہ اس کے ساتھ مل کر مصرعین جائے گی۔

اب (اور اگر اسٹیمپی یک سٹنڈیڈ ہوں تو اخت بھی خوب ہوگی) لکھنا یہ کہ اس خط بھی مضمون ہوگا  
یہ سب ماحول پر مبنی جائے گی۔

۱۔ تو ان اہل علم کو اس میں لگا کر مکملہ لٹریچر، یاد ہے کہ تحفہ لٹریچر، حکم کا قانون اور مجسمہ برقی ہوتا ہے ایک بات میں، جہاں علی خلیفہ اور علی سیدی بیٹے تھے، اور سرست اخوات میں، جہاں قویہ (بھئی) خلیفہ اور شفیق (علی) کو سونپ دیا ہے۔ اگر بات اخوات مشیط اولیوں کا قرون جاری نہیں ہوتا، لکڑی ہت پتھر سے لگی اور ان کے اس کی وجہ سے عصرِ ہوم سے قریب ایک مفید قلم سے مراد انھیں ہے۔

١٠ - قوله (فأمرهم) أي لم يكن عدداً من الأهل الأسفل بخلاف يد الأهل، لقوله (فأمرهم) أي أولاد الأهل دون الإخوة والأخوات.

فاکھو: یہ العزیز کے احوال میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ چیزیں ان کے لیے حاجب ہیں: اصول، فرغ، تذکرہ، اسرار و خفیاء و احکام و فرغ، تولد و وقت، شیئی و وقت و استعداد و اہست و جلی۔



# مشق

(۱)

روحِ احمدی

روح

م

عقیدہ

احمد علی

روح

م

عقیدہ

احمد علی

روح

م

عقیدہ

احمد علی

روح احمدی

م

عقیدہ

احمد علی

روح احمدی

م

عقیدہ

احمد علی

روح احمدی

م

روح احمدی

عقیدہ

احمد علی

روح احمدی

م

روح احمدی

عقیدہ

احمد علی

روح احمدی

م

روح احمدی

عقیدہ

احمد علی

روح احمدی

م

روح احمدی

عقیدہ

احمد علی

روح احمدی

م

روح احمدی

عقیدہ

احمد علی

روح احمدی

م

روح احمدی

عقیدہ

احمد علی

روح احمدی

م

روح احمدی

عقیدہ

<p>أخت علي عصه</p>		<p>أخت علي عصه</p>
<p>أخت علي عصه</p>		<p>أخت علي عصه</p>
<p>أخت علي عصه</p>	<p>أخت علي عصه</p>	<p>أخت علي عصه</p>
<p>أخت علي عصه</p>		<p>أخت علي عصه</p>
<p>أخت علي عصه</p>	<p>أخت علي عصه</p>	<p>أخت علي عصه</p>
<p>أخت علي عصه</p>	<p>أخت علي عصه</p>	<p>أخت علي عصه</p>
<p>أخت علي عصه</p>	<p>أخت علي عصه</p>	<p>أخت علي عصه</p>
<p>أخت علي عصه</p>	<p>أخت علي عصه</p>	<p>أخت علي عصه</p>
<p>أخت علي عصه</p>	<p>أخت علي عصه</p>	<p>أخت علي عصه</p>
<p>أخت علي عصه</p>	<p>أخت علي عصه</p>	<p>أخت علي عصه</p>
<p>أخت علي عصه</p>	<p>أخت علي عصه</p>	<p>أخت علي عصه</p>

أهم مثال

## احوال الائم

ائم کی جن حالتیں ہیں، مثلث کن، مثلث باقی، اور چار صورتیں ہیں۔ دیکھا جائے گا کہ میت کی

اولاد موجود ہے یا نہیں؟

۱۔ اگر میت کی اولاد موجود ہو تو ائم کو سونے گا اور اگر اولاد موجود نہ ہو تو دیکھا جائے گا کہ اولاد

واخواست ذی عدد<sup>۱۱</sup> ہیں یا نہیں؟

۲۔ اگر خور و اخوات ذی عدد ہیں تو پھر بھی ائم کو سونے ملے گا۔

اور اگر اولاد و اخوات ذی عدد نہ ہوں<sup>۱۲</sup> تو دیکھا جائے گا کہ اب مع اہل ذریعہ<sup>۱۳</sup> ہے یا نہیں۔

۳۔ اگر اب مع اہل ذریعہ<sup>۱۴</sup> ہو تو نہ کو مثلث باقی ملے گا۔

۴۔ اگر اب مع اہل ذریعہ<sup>۱۵</sup> نہ ہو تو مثلث کل ملے گا۔

حاکمہ: اگر اولاد یا اخوات ذی عدد بھی ہوں اور اب مع اہل ذریعہ<sup>۱۶</sup> بھی ہو تو سونے و مثلث باقی کا

تعارض نہ جائے تو جو اقل<sup>۱۷</sup> متحقق ہے، جتنی معمولی بھی ہے۔

۱۔ قول: "اور خور و اخوات ذی عدد" میں ہے ان کو سب بالاحتیاط غلط وارہ پانچے یعنی سوں یا چھ یا چھٹی، اور چار ہے خود صر  
لے ہے ہوں یا محبوب ہوں۔ ان تہمیدات ملائکہ کی مثالیں مثلاً میں دیکھ گئی ہیں۔

۲۔ قول: "خور و اخوات ذی عدد" میں ہے پانچ ہاں کل نہ ہوں، یا صرف ایک ہو، کی عدد نہ ہو۔ پاور ہے کہ ایک کہ عدد  
نہیں، اور چار۔

۳۔ قول: "اب مع اہل ذریعہ" یہ مجموعہ میں حیثہ الجوع شرط ہے، و ہذا پانچویں صورت میں اب مع اہل ذریعہ<sup>۱۸</sup> نہ  
ہونے کا مطلب یہ ہوگا کہ اب مع اہل ذریعہ<sup>۱۹</sup> نہ ہوں، یا سب سے اہل ذریعہ<sup>۲۰</sup> نہ ہو یا نہ ہوں۔

حاکمہ: اگر میں رحمہ اللہ کے مثلاً میر تقی کے مطابق ہوں اس مسئلے میں اب کے کام ختم نہیں، بلکہ اگر ائم کے ساتھ ہوں  
مع اہل ذریعہ<sup>۲۱</sup> ہو تو پانچویں صورت کو اگرچہ تمام کو تلف کر دیں گے نہ کہ مثلث باقی۔

۴۔ قول: "مثلث باقی" میں ہے سر "باقی" جو فرض اہل ذریعہ<sup>۲۲</sup> ہے یعنی اہل ذریعہ<sup>۲۳</sup> کو ان کا حصہ دینے کے بعد  
جو باقی بچے اس کا مثلث۔ یہی اوقیقت سہل ہوا ہے یا راجح، کیونکہ یہ صرف دو ہی صورتیں ہیں لیکن ہوتا ہے ایک

پہلے ذریعہ کو نصف مل رہا ہو تو دوسرے نصف کا مثلث، سہل کے برابر دو گنا دوسرے کے کہ ذریعہ کے لیں رہا ہو تو باقی  
تین درج کا مثلث دہلی کے برابر ہوگا۔ جب میت کی اولاد ہو اور ذریعہ کو راجح و نہی کو ملے تو وہاں اس کو مثلث باقی

نہیں ملے سہل کے ہے۔ و ہذا احمی قولہ تو ذلک فی مستثنیٰ ازواج و ائمن و رد حذو و ائمن، و تفکر



## اهم مثالیں

تعارف سندس وملت باقی:

زوج	اب	ام	بہن
زوجہ	سندس و عصبہ	سندس	نصف

زوجہ	اب	ام	بہن
زوجہ	عصبہ محض	سندس	نصف

جد مع اجدائے زوجین:

زوج	جد	ام	بہن
زوجہ	عصبہ محض	سندس	نصف

زوجہ	جد	ام	بہن
زوجہ	عصبہ محض	سندس	نصف

حجب نقصان یا لاخوة و الأخوات المحجوبة:

اب	اغت ع	اغت ع	ام
عصبہ محض	م	م	سندس

جد	اغت ع	اغت ع	ام
عصبہ محض	م	م	سندس

زوج	ابن بنت	ابن بنت	ام
نصف	م	م	سندس

زوجہ	بنت البنت	بنت البنت	ام
زوجہ	م	م	سندس





(۲) تہذیب واسطہ<sup>(۱)</sup> جس ذات کے واسطے جذبہ ہست کی طرف منسوب ہو رہی ہے اس کی موجودگی میں جذبہ العجب ہوتی<sup>(۲)</sup>۔

## مشق

اب عصبہ محض	ام الاب م	ام الام م
اب عصبہ محض	ام اب الاب م	ام ام الام م
اب الاب عصبہ محض	ام الام م	ام الام م
اب الاب عصبہ محض	ام اب الاب م	ام ام الام م
ام الاب م	ام اب الاب م	ام ام الام م
ام الام م	ام اب الاب م	ام ام الام م

۱۔ قولہ "تہذیب واسطہ" یہ جذبہ عجب صرف ابویوت میں جانکی ہوتی ہے "والابویوت ایضا بالاب" اسورت میں اس کی ابویوت کی شکل آتی، پسنا سبب عجب یعنی ام ہی ان کے لیے واسطہ بھی ہے۔ "وہست من کلہن ہالام" (سراشی پیلہ امیں گنا گئی درست ہوگا کہ اسورت کے لیے سبب عجب وہ ہیں: ام اور قرنی اور بیات کے لیے تہذیب: ام قرنی اور واسطہ۔

۲۔ کاندہ اب (دکانہ) تمام ابوی چرات کے لیے عجب ہوتا ہے۔

۲۔ قولہ "جذبہ العجب ہوگی" یہ کاندہ واسطہ کی موجودگی میں ذی واسطہ عزم ہوتا ہے۔ "جذبہ اب کی موجودگی میں ام اب الی آخر ہا مرام کی موجودگی میں ام لہا نام الی آخر: عجب ہے۔

۳۔ کاندہ اب الی کی موجودگی میں ام اب الی عجب ہوگی، کیونکہ واسطہ موجود ہے، لیکن ام الی اب (کب الی اب کی زجہ) عجب نہیں، کیونکہ اب الی ہست کی طرف اس کی ہست میں واسطہ نہیں، لہذا اس کے لیے واسطہ اب ہے۔ "والابویوت ایضا بالاب" وکذلک داندہ لآ ام لآ اب وان علب فایا تروت مع فایا (کادام تروت مع الی اب) لآ ابایست من قلعہ (ہی میں) ووجتہ دکانا کالابویوت (سراشی ہزیانہ مایں ابو حسن)۔



میں	اب داب	اب داب	ام ام
عصہ شخص	م	م	م
میں	ام ام	ام ام	ام ام
م	م	م	م

حاجب اول، ام:

و یسقط کلہاں بالام، (امجدات ایہ داموہ دونوں کے لیے حاجب ہے، کیونکہ دواسویت میں

ہل ہے۔)

مثال:

میں	ام داب	ام داب	ام داب
م	م	م	م
م	م	م	م
م	م	م	م

حاجب ثانی، قربانی:

والقربی من ای جہہ کانت نصف القربی من ای جہہ کانت:

میں	ام داب	ام داب	ام داب
م	م	م	م
م	م	م	م
م	م	م	م

میں	ام داب	ام داب	ام داب
م	م	م	م
م	م	م	م
م	م	م	م

دائرة کانت القربی أو محبوبة:

میں	اب	ام ام	م م
عصہ شخص	م	م	م
م	م	م	م
م	م	م	م

حاجب ثالث، واسطہ:

والابوات ایضاً داب۔ (یہ حاجب صرف ایہ کے لیے ہے، سوہ کے لیے نہیں، کیونکہ سوہ کے

لے واسطہ ہے، اور وہ حاجب اول میں داخل ہے)

أم الأم سدس	أم الأب م	أب عصبة
و كذلك بالجدة		

أم أم الأم سدس	أم أب الأب م	أب الأب عصبة
إلا أم الأب ( وإن عمت ) فإنها تراث مع عصبة لأنها ليست من قبله.		

أم الأب سدس	زوجت ——— زوجة	أب الأب عصبة محض	زوج نصف
مثال قول: "وإن عمت":			

أم أب الأب سدس	زوجت ——— زوجة	أب أب الأب عصبة محض	زوج نصف
-------------------	---------------	------------------------	------------



## وجوہ ترجیح:

عصابت کی تمام اقسام ایک وقت وارث نہیں ہوتیں، بلکہ وجوہ ترجیح کے ذریعے ان میں پھانسی کی جاتی ہے اور وجوہ ترجیح تین ہیں:

## (۱) ترجیح بالحدیث:

یعنی کسی کے دوست ہونے پر تین تین انہیں عصبت نہیں ہوتی اور دوسری قسم کے دوست ہونے پر دو قسمیں محب ہوتی ہیں، مابقی مراتب تیس قسم کے ہوتے ہونے پر چوتھی قسم محب ہوتی ہے۔

علیٰ اکبرؑ تیسری اس گروہ میں بیان کر سکتے ہیں کہ چوتھی قسم تب وارث بنے گی جب یہی تین قسمیں نہ ہوں۔ تیسری قسم اس وقت وارث کی مقدار ہوگی جب یہی دو قسمیں نہ ہوں اور دوسری قسم اس وقت عصبت بنے گی جب یہی قسم نہ ہو۔

## (۲) ترجیح بالقراب:

قراب کے نزدیک ہونے بعد محب ہوتا ہے، بعد الان کے ہوتے ہوئے ابن الان الی آخرہ محب ہے، اب کے ہوتے ہوئے جدائی آخرہ محب ہے، ابن علیؑ، علیؑ کے ہوتے ہوئے ابن الان علیؑ، علیؑ الی آخرہ محب ہے۔ علیؑ بنی ہاشمی کے ہوتے ہوئے ابن نعم بنی علیؑ الی آخرہ محب ہے۔

## (۳) ترجیح بالقوة:

قوی (قراہت) اس کے ہوتے ہوئے ہونے ضعیف (قراہت) والا محب ہے، چنانچہ رضائی کی موجودگی میں ابن علیؑ اور ابن الان بنو کے ہوتے ہوئے ابن الان علیؑ محب ہے، ام بنی کے ہوتے ہوئے علیؑ اور ابن ام بنی کے ہوتے ہوئے ابن ام علیؑ محب ہے۔

۱۔ قراب تین قسمیں عصبت نہیں ہوتیں یہ غلطی نے کہے ہیں اس موقع پر دوسری قسم کو محب بتا دیا ہے۔ کیونکہ مابقی افراد میں اگر چکا کہ ان کے ہوتے ہوئے اب کو سواں مقام اور محب نہیں ہوتا۔ ابن ابی ہاشم کہہ سکتے ہیں علیؑ کے ہوتے ہوئے دوسری قسم ضعیف ہوتی اور تیسری اور چوتھی قسم محب ہوتی ہے۔

۲۔ قراب ترجیح بالقوة: یہ نیز ترجیح صرف تیسری اور چوتھی قسم میں جاری ہوتی ہے، اس مقام پر صاحب کتاب نے ابن ابی ہاشم اور تینوں سے اللہ کرے ذکر کیا "تحدت وان" "تحدت و بعدہ انقراب"۔



عصبہ بغیرہ<sup>(۱)</sup>

عصبہ بغیرہ وہ مؤنث ہے جو اپنے بھائی کے ساتھ ملکر عصبہ بنتی ہے، یہ کل چار<sup>(۲)</sup> ہیں: اہت، ذات الامن،

اہت یحیٰ، اہت علی۔

عصبہ مع بغیرہ:

عصبہ مع بغیرہ وہ عورت ہے، جو فرغ مؤنث کی وجہ سے عصبہ بنتی ہے، یہ کل دو عورتیں ہیں: اہت

یحیٰ، اہت علی۔

مسئلین مہمنین:

الأولی:

الف: اخوات یعنی جب فرغ مؤنث کی وجہ سے عصبہ میں ذوال علی گوب ہوتا ہے<sup>(۳)</sup> ایسے:

عصبہ		
بنت	اہت ع	ایخ علی
نصف	عصبہ	ع
(ب) اسی طرح اخوات مہمنہ علیہ جب فرغ مؤنث کی وجہ سے عصبہ ہوں تو ان کے الارغ یعنی ذلی گوب		
ہوتے ہیں ایسے:		

عصبہ		
بنت	عنت ع علی	ایخ الارغ ع علی
نصف	عصبہ	ع

ان دو مثالوں پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ پہلے مثال میں ابن علی عصبہ بنت ہے اور اہت یحیٰ عصبہ مع بغیرہ

ہے، پھر دوسری اہت یحیٰ کو عصبہ بنت ہے اور اس میں علی گوب ہوتا ہے، وہ لاکھ مواضع پر عکس ہونا چاہئے، اسی طرح

دوسری مثال میں ابن الارغ یحیٰ یعنی عصبہ بنت ہے، جبکہ اہت یحیٰ یعنی عصبہ بغیرہ ہے، لہذا لاکھ مواضع پر عکس ہونا چاہئے

حالانکہ نہ کرے اور ثانی الذکر عصبہ بنتی ہے وہ لاکھ مواضع پر عکس ہونا چاہئے۔

۱۔ قول: "عصبہ بغیرہ وہ عصبہ بغیرہ مع بغیرہ کا بیان ذوالی القربیٰ میں ہوتا ہے۔ ان دونوں میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے، عصبہ بغیرہ عام مطلق ہے اور عصبہ مع بغیرہ عام مطلق۔"

۲۔ قول: "یہ کل چار عورتیں ہیں، ان میں سے عاصمہ شہزادہ کے ہوتے ہیں کہ ان چاروں کا فرض نصف (ظلمات) ہے۔ پس جس عورت کا فرض نہ ہو وہ اپنے بھائی کے ساتھ مل کر عصبہ بنتی ہے، ایسے چاروں میں سے ایک کے ساتھ مل کر عصبہ بنتی ہے۔"

۳۔ قول: "تو ان میں سے ایک گوب ہوتا ہے، مثال میں شہزادہ: "اہت ذاب و امہ" (اصوات عصبہ مع نسبت)۔ اور اس میں

ایخ علی (ادب العصبہ)



## فصل فی موی العتاقۃ \*

### عصبہ سی (معلق) کا بیان

میت کے معلق (آزاد کرنے والے) کو عصبہ سی یا موی اعتقا کہتے ہیں، اس کی توریث کے قواعد درج ذیل ہیں:

دیکھا جائے گا کہ عصبہ سی موجود ہے یا نہیں۔

(۱) اگر عصبہ سی موجود نہ ہو تو عصبہ سی محرم ہوگا۔

اگر عصبہ سی نہ ہو تو خود معلق ہوگا یا نہیں۔

(۲) اگر معلق خود موجود نہ ہو تو وہ عصبہ ہوگا خواہ مرد یا عورت۔

(۳) اگر معلق خود موجود نہ ہو تو اس کے عصبہ غفر کو مطلق الترتیب وارث بنا دیا جائے گا۔ مگر اس کا

عصبہ غفر نہ ہو تو مطلق العلق کو وارث بنائیں گے، خواہ مرد ہو یا عورت۔ مرد و عورت دونوں کے عصبہ

غفر کو وہی گنت ہو تو مطلق العلق کے مطلق کو اپاہے مرد ہو یا عورت..... وھتم حراً.

چند مسائل:

۱۔ جب معلق موجود نہ ہو تو اس کے ذوی الفروض یا عصبہ غفر و وسیع غیر وارث نہیں ہوتے "المعرف

عصبہ غفر وارث ہوتے ہیں۔

یہ مصل فی موی العتقاہ سرکاری کی ترتیب کی پیروی میں یہ فصل نہیں درج کر دی گئی، درج اس لئے نہیں اس کو مانتا ہے

بعد ذوی الارحام سے پہلے پڑھاتے ہیں، کیونکہ اس کے بھائی کی خیریت مسئلہ بنائے گا طریقہ دوری و غیرہ پڑھے بغیر

کچھ نہیں آتی، لہذا اس کو پہلے درج کرنے کے بعد جو مانتا ہے، بحث کے بعد پڑھا جائیگا۔ بہتر ہے۔

تو: معلق کے ذوی الفروض..... وارث نہیں ہوتے "بیت المال کے قلم: دے کے بعد ذوی اس پر ہے کہ وہ بھی

وارث ہیں، مگر فقہاء، لہروی: "فمنی کثیر من المشایخ یورث بنات المعتن و ذوی الارحام، علکہ

فی الصراح عدم بہت الحال، لان العلمۃ لا یصرفونہ مہر فہ،" (رد المحتار ملخص، باب

العلول، ۷۸۷/۶، و مثله فی کتاب الفلولاہ: ۱۲۲/۸، مطبع سعید، کراچی)





نصفین لکھنؤ سے ہر ایک کا کچھ مال صدیت سے معلوم ہو جائے گا۔

انراقد اور ملک میں نسبت ہائیں، دو تمام سوال کو جمع کر کے حاصل جمع کو تمام درجہ کے ہر مال و عام اور مسئلہ کے ساتھ ضرب دیں، پھر ہر مقررہ کی قدر تک کو الائی ضرب دیں اس کے ساتھ نصف دیں اس کے ساتھ نصف سے ہر ایک کا کم معلوم ہو جائے گا۔

مثلاً:

عصہ سبکی سے ساتھ الائی القروض سے دین کی مثال:

نصفین لکھنؤ

مسئلہ ۵ (تالیف)

مسئلہ بحر (نصفین لکھنؤ)

مسئلہ بحر (نصفین لکھنؤ)

۱۲

۱۸

اس مسئلہ میں تقسیم مال و الائی کی مثال:

مسئلہ ۲

مسئلہ بحر (نصفین لکھنؤ)  

$$\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$$

$$\frac{1}{4} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{8}$$

$$\frac{1}{8} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{16}$$

$$\frac{1}{16} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{32}$$

$$\frac{1}{32} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{64}$$

$$\frac{1}{64} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{128}$$

$$\frac{1}{128} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{256}$$

$$\frac{1}{256} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{512}$$

$$\frac{1}{512} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{1024}$$

$$\frac{1}{1024} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{2048}$$

$$\frac{1}{2048} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4096}$$

$$\frac{1}{4096} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{8192}$$

$$\frac{1}{8192} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{16384}$$

$$\frac{1}{16384} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{32768}$$

$$\frac{1}{32768} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{65536}$$

$$\frac{1}{65536} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{131072}$$

$$\frac{1}{131072} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{262144}$$

$$\frac{1}{262144} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{524288}$$

$$\frac{1}{524288} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{1048576}$$

$$\frac{1}{1048576} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{2097152}$$

$$\frac{1}{2097152} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4194304}$$

$$\frac{1}{4194304} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{8388608}$$

$$\frac{1}{8388608} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{16777216}$$

$$\frac{1}{16777216} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{33554432}$$

$$\frac{1}{33554432} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{67108864}$$

$$\frac{1}{67108864} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{134217728}$$

$$\frac{1}{134217728} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{268435456}$$

$$\frac{1}{268435456} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{536870912}$$

$$\frac{1}{536870912} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{1073741824}$$

$$\frac{1}{1073741824} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{2147483648}$$

$$\frac{1}{2147483648} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4294967296}$$

$$\frac{1}{4294967296} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{8589934592}$$

$$\frac{1}{8589934592} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{17179869184}$$

$$\frac{1}{17179869184} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{34359738368}$$

$$\frac{1}{34359738368} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{68719476736}$$

$$\frac{1}{68719476736} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{137438953472}$$

$$\frac{1}{137438953472} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{274877906944}$$

$$\frac{1}{274877906944} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{549755813888}$$

$$\frac{1}{549755813888} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{1099511627776}$$

$$\frac{1}{1099511627776} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{2199023255552}$$

$$\frac{1}{2199023255552} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4398046511104}$$

$$\frac{1}{4398046511104} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{8796093022208}$$

$$\frac{1}{8796093022208} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{17592186044416}$$

$$\frac{1}{17592186044416} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{35184372088832}$$

$$\frac{1}{35184372088832} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{70368744177664}$$

$$\frac{1}{70368744177664} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{140737488355328}$$

$$\frac{1}{140737488355328} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{281474976710656}$$

$$\frac{1}{281474976710656} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{562949953421312}$$

$$\frac{1}{562949953421312} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{1125899906842624}$$

$$\frac{1}{1125899906842624} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{2251799813685248}$$

$$\frac{1}{2251799813685248} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4503599627370496}$$

$$\frac{1}{4503599627370496} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{9007199254740992}$$

$$\frac{1}{9007199254740992} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{18014398509481984}$$

$$\frac{1}{18014398509481984} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{36028797018963968}$$

$$\frac{1}{36028797018963968} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{72057594037927936}$$

$$\frac{1}{72057594037927936} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{144115188075855872}$$

$$\frac{1}{144115188075855872} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{288230376151711744}$$

$$\frac{1}{288230376151711744} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{576460752303423488}$$

$$\frac{1}{576460752303423488} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{1152921504606846976}$$

$$\frac{1}{1152921504606846976} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{2305843009213693952}$$

$$\frac{1}{2305843009213693952} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4611686018427387904}$$

$$\frac{1}{4611686018427387904} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{9223372036854775808}$$

$$\frac{1}{9223372036854775808} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{18446744073709551616}$$

$$\frac{1}{18446744073709551616} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{36893488147419103232}$$

$$\frac{1}{36893488147419103232} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{73786976294838206464}$$

$$\frac{1}{73786976294838206464} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{147573952589676412928}$$

$$\frac{1}{147573952589676412928} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{295147905179352825856}$$

$$\frac{1}{295147905179352825856} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{590295810358705651712}$$

$$\frac{1}{590295810358705651712} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{1180591620717411303424}$$

$$\frac{1}{1180591620717411303424} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{2361183241434822606848}$$

$$\frac{1}{2361183241434822606848} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4722366482869645213696}$$

$$\frac{1}{4722366482869645213696} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{9444732965739290427392}$$

$$\frac{1}{9444732965739290427392} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{18889465931478580854784}$$

$$\frac{1}{18889465931478580854784} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{37778931862957161709568}$$

$$\frac{1}{37778931862957161709568} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{75557863725914323419136}$$

$$\frac{1}{75557863725914323419136} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{151115727451828646838272}$$

$$\frac{1}{151115727451828646838272} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{302231454903657293676544}$$

$$\frac{1}{302231454903657293676544} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{604462909807314587353088}$$

$$\frac{1}{604462909807314587353088} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{1208925819614629174706176}$$

$$\frac{1}{1208925819614629174706176} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{2417851639229258349412352}$$

$$\frac{1}{2417851639229258349412352} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4835703278458516698824704}$$

$$\frac{1}{4835703278458516698824704} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{9671406556917033397649408}$$

$$\frac{1}{9671406556917033397649408} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{19342813113834066795298816}$$

$$\frac{1}{19342813113834066795298816} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{38685626227668133590597632}$$

$$\frac{1}{38685626227668133590597632} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{77371252455336267181195264}$$

$$\frac{1}{77371252455336267181195264} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{154742504910672534362390528}$$

$$\frac{1}{154742504910672534362390528} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{309485009821345068724781056}$$

$$\frac{1}{309485009821345068724781056} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{618970019642690137449562112}$$

$$\frac{1}{618970019642690137449562112} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{1237940039285380274899124224}$$

$$\frac{1}{1237940039285380274899124224} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{2475880078570760549798248448}$$

$$\frac{1}{2475880078570760549798248448} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4951760157141521099596496896}$$

$$\frac{1}{4951760157141521099596496896} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{9903520314283042199192993792}$$

$$\frac{1}{9903520314283042199192993792} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{19807040628566084398385987584}$$

$$\frac{1}{19807040628566084398385987584} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{39614081257132168796771975168}$$

$$\frac{1}{39614081257132168796771975168} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{79228162514264337593543950336}$$

$$\frac{1}{79228162514264337593543950336} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{158456325028528675187087900672}$$

$$\frac{1}{158456325028528675187087900672} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{316912650057057350374175801344}$$

$$\frac{1}{316912650057057350374175801344} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{633825300114114700748351602688}$$

$$\frac{1}{633825300114114700748351602688} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{1267650600228229401496703205376}$$

$$\frac{1}{1267650600228229401496703205376} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{2535301200456458802993406410752}$$

$$\frac{1}{2535301200456458802993406410752} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{5070602400912917605986812821504}$$

$$\frac{1}{5070602400912917605986812821504} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{10141204801825835211973625643008}$$

$$\frac{1}{10141204801825835211973625643008} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{20282409603651670423947251286016}$$

$$\frac{1}{20282409603651670423947251286016} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{40564819207303340847894502572032}$$

$$\frac{1}{40564819207303340847894502572032} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{81129638414606681695789005144064}$$

$$\frac{1}{81129638414606681695789005144064} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{162259276829213363391578010288128}$$

$$\frac{1}{162259276829213363391578010288128} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{324518553658426726783156020576256}$$

$$\frac{1}{324518553658426726783156020576256} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{649037107316853453566312041152512}$$

$$\frac{1}{649037107316853453566312041152512} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{1298074214633706907132624082305024}$$

$$\frac{1}{1298074214633706907132624082305024} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{2596148429267413814265248164610048}$$

$$\frac{1}{2596148429267413814265248164610048} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{5192296858534827628530496329220096}$$

$$\frac{1}{5192296858534827628530496329220096} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{10384593717069655257060992658440192}$$

$$\frac{1}{10384593717069655257060992658440192} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{20769187434139310514121985316880384}$$

$$\frac{1}{20769187434139310514121985316880384} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{41538374868278621028243970633760768}$$

$$\frac{1}{41538374868278621028243970633760768} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{83076749736557242056487941267521536}$$

$$\frac{1}{83076749736557242056487941267521536} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{166153499473114484112975882535043072}$$

$$\frac{1}{166153499473114484112975882535043072} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{332306998946228968225951765070086144}$$

$$\frac{1}{332306998946228968225951765070086144} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{664613997892457936451903530140172288}$$

$$\frac{1}{664613997892457936451903530140172288} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{1329227995784915872903807060280344576}$$

$$\frac{1}{1329227995784915872903807060280344576} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{2658455991569831745807614120560689152}$$

$$\frac{1}{2658455991569831745807614120560689152} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{5316911983139663491615228241121378304}$$

$$\frac{1}{5316911983139663491615228241121378304} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{10633823966279326983230456482242756608}$$

$$\frac{1}{10633823966279326983230456482242756608} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{21267647932558653966460912964485513216}$$

$$\frac{1}{21267647932558653966460912964485513216} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{42535295865117307932921825928971026432}$$

$$\frac{1}{42535295865117307932921825928971026432} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{85070591730234615865843651857942052864}$$

$$\frac{1}{85070591730234615865843651857942052864} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{170141183460469231731687303715884105728}$$

$$\frac{1}{170141183460469231731687303715884105728} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{340282366920938463463374607431768211456}$$

$$\frac{1}{340282366920938463463374607431768211456} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{680564733841876926926749214863536422912}$$

$$\frac{1}{680564733841876926926749214863536422912} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{1361129467683753853853498429727072845824}$$

$$\frac{1}{1361129467683753853853498429727072845824} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{2722258935367507707706996859454145691648}$$

$$\frac{1}{2722258935367507707706996859454145691648} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{5444517870735015415413993718908291383296}$$

$$\frac{1}{5444517870735015415413993718908291383296} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{10889035741470030830827987437816582766592}$$

$$\frac{1}{10889035741470030830827987437816582766592} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{21778071482940061661655974875633165533184}$$

$$\frac{1}{21778071482940061661655974875633165533184} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{43556142965880123323311949751266331066368}$$

$$\frac{1}{43556142965880123323311949751266331066368} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{87112285931760246646623899502532662132736}$$

$$\frac{1}{87112285931760246646623899502532662132736} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{174224571863520493293247799005065324265472}$$

$$\frac{1}{174224571863520493293247799005065324265472} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{348449143727040986586495598010130648530944}$$

$$\frac{1}{348449143727040986586495598010130648530944} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{696898287454081973172991196020261297061888}$$

$$\frac{1}{696898287454081973172991196020261297061888} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{1393796574908163946345982392040522594123776}$$

$$\frac{1}{1393796574908163946345982392040522594123776} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{2787593149816327892691964784081045188247552}$$

$$\frac{1}{2787593149816327892691964784081045188247552} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{5575186299632655785383929568162090376495104}$$

$$\frac{1}{5575186299632655785383929568162090376495104} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{11150372599265311570767859136324180752990208}$$

$$\frac{1}{11150372599265311570767859136324180752990208} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{22300745198530623141535718272648361505980416}$$

$$\frac{1}{22300745198530623141535718272648361505980416} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{44601490397061246283071436545296723011960832}$$

$$\frac{1}{44601490397061246283071436545296723011960832} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{89202980794122492566142873090593446023921664}$$

$$\frac{1}{89202980794122492566142873090593446023921664} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{178405961588244985132285746181186892047843328}$$

$$\frac{1}{178405961588244985132285746181186892047843328} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{356811923176489970264571492362373784095686656}$$

$$\frac{1}{356811923176489970264571492362373784095686656} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{713623846352979940529142984724747568191373312}$$

$$\frac{1}{713623846352979940529142984724747568191373312} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{1427247692705959881058285969449495136382746624}$$

$$\frac{1}{1427247692705959881058285969449495136382746624} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{2854495385411919762116571938898990272765493248}$$

$$\frac{1}{2854495385411919762116571938898990272765493248} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{$$

جوین کی ہے، لہذا کل حصہ رکوس (۱۰) کو لے کر اصل مسئلہ فرض اور ولاء قبیلوں سے ضرب دینی چکی، صحیح تو ہے ہونی، مال فرض چھ وراثی حصہ بہت تین ہو گیا۔ چھ کی تقسیم تین عیالت پر بلا کر ہو گئی، ہر بہت کو دو ولاء اب مال دانی تقسیم ان دو بیٹیوں میں کرنی ہے جنہوں نے مل کر چھ کو خرید لیا، ان میں سے ایک نے باپ کی بہت کا تین حصہ اور دوسری نے دو حصہ اور اگلے مال ولاء میں ہے، اس سے نہیں ٹھیکے، لہذا آخر تک کے مذکور بالا طریقے کے مطابق اقدار تک میں نسبت رکھی گئی، اقدار تک میں اور میں ہے، ان میں نسبت تو فرض کی ہے، جس عاقل اعظم سے جو ان دونوں کو کھانا کرتا ہے، تیس کا تین بار اور میں کو دو بار، یعنی تین اور وہ ہے ان کا مجموعہ پانچ ہے، اس مجموعہ کو اصل مسئلہ مال فرض اور ولاء سے ضرب دیں گے، صحیح کافی پڑیں، پس سے ہو جائے گی، مال فرض تیس سو چھ گاہے اس میں سے دس دس ہر بہت کو ملے گا، مال ولاء چھ رہا ہو جائے گا، اس میں سے تین حصہ یعنی نو تین دینا، وہاں بہت کو ملیں گے۔ اس کا کل حصہ ان میں ہو جائے گا اور فرض میں چھ، میں دینا دانی بہت کو ملیں گے۔ اس کا کل حصہ سول ہو جائے گا۔ پھر میں کہا جائے کہ ہر سق کے قدر تک سے دانی کو دانی معزوب فیہ میں ضرب سے دیا جائے تو ہر ایک کا مال ۱۱ سے حصہ نکال آئے گا۔

مذکورہ مثلاً میں: تیس دینا دانی بہت کی قدر تک کے وقت، "تین نو دانی معزوب فیہ" میں "تین" میں ضرب دینے سے "تو" اور "تین" کو چار دانی کے قدر تک کے وقت، "دو کو دانی معزوب فیہ" میں "تین" میں ضرب دینے سے "پچھ" جواب آئے گا جو مال دانا میں سے ہر ایک کا حصہ ہے۔

نسبت تین تین تین اقدار الملک:

مسئلہ ۲۔ ۱۔ ۶۳۔ نسبت تین تین مجموعہ اقدار ملک ۳+۴+۷

نسبت	فرض	سے معنی (قدر ملک)	۱۔ ولاء	بہت معنی (قدر ملک)
۲	۱	۲	۱	۲
۱۲	۱	۱۲	۳	۱۲
۱۲	۱	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱	۱۲	۱۲	۱۲

## فصل فی المحرم والمحجوب

خرم وہ ہے جس میں موانع رست میں۔ کوئی مانع پایا نہ ہے۔ یہ کسی حال میں ارث نہیں ہو سکتا۔  
سوانح ارث مسلمان کے حق میں انہیں ہیں۔ بنی بکر و اشرف و بنی۔

محب وہ ہے کسی شخص کی بیوہ سے اس کا ختم کیا فطرہ ہو جائے۔

اگر بیوہ نے تو سے محب فقہان کہتے ہیں۔ اگر ختم ہو نہ تو سے محب حرمان کہتے ہیں۔

محجب حرمان کی بیوہ اس کا بیوہ ہے۔

(۱) راجع کی موجودگی میں ذی اسلمہ محجب ہوتا ہے۔ مثلاً عیال و عیالہ کی بیوہ کی وصیت و کفہ  
ہو۔ اگر واسطہ مل جائے یعنی مذہبیت نہ ہو۔ عیال و ذی اسلمہ محجب نہ ہوگا جیسے اگر عیال و ذی اسلمہ کی موجودگی  
میں بھی میراث پاتے ہیں۔ ورنہ میراث کی طرف ان کی نسبت میں واسطہ ہے۔ وہ یہ بھی ہے کہ مکمل میراث  
نہیں ملے۔ یعنی ان کا وہ میراث نہ ملے۔

پہلے میں راجع کی اصل فی التوابع اور اب محجب کی بیوہ کا بیوہ ہے۔

۱۔ قرآن مسلمان کے حق میں۔ وفاق کے حق میں ہوتا ہے۔ اختلاف و راجعین اس کی صحیح تفسیر و شطاح صحت  
ہے۔ کیونکہ اصل و ذی اسلمہ میراث سے ہے نہ کہ اختلاف۔ چنانچہ اگر وہ میراث کے درمیان اختلاف نہ ہو۔ میراث نہ ملے  
تاکہ وہ ان ہوتا تو ان کے غیر اسماء و بیوہ کی میراث میں کوئی مسئلہ نہ پڑتا۔ لیکن اختلاف و اختلاف  
اسلام میں۔ لیکن قرآن میراث کی طرف عیال و ذی اسلمہ میراث سے راجع ہیں۔ انہیں میراث میں نہ ملے۔ ان کے عیال  
نہ۔ و اس میں عیالہ و اسلمہ میراث سے راجع ہیں۔ عیالہ و اسلمہ میراث سے راجع ہیں۔ عیالہ و اسلمہ میراث سے راجع ہیں۔  
میراث کا ختم مخصوص ہے۔ عیالہ و اسلمہ میراث سے راجع ہیں۔ عیالہ و اسلمہ میراث سے راجع ہیں۔ عیالہ و اسلمہ میراث سے راجع ہیں۔  
اور خلاف ارشاد ہے۔ اب انہیں میراث سے راجع ہیں۔ عیالہ و اسلمہ میراث سے راجع ہیں۔ عیالہ و اسلمہ میراث سے راجع ہیں۔

۲۔ قرآن محجب نقصان کی بیوہ کو راجع پر آتا ہے۔ راجع و ذی اسلمہ میراث سے راجع ہیں۔ عیالہ و اسلمہ میراث سے راجع ہیں۔

۳۔ قرآن محجب حرمان کی بیوہ کو راجع پر آتا ہے۔ راجع و ذی اسلمہ میراث سے راجع ہیں۔ عیالہ و اسلمہ میراث سے راجع ہیں۔  
نصف ان میں مستحق ہیں۔ ان میں سے تین میراث ہیں۔ اب ان میں میراث نہیں ہے۔ اس میں میراث نہیں ہے۔ ان کو  
میری میراث و نصف میراث ان میں سے تین میراث ہیں۔ اب ان میں میراث نہیں ہے۔ اس میں میراث نہیں ہے۔ ان کو  
نہیں کرتے۔ یعنی میراث میراث پر۔ اب ان میں میراث نہیں ہے۔ اس میں میراث نہیں ہے۔ ان کو

۴۔ قرآن ذی اسلمہ میراث سے راجع ہیں۔ عیالہ و اسلمہ میراث سے راجع ہیں۔ عیالہ و اسلمہ میراث سے راجع ہیں۔  
ہوئی ہیں۔



## حجب حرام کی مثال:

عصہ محض	نم لاپ	نم لہ الام
محجوبہ بوجہ واسطہ	محجوبہ بوجہ قریبی	

اس مثال میں نم لاپ، اب کی موجودگی کی وجہ سے خود کو محجوب ہے ہی، ساتھ ساتھ قریبی ہونے کی وجہ سے ام لہ الام کو بھی محجوب کر رہی ہے۔ حالانکہ وہ اب کی وجہ سے محجوب نہیں ہوتی۔

نم الرابع الاول من المراجیہ بتوفیق اللہ تعالیٰ.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، حمد أشد كبري. والصلاة والسلام على خير المرسلين، محمد وآله

الطيبين الطاهرين

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تعلموا لغراض وعلموها الناس؛ فإنها نصف

العلم

قال علماؤنا رحمهم الله تعالى: تنقسم الحركة الحث سقوي أربعة مرتبة:

الأول: يبدأ بتكبيره وتجهيزه من غير ثبوت ولا تفسير [أي بلا إفراغ وتعميط، حدد وقيمة].

ثم تقضى بجزءه من جميع ما بقي من ماله.

ثم تعطف وصاياه من الحث ما بقي بعد الدين.

ثم يقسم الباقي بين ورثته بالكتاب والسنّة وإجماع الأئمة. [والمتحقون بالحركة عشرة

أنصاف. قد.]

١- يبدأ بأصحاب الغرض. وهم الذين لهم سقاء وغدرة من كتاب الله تعالى.

٢- ثم بالعتبات من جهة نسب، والعشرة كل من واحد، فإنه أصحاب الغرض.

بعد الانفراد بحجر جميع المال.

٣- ثم بالعشرة من جهة النسب، وهو مولى لعتافة.

٤- ثم عتقة عن التراب.

٥- ثم عتقة عن دوى العروص بالنسبة بعد حفرها.

٦- ثم عتقة عن الأرحام.

٧- ثم مولى العمالة، ثم عتقة عماله أصناف أحد عشر

١- قوله: "نصف العلم" قد ورد بالفتح، وقد قسمي الشئ، ومنه حديث أحمد: يظهر نصف الإيمان

وفل شرح وقد نزل كيف أصبحت؟ أصبحت وصفت اسمي حتى قصصت. ثم بداهة هي

محكوم به راضي وبن، محكوم عليه عتقان. وقد قال: أن كل شيء تحت نوعان أحدهما نصفه

وإن لم يتحد بعدد هو.

- ٨- ثم المفقرة [بتشروط أربعة: ١- مجهول السبب] بالسبب [٢-] على الغير.  
 [٣-] بحيث لم يثبت نسبه بالقرينة من ذلك الغير [٤-] بإذاعات احقر على القرينة.  
 ٩- ثم السرايى له بجميع المال.  
 ١٠- ثم ست المال.

[نبيه: لا يجوز جنس الأقسام المذكورة للورثة في هذا المبدأ إلا تلك على العام وهم ذوات الفروض  
 ونحوه النسبة وأولو الأرحام، وعدم بصرف الإرث إلى المساكين والفقراء.]

## فصل فى الموانع

الموانع من الإرث [وهو ما يحجب المسمى فى نفسه] أربعة:

- ١- فرار، وفراق كان أو انفصال.
- ٢- والقتل المسمى<sup>(١)</sup> بتعنى به وجوب انفصالي أو انكفاري.
- ٣- واختلاف الدينين.
- ٤- واختلاف الفرائض، [إعفاً خاص بالكمال] إما حقيقة [حشاً] كالحرثي والمسمى  
 لمحركاً [تقريباً] كالمستأجر والدمي، أو الحرثيين من دارس معتنفين [إذا اعتنفا على دأب واحدة]  
 والعلل إما تختلف باختلاف النسبة، ولذلك لا ينقطع العصبة فيما بينهم

## باب معرفة الفروض ومستحقها

الفروض السفوية فى كتاب ثلثة تعاليت ستة:

- ١- نصف، ٢- الربع، ٣- الثلث، ٤- الثلثان، ٥- الثلث، ٦- والمسلم.

١- قوله: "أو قتل نفس الحر" هو القتل بالسفورة، وهو على كونه أنواع خمسة، وشبه خمسة، والنفقة  
 وسماعى محرق الخط، ويخرج به القتل بالسبب وهو نوع الخامس من أنواع القتل، فالعاصم  
 أن يقتل مباشرة بغير من المباشرة لا القاتل بالقبض، ونحوه: القتل بالحق أو بغيره  
 والقاتل غير سارق، فخرج زوجة أو الزنى بها عنه الفرض بالزنا، والقاتل المسلم من غير تكلف  
 لا يحرم القاتل من الميراث





## [أحوال الزوج:]

ولمّا للزوج فحلان:

١ - النصف عند عدم الولد وولد الابن وإن سفل،

٢ - والربع مع الولد أو ولد الابن وإن سفل.

## فصل في النساء

## [أحوال الزوجة:]

أحوال الزوجة حالت فحلان:

١ - الربع لولا واحدة فصاعداً، عند عدم الولد وولد الابن وإن سفل،

٢ - والنصف مع الولد أو ولد الابن وإن سفل.

## [أحوال بنت:]

وأحوال بنت فصلب فأحوال ثلث:

١ - النصف للوحدة،

٢ - والثلاثان للابنتين فصاعداً،

٣ - ومع الابن للذكر مثل حظ الأنثيين، وهو يعصبهن.

## [أحوال بنت الابن:]

وبنت الابن كبنات الفصلب، ولهن أحوال ستة:

١ - النصف للواحدة،

٢ - والثلاثان للابنتين فصاعداً عند عدم بنات الفصلب،

٣ - ولهن المقدس مع الوحدة العصبية بكلمة للثنتين،

٤ - ولا يرثن مع العليلتين،

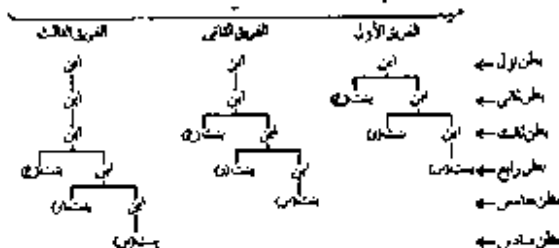
٥ - إلا أن يكون بحدّهن أو أسفل منهن غلام يعصبهن، والباقي بينهم للذكر مثل حظ

الأنثيين.

٦ - ومسقطن بالابن.

## [مسئلة التشبيه:]

ولو تركنا<sup>١</sup> ثلث مراتب من بعض أسفل من بعض، وثلث مراتب من غير آخر بعض من أسفل من بعض، وثلث مراتب من غير آخر بعض من أسفل من بعض، بهذه الصورة:



لعلنا من الفرق الأول لا يوزنها أحد.

والوسطى من الفرق الأول توزنها العليا من الفرق الثاني.

والسفلى من الفرق الأول توزنها الوسطى من الفرق الثاني، والعليا من الفرق الثالث.

والسفلى من الفرق الثاني توزنها الوسطى من الفرق الثالث.

والسفلى من الفرق الثالث لا يوزنها أحد.

إذا عرفت هذا<sup>٢</sup> فنقول:

لعلنا من الفرق الأول نصف، [١ - أي كلما لم تكن العليا موجودة تقوم السفلى مقامها.]

والوسطى من الفرق الأول مع من يوزنها السفسى تكمله السفلى.

[٢ - السفلى تأخذ السفسى ولو أكثر من واحد ولو من الفرق المختلفة.]

١ - قوله "ولو تركنا" آخر من ذكر هذا المثال بيان القواعد الخمسة، ١ - كلما لم تكن العليا موجودة تقوم السفلى مقامها، ٢ - السفلى تأخذ السفسى ولو أكثر من واحد ولو من الفرق المختلفة، ٣ - العليا تحجب السفلى إذا تعددت ولو من بطون مختلفة، ٤ - ليس لأن يعصب قسما عازية ويحجب السفلى ويعصب العليا إذا لم تكن ثلث سهم، ٥ - إن كان المعصب يثبث الأمن المع ولو كان من فرق آخر، نشر لمعصب نفس سره إلى هذه القواعد في ضمن كلامه الأخرى حيث قال: "لعلنا من الفرق..."

٢ - قوله "إذا عرفت هذا" الخ "شروع في القواعد الخمسة التي صفت هذه المسئلة ليبدأها.

ولا شيء للمسلميات، [٣- أعلينا صاحب السفلى إذا تعددت ولمن بطون المختلفة،] إلا أن يكون معهم غلام فيصحبهم<sup>١</sup> من كانت محفاته، ومن كانت فرقة من لم تكن قامت معهم ونسقط من دونه

### [أحوال الإخوة والأخوات النعيتة]

وأما لأخوات الأب وأم فأحوال خمس:

١- نصف للواحد.

٢- واثنان للاثنتين فصاعداً.

٣- ومع الأخ لأب وأم للذكر مثل حظ الأنثيين، بصرفه عصة لأمتوالهم في القرابة إلى الميت.

٤- ولهم من النصف مع أبنائهم أو بنات الأب أو الأم عليه السلام،<sup>٢</sup> يجعلوا لأخوات مع نكحت عصة.<sup>٣</sup>

### [أحوال الأخوات المعلقة]

وأخوات الأب كأخوات لأب وأم، وإليه أحوال سبع:

١- نصف للواحدة.

٢- واثنان للاثنتين عصة عمة عند عدم الأخوات لأب وأم.

٣- ومن تعدد مع الأخت لأب وأم، تنكح للثلاث.

٤- ولا يرثن مع الأخين لأب وأم، [إنما حسب الأول من نكحت لمعلقة نكحت النعيتة]

٥- [إلا أن يكون معهم أخ أو أخت فيصحبهم، وإلا ففي سهم نكحت مثل حظ الأنثيين،

٦- وللمأدبة أن يصرف عصة مع نكحت أو بنات الابن أو بنتا ذكره.]

٧- وسوا الأعبان والمملكات كلهم مفسضون بالأب والأم وإن سفل، [إنما حسب الثاني].

١- لماله فيصحبهم من كانت الخ "عاد فائدة رابعة، حرمها: أن يلازم أحد من ثلاث: (١) عصب، (٢) نسب الشبهة دائمة (٣) والعيا بشرط عدم كونها بنت سهم (٤) وبحسب السفلى دائماً والبالغة قدامة، لأن الأب يعصب من الأب ولو كانت من فروع آخر أو بعض آخر.

وبذلك بالانخفاض، ويقعد [الحبيب الثالث] عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى، ويسقط  
بنو نعلات، يعضاً بالأخ لأب وأم وبالأخت لأب وأم [الحبيب الرابع]، إذا صارت عصبة.  
[الحبيب الخامس].

### [أحوال الأم]

وأما للأم فأحوال ثلث

١- تسلس مع الولد أو ولد الابن وإن سفل، أربع الاثنين من الإخوة والأخوات [نصيب  
خصبة] فصاعداً من أي جهة كان [نعميم نعمة].

٢- وثلت الكل عند عدم مولاه الممكورين.

٣- وثالث ما بقي [هو في الحقيقة تسلس أربع] بعد فرض أحد الزوجين<sup>(١)</sup> ودلت في  
مسئتيه زوج وأبوين وزوجة وأبوين.

ولو كان مكان الأب حد فلكم ثلث جميع المال<sup>(٢)</sup> إلا عند أبي يوسف رحمه الله تعالى،  
فلان به ثلث الباقي، [المسألة الثانية من مسائل الأربعة].

### [أحوال، الحقة، صحبة]

[أحوال الحقة مشتملة على اتعيمات الثلاثة، ووجوهات الحجب الثلاثة]

١- ولحقة التسلس، أم كانت، أو لأب [نعميم المواضعة]، واحدة كانت أو أكثر [نعميم  
احدد]، إذ تكن ثابتات متعديتات في الدرجة.

١- قال تعالى: "فمن لم يكن له ولد وورثه أبوه، فعليهم ثلث" أي ثلث ما ورثه، لالثلث جميع الحركة ولا  
سما كان لشو له "وورثه أبوه" قاله: فلم يكن له ما ورثه كل الحركة كان بها ثلث الكل، ولو ورثا  
ما بقي من زوجين كان لهما ثلث الباقي

٢- قوله: "فللأم ثلث جميع المال" لأن للأم حقيقة الولادة كما للأب فيعصبها، ويكون ما ورثه  
سبباً لثلاث، وإحاطته حكام "الولادة" لا حقيقة فلا يعصبها إذ لا تعصب مع الاختلاف في السبب.  
[شرعية ص ٣٢]



## باب العصبات

عصبان النسبة ثمة:

١- عصبه بنسبه ٢- ونسبه بنسبه ٣- وعصبه مع غيره

[العصبه بنسبه]

ثمة العصبه بنسبه: مكل ذكر لا تد حل في نسبهه وهي عصبه أنش. وهم أربعة أصناف:

١- جزء العصب ٢- ونسبه ٣- وجزء فيه ٤- وجزء بعده.

[و جزء آخر صحيح]

١- أقرب وما لا قرب به محدود: "بقرّب الدرجه اعلى: أو قرب بالمعيرات جزء عصبه أي:

العصبه ثم بنسبه: مكل ذكر لا تد حل في نسبهه وهي عصبه أنش. وهم أربعة أصناف:

١- جزء العصب ٢- ونسبه ٣- وجزء فيه ٤- وجزء بعده.

ثم يحدّد بنسبه العصبه: مكل ذكر لا تد حل في نسبهه وهي عصبه أنش. وهم أربعة أصناف:

١- جزء العصب ٢- ونسبه ٣- وجزء فيه ٤- وجزء بعده.

ثم يحدّد بنسبه العصبه: مكل ذكر لا تد حل في نسبهه وهي عصبه أنش. وهم أربعة أصناف:

١- جزء العصب ٢- ونسبه ٣- وجزء فيه ٤- وجزء بعده.

ثم يحدّد بنسبه العصبه: مكل ذكر لا تد حل في نسبهه وهي عصبه أنش. وهم أربعة أصناف:

١- جزء العصب ٢- ونسبه ٣- وجزء فيه ٤- وجزء بعده.

١- قوله: "أما العصبه بنسبه: مكل ذكر لا تد حل في نسبهه وهي عصبه أنش. وهم أربعة أصناف:

١- جزء العصب ٢- ونسبه ٣- وجزء فيه ٤- وجزء بعده.

١- قوله: "أما العصبه بنسبه: مكل ذكر لا تد حل في نسبهه وهي عصبه أنش. وهم أربعة أصناف:

١- جزء العصب ٢- ونسبه ٣- وجزء فيه ٤- وجزء بعده.

١- قوله: "أما العصبه بنسبه: مكل ذكر لا تد حل في نسبهه وهي عصبه أنش. وهم أربعة أصناف:

١- جزء العصب ٢- ونسبه ٣- وجزء فيه ٤- وجزء بعده.

## [العصبة بغيره]

وأما العصبة بغيره<sup>(١)</sup> فأربع من - ١ - وإن كان من الأخت من جهة الصلب وثلثان، بغير عصبة  
 لا حولين، كما ذكرنا في حالاتهم. [وهي: بنت، وبنت الابن، والأخت البعيدة، والأخت البعيدة]  
 ومن لا فرض لها<sup>(٢)</sup> من إناث وأخوة عصبة لا تحريم عصبة بأخيها. كعلمها، وعمها،  
 عمها، كعلم دون العم.

## [العصبة مع غيره]

ولما العصبة مع غيره فكل أثر نصير عصبة مع لغيره، ثلاث كالأخت مع بنت، ثم ذكرنا.

## [العصبة لنفسه: هذا فصل في مولي، متعاق، وفيه ثلاث مسائل]

وأما المصبات مولي المتعاق، ثم عصبة [الذكور من يعصبه] على الترتيب الذي ذكرناه،  
 فنقول عليه السلام: «الولاء نعمة كنعمته نسب». [السلسلة الأولى: الحرار من قوله: "ثم  
 عصبة" - ولا شيء للإناث من ورثة المعتقد، لقوله عليه السلام: "ليس لبيضاء من نولاء، ولا ما  
 لعنه من أولاد في من أعدى، أو كتابس أو كتابس من كتابس، أو دمر من دمر، أو جرداء  
 معظمن أو معتق معظمن".

[السلسلة الثانية: معتق بقوله: "بني الترتيب" -] ونترك ما للمعتقد وأنه عبد أبي يوسف  
 رحمه الله تعالى: سادس الولاء للأخت والياهي ثلاث. وعبد أبي سبيعة ومحمد بن سفيان الله تعالى:  
 نولاء كله ثلاث ولا شيء لأخت  
 ولو ترك ابن المعتق وجده فإولاء كله ثلاث، ما لا نقاش.

١ - قوله: "وأما العصبة بغيره" أفرد ابن المصنف بغيره، ومع غيره أن يشاء للإلحاق، وهو يقتضي  
 المشاركة بين المصنف والمعتق، وفي الاستحقاق، وأما كتابس، وأما ذلك الغير وهو (مؤلفه هذه  
 الآيات - عصبة فيما، فبشر كان في حال العبودية، بخلاف مع الغير، من "مع" الشفوك، والقرن  
 يتحقق بدون المشاركة بين المعتق والمعتق، به، وأخير - وهو ليست - ليس بعصبة، حيث  
 الاستحقاق فربما العصبة بدون المشاركة.

٢ - قوله: "من لا فرض لها" أحراز من قول "ولا" ومن الله نوضح انصاف وشكاف.



ومن مطلقاً<sup>١</sup> وهو علم صحيح منه شق عليه ومكون ولاؤه بقدر إجمالك ككلمات بنات،  
لشكري ثلاثون ديناراً وللقصري عشرون ديناراً، فالشرك بينهما بالحسين، ثم مات الأب وترك  
شيئاً، فاشترى بهن الثلاثين ديناراً، والشمس بن شريك الأب أحماس بالولاء ثلاثة أحسنه  
لشكري وعينه تصغري، ونصح من حصة وأبصر.

## باب الحجب

[بيان الحجب للمعنى في غيره]

الحجب على نوعين.

١- حجب مقيد، وهو: حجب عن سهم يلي سهمه وذلك لحصة نزع نزعهم،  
والأم، وبسبب الابن، والأب، وأب، وقد ربيته.

٢- حجب مطلق، وهو: حجب فيه قرينة: قريب لأبوين بحال<sup>٢</sup> البنة، وهذه ستة:

١- الأب ٢- والأب ٣- والزوج ٤- والبنت ٥- والأم ٦- والزوج.

وقريب برتبة بحال، ويحجبون بحال، وهذا على الصبي:

أحمد حب: هراء كل من يلقى إلى البيت شخصاً وأبوت مع وجود ذلك الشخص،  
سوى أولاد الأم فهو برتبة منها: لأبوين استحقاقها جميع الشراك.

ولكن: الأقرب عللاً، كما ذكرنا في نصيبنا.

والمحروم [أبوت من كان واحد] لا يحجب عنه، وعند ابن مسعود رضي الله عنه  
يحجب حجب النصف كذا ذكر في النكاح والفرقة.

والمحجوب<sup>٣</sup> [أبوت من وجه دون وجه] يحجب: الأب، والابن، كذا ليس من لا خوف  
والأبوات بعد عدا من أبي جهة كذا، فحصة لا يرث مع الأب، ولكن يحجب الأم من أخت أبي الجد.

## تم الربع الأول

١- قوله: "ومن مطلقاً" هذه المسألة مستنبطة على ثلاثة أقوال: ١- الولاء بحال سواء كان حياً حتى  
بالو غير حياً. ٢- إذا عدا بملاك: اختلاف مقدار عملهم يكون لولاء به بقدر المال. ٣-  
يمكن أن يكون المراح: والفرقة وعصبة.

٢- قوله: "لا يحجبون بحال" أقدم تصور سبب الحجب [وهو الولاء، عدا، والبنت، والخطف] في حقهم.  
٣- قوله: "والمحجوب" كذا هو الصحيح، من وجه دون وجه، يعمل كالمسألة في حق استحقاق  
الأبوت ويجعل حياً في حق الحصة عللاً، أي بهن فهو الولاء، في حق محجوبه ولا حصة، ش.

دوسرا ربع

مستحق کو میراث کیسے ملے گی؟

## مسئلہ بنانے کے طریقے

مسئلہ بنانے کے تین طریقے ہیں:

پہلا طریقہ: پہلے صاحب مسائل کے مسئلہ کا بیان کر دے۔

اس طریقے کے بیان سے قبل یہ ذہن نشین رہے کہ ہمیں مسئلہ "۱۱" کے دو طائفے ہیں: پہلا نصف، ربع اور ثمن۔ دوسرا ثلثان، ثلث اور سدس۔ ہر طائفے کے تینوں حصوں کی آپس میں ایک خاص نسبت ہے، وہ یہ کہ ان کو اوپر سے نیچے کی طرف پانچس توہ آدھے ہوتے چلے جاتے ہیں، پچھلے سے اوپر کی طرف پانچس توہ دگنے ہوتے چلے جاتے ہیں، اور جب ذیل مسئلہ پر غور کریں۔

طائفہ اولیٰ		کل ۲۴		طائفہ ثانیہ	
نصف	۱۲			ثلثان	۱۶
ربع	۶			ثلث	۸
ثمن	۳			سدس	۴

صاحب مسائل رحمہ اللہ کا تحریر کے مطابق یہ "اس مسئلہ کا فرض" ہے کہ "تو اس طرح جمع مجموع، وهو اقل عدد ممکن ان یوجد منہ کل فرض بانفرادہ صحبہاء فالوحد لیس بعدد عند الحساب لایستد"۔

(رد المحتار: ۸۰۲/۶ مطبع سعید، کراچی)

۱۔ قول: ہمیں مسئلہ "یہ مسئلہ کوئی صورت میں ہیں، کیونکہ ذکر ایک امکانی ہے اور اس کے ہونے پرے چھ حصے کے گئے ہیں۔

کوئی دو قسمیں ہیں۔

(۱) سورہ عام: اس قسم کی رو سے ان پانچ حصوں کو اس طرح لکھا جائے گا:  $\frac{1}{2}, \frac{1}{4}, \frac{1}{8}, \frac{1}{16}, \frac{1}{32}$

(۲) سورہ عثمانیہ: اس قسم کی رو سے ان حصوں کو یوں لکھیں گے: ۵۰۰۰۰، ۲۵۰۰۰، ۱۲۵۰۰، ۶۲۵۰، ۳۱۲۵۔

سراسر اس کے طریقے میں قبل ذکر کے اتنے حصے کے جاتے ہیں جن سے یہ پانچ حصوں کا سرکل آئیں، لیکن ایسے طریقے بھی ہیں جن میں ان حصوں کو کوئی متعدد یا دو انقسام کی شکل میں لکھ جاتا ہے۔ سورہ عثمانیہ کا طریقہ قرابت آسان ہے، اس کتاب میں "کے پانچ حصوں کو لکھا جائے گا۔ البتہ سورہ عام کے طریقے میں کوئی صغیر ضرب وغیرہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کے لیے ہمیں: قانون وراثت و عقد و غیرت و صلا، مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ نعمانی، ضمیمہ اولیٰ و ثانیہ میں: ۸۱-۸۶۔

۱۔ اس طریقے کا حاصل یہ ہے کہ اگر ان "تصص" میں سے کوئی حصہ منفرہ ہو تو مسئلہ اس حصے کے خرچ سے بنے گا۔ نصف کا خرچ، دو رابع کا چار، ثمن کا آٹھ، ٹکٹ و ثمن کا تین اور سدس کا خرچ چھ ہے۔

اگر متعدد ہوں تو دیکھیں گے کہ یہ متعدد ایک ہی طائفہ سے تعلق رکھتے ہیں یا دوسرے طائفہ کے ساتھ مخلوط ہیں۔

۲۔ اگر ایک ہی طائفہ سے تعلق رکھتے ہیں تو مسئلہ ان میں سے اقل "۱" کے خرچ سے بنے گا، چنانچہ اگر نصف و رابع ایکٹھے ہوں تو مسئلہ رابع کے خرچ "چار" سے اور نصف و ثمن یا رابع و ثمن جمع ہوں تو مسئلہ ثمن کے خرچ "آٹھ" سے بنے گا۔ ٹکٹ و ثمن میں سے کوئی سدس کے ساتھ ہو تو مسئلہ سدس کے خرچ "چھ" سے بنے گا۔

۳۔ اگر دوسرے طائفہ کے ساتھ مخلوط ہوں تو پھر اگر "نصف" دوسرے طائفہ میں سے کسی کے ساتھ مل جائے تو مسئلہ چھ "۱" سے بنے گا، اگر "رابع" طائفہ تابعہ میں سے کسی کے ساتھ مل جائے تو مسئلہ "چار" سے بنے گا، اگر ثمن یا ٹکٹ تابعہ میں سے کسی کے ساتھ مل جائے تو مسئلہ "چھ" سے بنے گا۔<sup>۱۱</sup>

۱۔ قول: "اس طریقے کا حاصل یہ ہے" یہ طریقہ ثمن ثمنوں میں دائر ہے، ان میں وہ حصہ ہے کہ تصص سے منفرہ ہوں گے یا متعدد یا اگر متعدد ہوں تو مخلوط ہوں گے یا غیر مخلوط۔

۲۔ قول: "مسئلہ ان میں سے اقل" نتیجہ یہ نکلے گا کہ جو اقل کا خرچ ہو وہ اس کے اگلے اور دیکھنے کے لئے کا بھی خرچ ہوگا، مثلاً سدس، ٹکٹ و ثمن مل جائے تو مسئلہ ان میں سے اقل یعنی سدس کے خرچ "چھ" سے بنے گا، اب یہ چھ سدس کے دیکھنے ٹکٹ اور ٹکٹ کے دیکھنے ثمن کا بھی خرچ ہے۔ سرائی میں اس کی تعبیر اس طرح کی گئی ہے۔ "کسل عدد بکون مخرجاً سجزاً فذلک العدد أيضاً بکون مخرجاً لضعف ذلک الجزء ولضعف ضعفه کالکس هی مخرج السدس لضعفه ولضعف ضعفه"۔

۳۔ قول: "مسئلہ ۲۱ سے بنے گا" کا مذکورہ ہوا: "اگر طائفہ اولیٰ کے دو حصص طائفہ تابعہ کیساتھ مخلوط ہو جائیں تو ان میں سے پورے کا اعتبار کر کے مسئلہ جائیں گے، مثلاً: نصف و رابع مخلوط ہو جائیں تو رابع کا اعتبار کر کے مسئلہ ۱۲ سے ہوگا۔ اگر نصف و ثمن طائفہ تابعہ کے ساتھ مخلوط ہو جائیں تو ثمن کا اعتبار کر کے مسئلہ "۲۱" سے ہوگا۔ طائفہ ثانیہ طائفہ اولیٰ میں سے نصف اگر ٹکٹ یا ثمن کے ساتھ جمع ہو جائے تو یہ "نور مسئلہ ۶" سے ہوگا، پلٹا اگر رابع اس کیساتھ جمع ہو جائے تو مسئلہ ۱۲ سے نکلیں، بلکہ ۱۲ سے ہوگا کیونکہ ٹکٹ یا ثمن اس صورت میں رابع کے برابر ہوتا ہے گویا کہ رابع جمع ہو گئے، جیسے سرائی میں بیت ثانی کا مسئلہ ہے۔ اور ثمن کی ٹکٹ یا ثمن کے ساتھ جمع نہیں ہوگا۔ طائفہ ثالثہ: اگر کسی مسئلہ میں تصص سے کوئی نہ ہو مگر عملیات طائفہ اولیٰ یا ثانیہ میں ہو تو مسئلہ ورثہ کے طور پر دیکھیں گے۔

## دوسرا طریقہ:

مستند میں جو حصص موجود ہیں ان کے خارج کا "ذواضعاف قل" کالاجائے جو حاصل "ذواضعاف اقل" ہو وہی مسئلہ ہوگا۔

"ذواضعاف اقل" کے لئے کا طریقہ یہ ہے کہ مسئلہ میں جو حصص واقع ہیں ان کے خارج کو (اقل سے اکثر کی طرف) بااثر تہب نکلیں جو حصہ غریب اس کا خارج کر دے لکھنے کی ضرورت نہیں، پھر جو چھوٹے سے چھوٹا عدد<sup>(۱)</sup> ان میں سے اکثر کو گزرتا ہو اس سے ان کو بھی کریں۔ "اندا و مفید" جس عدد کو چھٹی بار لگا کریں وہی بار ذاتی ہوگا اس عدد کے بچے نکلیں، جو عدد پورا نہیں جاتا اسے اسی حالت میں بچے اتاریں، اندا و مفید کو بھی وہی بار ذاتی اور عدد کے بچے نکلیں۔ آخر میں اندا و مفید کا آٹھوں میں ضرب دیں، جو حاصل آئے اسی مسئلہ ہے۔

مسئلہ ۲۴

زوجہ	سنت	بنت الاذن	اب
نسی ۲	نصف ۱۲	نسی ۴	نسی و عصبہ ۵ = ۱ + ۴
حصص معزج	۸ - ۶ - ۲ = ۲	۲	۲
نسی ۸	واقع ۴ - ۳ = ۱	۲	۲
نصف ۲	۴ - ۱ - ۱ = ۲	۴	۴
سنت ۶	۱ - ۱ - ۱ = ۱	۱	۱

حاصل ذواضعاف اقل ۲۴ = ۲ × ۳ × ۲

## تیسرا طریقہ:

برسئلہ "۲۴" سے ۱۲ باجئے دیکر کہ چوتھیا سے "حصص سنت" کا کسر نکل نکلتے ہیں، چوتھیں سے چھوٹا ایسا کوئی عدد نہیں جس سے یہ صارت ہے کسر کے بغیر نکل نکلیں مثلاً "۳" میں سے دوسرے سب حصے نکلتے ہیں، ربع و ثمن دیکر نہیں نکلتے اس لئے ربع آجائے سے مسئلہ کے دہنے ۱۲ سے بنا پڑتا ہے، کیونکہ ربع نصف کا

۱۔ قول: "دوسرا طریقہ" اس طریقے کا: "ذواضعاف اقل" کا طریقہ ہے، اس کا نتیجہ اکثر پہلے طریقے کے مطابق ہی ملتا ہے، بہت کم کہیں فرق پڑتا ہے۔

۲۔ قول: "چھوٹے سے چھوٹا عدد" بداندہ اپنے سے بڑا زیادہ ہو جائے گی۔





فلان بھائی (۱) یعنی ۱۰۷ بھائی اور ۸۰۰ بھائی۔ بارہ کا مول مڑو تک ہوتا ہے، مڑا لافلان (۲) یعنی ۱۲، ۱۵، ۱۷ ہوتا ہے ۱۶، ۱۸ نہیں۔ چوتیس کا صرف ایک مول ہوتا ہے یعنی ۲۷۔

۱۔ مڑا بھائی فلان بھائی مثال:

مسئلہ ۶۔ ۷			
میں			
زوج	۲	۲	۲
مسئلہ ۶۔ ۸			
میں			
زوج	۲	۲	۲
مسئلہ ۶۔ ۹			
میں			
زوج	۲	۲	۲
مسئلہ ۶۔ ۱۰			
میں			
زوج	۲	۲	۲
مسئلہ ۶۔ ۱۱			
میں			
زوج	۲	۲	۲

۲۔ مڑا لافلان مثال:

مسئلہ ۱۲۔ ۱۳			
میں			
زوجہ	۲	۲	۲
مسئلہ ۱۲۔ ۱۵			
میں			
زوجہ	۲	۲	۲
مسئلہ ۱۲۔ ۱۷			
میں			
زوجہ	۲	۲	۲

۳۔ قول: چوتیس کا مول صرف ۲۷ ہوتا ہے مثال:

مسئلہ ۲۶۔ ۲۷			
میں			
زوجہ	۲	۲	۲
مسئلہ ۲۶۔ ۲۷			
میں			
زوجہ	۲	۲	۲



باب حضرت محمد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ<sup>(۱)</sup> کے قول کے مطابق ۲۶ کا مول ۳۶ بھی ہو سکتا ہے۔

فائدہ جلیل:

سوال: مول جب ساتیس کا ہو تو یہی کو ۳ ملتا ہے۔ ۲۷ کا جمع ہے جب کہ وہ کافر نہیں ہے،

تہذیب قرآنی کے خلاف ہے۔ مثلاً:

مسئلہ ۲۶ء۔ ۲۷

مسئلہ منبر

زوجہ	۲	انت	۱۶	۴	۴
------	---	-----	----	---	---

جواب: یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا تھا جب کہ وہ خطبہ دینے کے لیے خبر پر تیار فرماتے، اس لیے اس کو "مسئلہ منبر" کہتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فی الفور اس کو حصص کی تحصیل عادی، اس پر اس نے مذکورہ بالا سوال کیا، آپ نے فی البدیہہ جواب میں فرمایا ستمسار نسبا شعبہ اور پھر پھر د کے خطبہ جہاں سے چھوڑا تھا، میں سے شروع فرمادیا۔

ماہل اس جواب کا یہ ہے کہ اس صورت میں بھی زوجہ کو شریعت ملتا ہے، لیکن یہ عربی نصف اور شریعت نہیں، بلکہ مستحقین کے زیادہ ہونے کی وجہ سے ہر وارث کے حصے سے اس کا حصہ ہے کی کہی گئی "بہر عاقل" سے حصص مسئلہ سے بڑھے، مثال کے طور پر اس مسئلہ کو دیکھیں:

۱۔ قول "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک صحابہ:

مسئلہ ۲۶ء۔ ۳۱ (حد من مسعود رضی اللہ عنہ)

زوجہ	۲	انت	۱۶	۴	۴
مسئلہ ۱۲ء۔ ۱۷ (حد مسعود)					

زوجہ	۲	انت	۱۶	۴	۴
ابن لائل					
(غیر حلیہ مطلقا)					

اس اختلاف کا کافی اور اس فصل میں الحکم و الحکم میں لکھا ہے۔

۲۔ قول "کی کہی گئی" یہ کہ اس کے اصل حصص کو سامنے رکھ کر کہی جاتی ہے، ایسا نہیں ہوتا اس اصل حصص کو کم کر دیا جائے۔ "و حصصہ من المسحوق بلا خلاف من الوفاء بالقرآن من المسحوق فیہ ترغیع ہر کذا فی حد اکثر من ذلك المسحوق ثم تقسم، حتی یدخل الفقہان فی فرائض جمیع طووفہ علی نسۃ واحدة" (تشریف: ص ۵۴) اس کی مثال دین کی عادی اور ترکہ کا حصہ ہے، جب ترکہ سے مل دینا نہ ہو سکے تو شریعت میں اس کو اصل ترکہ کی بجائے اس کے قریبی کے قاصد سے مل کر کے ترکہ کا حصہ دینا ہے۔

مسئلہ ۶۔ ع۔ ۱

۱۲ احث ح  
۲

۱۲ احث ح  
۴

۱۲ احث ح  
۳

اس مثال میں اگر ۹ کے اعتبار سے نصف عثمان اور ٹکٹ دیا جائے تو کل  $12\frac{1}{4}$  ہو جائے گا ہے، پھر  $12\frac{1}{4}$  پر بھی وہی اعتراض ہوگا تو پڑھتے پڑھتے تسلسل ازہم آ جائے گا۔

لہذا سب درجہ کے حصص میں یکساں کر دی جائے گی، یہی اصل مسئلہ ہے مولیٰ قریانی کی قطعہ رکے : اور مولیٰ، پھر مقدار میں پراٹ ہے۔ کیونکہ اصل مسئلہ  $12\frac{1}{4}$  ہے ۳ ذریعہ دو سوے جو مولیٰ یعنی ۹ کا ٹکٹ بنتے ہیں تو ہر وارٹ کے حصے سے ٹکٹ کم کیا جائے گا نتیجہ وہی مولیٰ والا آئے گا۔

مثال کے طور پر اس مسئلہ میں درجہ کو اگر ۹ کے نصف عثمان ٹکٹ دیے جائیں تو یہ صورت حاصل ہوگی:

مسئلہ ۶۔ ع۔ ۱۔  $12\frac{1}{4}$

۱۲ احث ح  
۲

۱۲ احث ح  
۶

۱۲ احث ح  
۴

شخص سے بچے کے لیے ان میں سے ہر ایک کے حصے سے ٹکٹ کم کیا جائے تو زوج کا حصہ ۳ روپے کا لہذا  $12\frac{1}{4}$  سے ۳ کاٹ کر  $9\frac{1}{4}$  باقی رہے گا جو ۳ ذریعہ ۳ بچے کا جو لہذا زوج کا حصہ ہے۔ اسی طرح ۶ سے ۳ کاٹ کر ۳ باقی رہے گا جو ۳ ذریعہ ۳ بچے کا جو ۳ ذریعہ ۳ کا حصہ ہے۔ اور تین میں سے اس کا ٹکٹ ایک کم کیا جائے تو باقی دو بچے کا جو ۳ ذریعہ ۳ کا حصہ ہے۔ تو دراصل یہ مولیٰ والے حصص کی اوقات تو آج کل میں نصف اور عثمان نہیں لیکن اپنے اوّلین خراج کے اعتبار سے یہ نصف اور عثمان ہی ہیں، ان میں ایک ہی تناسب سے فی کس کیا ہے، جس کے بعد یہ موجودہ صورت حال کو پہنچے ہیں۔

اس اعتراض کا ایک جواب یہ ہے کہ اگر ان کریم میں زوج کے لیے شریعت کی اوقات ہے جب صرف ادا ہو اور ادا کے علاوہ اور بھی اور تو یہ مسکوت علیہ ہے، لیکن یہ جواب غلط ہے، اس لیے کہ جب لا ادا ہو تو ہر حالت میں زوج کا فرض شریعت ہے، وہ ہے دوسرے وارث ہوں یا نہ ہوں۔

شہید اس اعتراض کے جواب کی گھڑا ہے کہ تھے ہیں کہ ان کے مذہم میں مولیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی

مجرب ہے۔ جب کہ مول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے تجویز کیا گیا، پھر اس پر ممانہ کرنا۔ رضی اللہ عنہما، جعین کا اجماع ہو گیا تھا<sup>(۱)</sup>۔

شیعہ کے جواب پر مندرجہ ذیل قوی احکامات آتے ہیں۔

(۱) یہ قطعاً کتاب اللہ ہے بدون تخصیص۔

(۲) اگر دیکھو روایتی موجودگی میں وہ کافر میں سکوت عن ہے تو وہ فرض کیا ہے کتاب و سنت اور

اجماع میں نہیں نہ کوئی شے، قیاس سے "افرض" بلا اعتقاد ثابت نہیں ہو سکتا۔

(۳) صورت مسئلہ میں جب دیکھو روایتی موجود ہیں تو پھر وجہ و استدلال کیوں دیا گیا؟

۱۔ قول: "اثر ع ہو گیا تھا" اور اس میں حکم: "القول عمر رضی اللہ عنہ، ثم رخصت فی عہدہ ضررۃ خدق منکر جہا عمر ضررۃ خدق اور ضحاک فیہا، وأشار انما من رخصتہ عنہ رخصۃ القول، فقال جلدۃ الامر انما من رخصتہ، علم، حدیث، وسمی بہ کثر احمد" (شریفہ: ۵۵)









مثالین:

۶

مسئله ۶ از ۲ به ۴

(۱)

م	نوع	نوع
$\frac{1}{1}$	$\frac{1}{1}$	$\frac{2}{2}$
$\frac{1}{1}$	$\frac{1}{1}$	$\frac{1}{1}$
$\frac{1}{1}$	$\frac{1}{1}$	$\frac{2}{2}$

۶

مسئله ۱۲ از ۴ به ۱۶

(۲)

نوع	نوع	نوع
$\frac{2}{2}$	$\frac{2}{2}$	$\frac{3}{3}$
$\frac{1}{1}$	$\frac{2}{2}$	$\frac{1}{1}$
$\frac{2}{2}$	$\frac{2}{2}$	$\frac{2}{2}$

۶

مسئله ۲۴ از ۸ به ۶۰

(۳)

نوع	نوع	نوع	نوع
$\frac{2}{2}$	$\frac{2}{2}$	$\frac{12}{12}$	$\frac{2}{2}$
$\frac{1}{1}$	$\frac{1}{1}$	$\frac{2}{2}$	$\frac{1}{1}$
$\frac{2}{2}$	$\frac{2}{2}$	$\frac{2}{2}$	$\frac{2}{2}$





فائدہ:

عدا اہل اور اکثریت چھوٹے ہوں تو ان کے درمیان نسبت مد اہل توافق در تین کا پچھانا آسان ہے۔  
طریقہ کار اس کا یہ ہے کہ اگر کو اقل پر تقسیم کریں اگر بلا کر تقسیم ہو جائے تو نسبت مد اہل کی ہے۔ اگر بلا کر  
تقسیم نہیں ہوتا لیکن دونوں میں تیسرے پر بلا کر تقسیم ہوتے ہیں تو نسبت توافق کی ہے۔ اور اگر یہ دونوں کسی  
تیسرے پر بھی بلا کر تقسیم نہیں ہوتے تو نسبت تاجین کی ہے۔

اور اگر عدا اہل اکثریت ہوں تو ان کے درمیان یہ نسبتیں پچھانی مشکل ہوتی ہیں۔ ان کو معلوم کرنے کا  
ایک قاعدہ ہے۔ وہ یہ کہ اگر کو اقل پر تقسیم کیا جائے، اکثر کو مقسوم بنائیں اہل کو مقسوم بنیاد، اگر پہلی دفعہ تقسیم میں  
جو کچھ بچے تو ان کے درمیان مد اہل ہے اور با حاصل دقتی ہے جیسے:

۱۔ قول: تقسیم کریں صاحبی مراجعہ نے توافق تاجین معلوم کرنے کے لیے دو طریقے بتائے ہیں۔ ایک ضرب و لا  
توزون و لا عدول ان لا یجدوا لکم یستعاضا عدد اہل۔ یہ طریقہ مکمل ہے۔ دوسری یہ کہ اگر کو اقل پر  
تقسیم کریں اور دونوں عدا میں آتے ہوں تو توافق ہے۔ ورنہ تاجین۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ "کو مقسوم مقسوم  
لا یجدوا لکم یستعاضا عدد اہل" بقدر اہل من ۲۔ میں مرتبہ او مراد اس سے مد اہل کی  
معلوم ہو سکتا ہے۔ مسئلہ اس کا یہ ہے کہ اگر سے اقل کو تفریق کر جائے، اگر تفریق کرتے کرتے آخر میں دونوں کا  
اتحاد ہو جائے تو مد اہل ہے۔ اگر نہیں ملتا تو تاجین کی جانب جاتا ہے۔ اگر ۸ اور ۱۲ اگر دونوں کا اتحاد ہو، ہر اہل اکثریت  
جائے اور اگر آخر کار اہل میں جائے تو اب اس اہل کو (جو اصل میں اقل تھا) اکثر بنو پکے اہل بنائے گئے ہیں۔  
(یہ تقسوم من الجامین ہے) اگر کسی مد پر مشق ہو جائے تو توافق ہے۔ اور ۱۰ و ۱۲ دونوں کوئی کرے گا  
مد اہل ہے۔ اگر ایک پر مشق نہ ہوں تو تاجین ہے۔ توافق کی مثال، جیسے ۸ اور ۱۲ اگر ۱۲ پر مشق نہ ہو، اکثریت جاتا  
ہے۔ اور ۱۲ پر مد جاتا ہے، پھر اہل چار کو اقل سے لگا پڑتا ہے، پھر دونوں چار پر مشق ہو جاتے ہیں جو مد اہل  
ہے۔ تاجین کی مثال ۸ اور ۱۲ اگر ۱۲ پر مشق من الجامین کے بعد ایک مد جاتا ہے جو مد اہل بن گیا۔ اگر ۱۲ مد  
جس کے ساتھ ضرب دینے سے سب سے بڑھ جائے، نیز مد ۱۰ ہے جو اپنے طریق میں تاجین یا بعد میں کے مجموعے کا  
نصف ہے اور ایک کے طریق میں نہیں۔ طریق میں تاجین یا بعد میں کا نصف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ۳ کے طریق  
قریبین ۴ ہیں۔ ان کا مجموعہ ۸ ہے۔ اس کا نصف ۴ ہے۔ اس کے طریق میں بعد میں ۲ اور ۴ ہیں۔ یہ ان کے  
مجموعے ۸ کا نصف ہے۔ نیز مد ۱۰ سے ماخوذ ہے اور ایک میں مد ۱۰ جاتا ہے۔ آخری ہر ایک کے مد ۱۰ نے  
کی یہ ہے کہ مد جماعت ۱۰ کو کہتے ہیں اور اہل جماعت اہل میں ۱۰ ہے۔

فائدہ: جب ایک مد نہیں تو اس میں اور کسی مد میں نسبت کا سوال ہی نہیں ہوتا، کیونکہ یہ چار نسبتیں ۱۰ مدوں  
کے درمیان ہوتی ہیں، لیکن کل جمع میں ایک اور کسی مد میں نسبت تاجین ہی منظور ہوتی۔

$$\begin{array}{r} 22 \overline{) 96} \quad 2 \\ \underline{96} \\ 0 \end{array}$$

مگر کچھ بچ جائے تو باقی کو مقسوم علیہ جائیں اور پہلی تقسیم کے مقسوم علیہ کو مقسوم بنادیں اور نئے سرے سے تقسیم کریں۔ جب تک ختم نہ ہو جائے اسی طرح تقسیم کرتے چلے جائیں۔ جب دوسری یا تیسری جنی کیلئے سے رقم تقسیم میں کچھ نہ بچے تو ان کے درمیان توافق ہے، اور آخری تقسیم کا مقسوم غیبیہ عدد کا مثلث آگے جھانک دوں گے کہ وہ کتنا ہے۔

$$\begin{array}{r} 286 \overline{) 12966} \quad 2 \\ \underline{572} \\ 7246 \quad 2 \\ \underline{572} \\ 1526 \quad 1 \\ \underline{1526} \\ 0 \end{array}$$

$$\begin{array}{r} 27 \overline{) 42} \quad 1 \\ \underline{27} \\ 15 \\ 18 \overline{) 27} \quad 1 \\ \underline{18} \\ 9 \\ 18 \overline{) 9} \quad 2 \\ \underline{18} \\ 0 \end{array}$$

اور اگر کسی تقسیم میں ایک باقی بچ جائے تو ان کے درمیان چارین کی نسبت ہے، جیسے

$$\begin{array}{r} 2 \overline{) 213} \quad 4 \\ \underline{8} \\ 133 \overline{) 213} \quad 2 \\ \underline{266} \\ 46 \\ 23 \overline{) 46} \quad 2 \\ \underline{46} \\ 0 \end{array}$$

## باب التصحیح

جب سهام ہر ایک کے حصہ در حصہ پر برابر تقسیم نہ ہوں، کمر آدھی ہوتو کمر کے دور کرنے کا تصحیح ہے۔  
صحیح کے آئی مرینے ہیں۔

سہا طریقت:

یہ طریقہ عادیہ سرائی رکنہ اللہ علیہ کا بیان کر رہ ہے۔

اس کا حاصل یہ ہے کہ کمر ایک طائفہ پر ہوگی یا زیادہ یا کم اور ایک یا اند پر ہوتو صحیح کے دو قاعدے ہیں،  
ایک سے زیادہ طائفہ پر ہوتو صحیح کے چار قاعدے ہیں اس طرح کل چھ قاعدے ہو گئے۔ ان کی تفصیل یہ ہے:  
کمر جب ایک طائفہ پر ہو تو سب مدار حصہ در حصہ میں نسبت مد اعلیٰ بقافی کی ہوگی (۱) یا جوین کی:  
(۱) اگر نسبت مد اعلیٰ بقافی ہو (۲) تو حصہ در حصہ کے وقتی کو اصل مسئلہ اور تصحیح سهام میں ضرب دیں۔  
گر مسئلہ کل ہو تو عرض میں ضرب دیں۔ اس ضرب سے جو مسئلہ ہوگی اس سے صحیح تقسیم ہو جائے گی۔

۱۔ قول: نسبت مد اعلیٰ بقافی کی ہوگی یہاں قماش ذکر نہیں ہوا، کیونکہ نسبت آخر قماش ہوتو تقسیم صحیح ہوگی، نسبت ہوگی جیسے:

مسئلہ ۱		
ب	م	م
۳	۱	۴
اسی طرح اگر نسبت مد اعلیٰ کی ہو، لیکن مدار آدھی کم اور سهام زیادہ ہوں تو بھی تصحیح صحیح ہوگی، نسبت ہوگی جیسے		
مسئلہ ۲		
ب	م	م
۱	۱	۲

سرائی میں نسبت ہونے کی صورت تو شغل قاعدہ بتایا گیا ہے اور یہی دوسری مثال دی گئی ہے، اس قاعدہ کو مثال  
کر لینے سے صحیح کے کل قاعدے سات ہو جاتے ہیں، اس پہلے قاعدے (یعنی نسبت مد اعلیٰ بقافی کی حاجت نہیں) کی  
بہم دو مثالیں ممکن ہیں، ایک قماش کی دوسری مد اعلیٰ کی اور صورت سہ مدار کی سہم میں دائیں ہوں یعنی عدد  
دکڑ کم ہوں، سہا جزو یادہ، فہم مد نہ۔

۲۔ قول: اگر نسبت مد اعلیٰ بقافی ہو سرائی میں نہ اعلیٰ کا حکم ذکر نہیں کیا گیا لہذا وقتی پر لکھا گیا ہے، یہی لکھ  
دوں کا حکم ایک ہی ہے۔

### مثال نمبر ۱:

مضروب ۲	(دو عملی مضروب کا حاصل)	مضروب ۱
$\frac{8}{4}$	$\frac{4}{2}$	$\frac{4}{1}$
مضروب ۲	(دو عملی مضروب کا حاصل)	مضروب ۱
$\frac{16}{8}$	$\frac{8}{4}$	$\frac{4}{2}$

### مثال نمبر ۲:

مضروب ۳	(تین عملی مضروب کا حاصل)	مضروب ۲
$\frac{10}{5}$	$\frac{5}{2}$	$\frac{2}{1}$
مضروب ۳	(تین عملی مضروب کا حاصل)	مضروب ۲
$\frac{15}{5}$	$\frac{5}{2}$	$\frac{2}{1}$

(۲) اگر نسبت چاروں عددوں کو اصل کے برابر کر دیا جائے تو اس کے ساتھ ضرب دینی اگر مسئلہ ہو۔

مثلاً اگر ۱۰ : ۲۰ : ۳۰ : ۴۰

مضروب ۵	(پانچ عملی مضروب کا حاصل)	مضروب ۴
$\frac{20}{4}$	$\frac{10}{2}$	$\frac{5}{1}$
مضروب ۵	(پانچ عملی مضروب کا حاصل)	مضروب ۴
$\frac{25}{5}$	$\frac{10}{2}$	$\frac{5}{1}$

کر کر ایک سے زیادہ طاقت میں ہوتا ہو کام کرنے ہوتے ہیں مختصر کر، ضرب دینا۔

کثیر کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ تمام طاقتوں کے عددوں کو اس اور مقام میں نسبت دیکھی جائے۔

اثر قائل یا تاجاں ہوتا اپنے حال<sup>(۱)</sup> پر چھوڑ دیں، اگر تراض یا قوائی ہوتا عددوں کے وقتی کو محفوظ

کر لیں، اب یہ ضرب بھی وقتی سے دینی چاہئے کی، نہ کہ اصل عددوں سے، اس کو سمجھ دیکھو، کہتے ہیں۔

ضرب دینے کا طریقہ۔

انتخاب کرنے کے بعد اعداد و روئی (یعنی اختصار سے حاصل ہونے والے اعداد مضروب) کی آپس

میں نسبت دیکھی جائے۔

(۱) اگر تاجاں ہوتا کسی بھی ایک عدد کو اصل سے اور مقام مقام میں ضرب دیں۔

(مضروب: احد الاعداد: ۲)

مسئلہ ۶۸۔

۲	۳	۳
۱	۱	۱
۲	۲	۱۲

(۲) اگر اعداد و روئی میں نسبت مدخل کی ہو تو اکثر الاعداد کو اصل سے اور مقام مقام میں ضرب دیں۔

(مضروب: اکثر الاعداد: ۱۲)

مسئلہ ۱۲۔

۱۲	۳	۴
۷	۲	۲
۸۴	۲۴	۳۶

(۳) اگر نسبت قوائی کی ہو تو پہلے عددوں کا وقتی دوسرے عددوں میں ضرب دیں، پھر حاصل

میں اور دوسرے عددوں میں نسبت دیکھیں، اگر قوائی ہو تو وقتی میں تاجاں کی ہو تو کسی میں ضرب دیں۔

۱۔ تو اپنے حال پر چھوڑ دیں، کیونکہ اگر تراض ہے تو اختصار کی حاجت نہیں، اگر تاجاں ہے تو اختصار ممکن نہیں،

حاجت۔

۲۔ تو پھر حاصل اور دوسرے عددوں میں نسبت دیکھیں، یہ نسبت دیکھنے کی ضرورت اس وقت ہے جب۔

طاقتیں کم ہوں، سوائے اس حاصل کو کہ وہ مافوق طاقتیں۔

۳۔ تو اگر قوائی ہو، اگر تراض اصل ہو تو اکثر کر لے میں۔

فائدہ: اگر تراض اور روئی میں مدخل ہو، بعض میں قوائی اور بعض میں تراض ہو تو اصل میں اکثر کر لے میں ہو تو وقتی

میں وقتی سے ضرب دیں، اگر تاجاں میں اس سے۔



## تصحیح کا دوسرا طریقہ:

مکسر جب ایک طے شدہ پر ہو تو عدد و دوس یا اس کے وفتی کو اصل مسئلہ اور مجمع سهام سے ضرب دی جائے گی۔

اگر سر ایک سے زیادہ جائے ہو تو پہلے سهام اور عدد و دوس میں نسبت دیکھ کر اختصار کیا جائے، پھر مختصر شدہ اعداد و دوس کا ذوالانصاف قسٹ لیا جائے، حاصل ذوالانصاف قسٹ کو اصل مسئلہ اور مجمع سهام میں ضرب کیجئے، صحیح ہو جائے گی اور نتیجہ ہے سر و قسٹ والے طریقے کے مطابق آئے گا، ادا مقرر:

ایں میں پہلے طریقے سے حل کرو، تمام مثالوں کو اس دوسرے طریقے سے حل کیا جائے گا:

یک طے شدہ پر سر کی مثالیں:

مثلاً:

مسئلہ ۱۲۔	تساؤل (عادله)	مضروب: ۲
اب $\frac{1}{2}$	ا $\frac{1}{2}$	ا $\frac{1}{8}$

میں مکسر علیہ کا عدد و دوس ۲ تھا اور سهام ۱ ہے، دوس میں تساؤل کی نسبت ہے۔ عدد و دوس کے وفتی کو اصل مسئلہ اور تمام سهام میں ضرب دی جائے گی، علیٰ هذا القیاس، مسائل شافعیہ انس و رقم لکسر فیہا می مطالعہ و استدلال:

مسئلہ ۱۲۔	۱۵۔	۲۰۔	تساؤل (مضروب عادلہ)	مضروب: ۲
زوج $\frac{2}{3}$	اب $\frac{2}{3}$	ا $\frac{2}{3}$	ا $\frac{2}{16}$	ا $\frac{16}{16}$

۱۔ قرآن: "صحیح کا دوسرا طریقہ" یہ طریقہ سزا اللہ تعالیٰ فرمائی ہو، طریقہ اصل حدیث و طریقہ اصل حدیث سے موا: محمد شریف اللہ صاحب سرور کوئی دانت نہ کہ محمد شریف اللہ حدیث و سرور شمس الغنیم رحمہ اللہ خان کا تصدیق کر رہا ہے۔

۲۔ قرآن: "عدد و دوس یا اس کے وفتی کو جمعیتی جب سهام اور عدد و دوس میں نسبت تین ہو تو کل عدد و دوس کو اس میں ضرب دی جائے گی۔"



توالت:

مصروب ۵	توالت (صورت علامہ)	مصروب ۲۰
۱۰ ۲۰	۱ ۵	۱ ۵

مصروب ۲	توالت (صورت علامہ)	مصروب ۱۲	مصروب ۱۵	مصروب ۴۵
۱ ۲۰	۱ ۲	۱ ۲	۱ ۲	۱ ۲

توالت:

مصروب ۵	توالت (علامہ)	مصروب ۲۰
۱ ۲۰	۱ ۵	۱ ۵

مصروب ۵	توالت (علامہ)	مصروب ۲۵	مصروب ۷۰
۱ ۲۰	۱ ۵	۱ ۲۵	۱ ۷۰

یہ سب بارہ علامہ پر مرکب مثالیں

مثال شامل:

مصروب ۲	توالت	مصروب ۱۸
۱ ۲	۱ ۲	۱ ۱۸

$$\begin{array}{r} ۲۲-۲۲ \\ ۱۱-۱۱ \\ \hline ۱۱-۱۱ \\ \hline ۰ \end{array}$$

مثال شامل: بارہ علامہ پر مرکب مثالیں



### مثال توافيق:

مسئله ۲۴ — ۴۲۲۰

توافق مضروب: ۱۸۰

ع زوجه	۱۸ بنت	۱۵ جد	۷ عم
۲	۱۶	۴	۱
۵۶۰	۴۸۸۰	۷۲۰	۱۸۰
۱۲۵۰	۱۶۰	۱۸۰	۳۰

۲	۴-۶-۹-۱۵
۲	۴-۳-۹-۱۵
۳	۱-۲-۹-۱۵
۳	۱-۱-۲-۵
۵	۱-۱-۱-۵
۱	۱-۱-۱-۱

$$۱۸۰ \times ۲ \times ۲ \times ۲ \times ۳ \times ۵$$

تقسیم شده و بعد از کس کا و اضافات نقل:

### مثال تباین:

مسئله ۲۴ — ۵۰۴۰ تباین

مضروب: ۲۱۰

ع زوجه	۷ جد	۱۰ بنت	۷ عم
۲	۴	۱۶	۱
۶۲۰	۸۴۰	۲۳۶۰	۲۱۰
۳۱۵	۱۴۰	۲۳۶	۳۰

۲	۲-۲-۵-۷
۳	۱-۲-۵-۷
۵	۱-۱-۵-۷
۷	۱-۱-۱-۷
۱	۱-۱-۱-۱

$$۲۱۰ = ۲ \times ۲ \times ۵ \times ۷$$

تقسیم شده و بعد از کس کا و اضافات نقل:

صحیح کا تیسرا اور چوتھ طریقہ:

مسئلہ بنانے کے ساتھ درجہ سے ترکہ کی تحصیل پر چھ کر اسے بھی حصص کے مطابق تقسیم کریں، صحیح کی رویت ہی نہیں آئے گی۔ اگر ترکہ معلوم نہ ہو تو ۱۰۰ روپے ترکہ فرض کر کے تقسیم کریں۔ ہر وارث کا نصیبی حصہ بھی معلوم ہو جائے گا اور صحیح کا عمل بھی نہیں کرنا پڑے گا۔

## مصات کے حصص کی صحیح

جب عصبہ دلو کے ساتھ عصبہ بغیرہ بھی ہوں اور ہون کے حصص میں کسر آتی ہو تو ان کا مشترک قسم ایک خانے میں لکھ کر ان کے عددوں کو اس پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان کے عددوں کو اس کے شمار کا طریقہ یہ ہے کہ نہ کر کو اس کے اصل عدد سے دو گنا فرض کیا جاتا ہے تاکہ لکھ کعبہ مشعل حفظ الائنہ کے مطابق تقسیم ہو سکے۔ کتاب میں چونکہ اس کی مثال نہیں دی گئی جب کہ نوئی میں اکثر ایسی مسائل پوچھے جاتے ہیں، اس لیے ذیل میں عصبہ کی چاروں اقسام کی مثالیں لکھی جاتی ہیں۔

مسئلہ ۷۔ ۳۶		مضروب: ۹	
نوع	۳	۲	۱۵
	۱۲	$\frac{۲}{۲۷}$	

مسئلہ ۸۔ ۶۴		مضروب: ۸	
نوع	۳	۲	۱۶
	۶۴	$\frac{۷}{۵۶}$	

مسئلہ ۹۔ ۱۸		مضروب: ۳	
نوع	۳	۲	۱
	۱۸	$\frac{۲}{۶}$	

مسئلہ ۱۲۔ ۷۲		مضروب: ۶	
نوع	۳	۲	۱
	۷۲	$\frac{۵}{۳۰}$	

فائدہ: مشترک کھاتے کو صحیح کے بعد مذکورہ نمٹ پر تقسیم کرنے کا اصولی طریقہ یہ ہے کہ صحیح کی ضرب کے بعد جو مشترک قسم آئے اسے عصبہ کے عددوں کو اس پر تقسیم کیا جائے، جو جواب آئے وہ نمٹ کو دیا جائے اور اس کا دگنا نہ کرے۔

داخل ہو کر اس صورت میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مؤنت کا حصہ تقسیم کے بعد اکثر وہی ہوتا ہے جو قبل از حج مشترکہ حصہ تھا۔ دیکھئے! دونوں مالامالوں میں قبل از حج مشترکہ سهم ۲، ۷، ۲ اور ۵ ہے اور بعد از حج مؤنت کا سهم ایسا ہی ہے اس لیے اگر تقسیم کی بجائے اسی "نوٹے" پر قبل کر لیا جائے کہ قبل از حج جو مشترکہ سهم تھا وہ مؤنت کو اور اس سے گناؤں کو دیں "تو بھی بیشتر صورتوں میں مفقود حاصل ہو جاتا ہے لیکن چونکہ بعض صورتوں میں غلطی کا امکان رہتا ہے اس لیے حنفی قاعدے کے دار لیے جانچ ضروری ہے۔

### ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ

جب ہر طائفہ کا حصہ معلوم ہو جائے تو ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ ہر طائفہ کے سهام کو اس کے عدد رؤوس پر تقسیم کر دیا جائے، حاصل تقسیم اس طائفہ کے فی فرد کا حصہ ہوگا، جیسا کہ گزشتہ مثالوں میں کیا گیا۔

صاحب سرائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے علاوہ متعدد جو ذیل طریقے بتائے ہیں:

پہلا طریقہ:

ہر طائفے کو اصل مسئلے سے (قبل از حج) جو کچھ ملا تھا اسے اس کے عدد رؤوس پر تقسیم کریں اور حاصل کو اس عدد مضروب سے ضرب دیں جس سے اصل مسئلہ اور حصوں کو ضرب دی گئی تھی (طائفہ کے عدد رؤوس پر تقسیم معلوم کیا گیا تھا)۔

دوسرا طریقہ:

اس عدد مضروب کو (جس سے اصل مسئلہ اور حصوں کو ضرب دی گئی تھی) طائفہ کے عدد رؤوس پر تقسیم کریں اور حاصل کو اس طائفہ کے (حج سے پہلے والے) حصے سے ضرب دیں۔

یہ دونوں طریقے ایک دوسرے کا عکس ہیں، دونوں میں مشترکہ بات یہ ہے کہ طائفہ کے عدد رؤوس کا تعلق تقسیم سے اور حصہ اور عدد مضروب کا تعلق ضرب سے ہے، البتہ تقسیم کو ضرب کی ترتیب میں ایک دوسرے کے عکس ہیں۔



لہذا اسی تاجین والی مثال<sup>۱۱</sup> میں زجر کے طائفہ کا عدد دو کس دو اور کم تین ہے تین کے اندر دو کا مثل "۲" اور اس کا نصف "۱" پایا جاتا ہے لہذا اس طائفے کے ہر فرد کو عدد مضروب "۲۱۰" کا مثل "۲۱۰" اور نصف "۱۰۵" دیں گے جو طائر "۳۱۵" بنتا ہے۔

بنت والے طائفے میں "عدد دو کس" "۱۰" اور سپام "۱۶" ہیں، "۱۶" کے اندر "۱۰" کا مثل "۱۰" اور تین فیس "۶" پایا جاتا ہے تو اس طائفے کے ہر فرد کو عدد مضروب کا مثل "۳۱۰" اور تین فیس یعنی "۱۳۶" دیں گے ایک فیس "۳" ہے  $۳ \times ۱۳۶ = ۴۰۸$  اس کا مجموعہ "۲۳۶" ہوگا جو اس طائفے کے ہر فرد کا حصہ ہوگا۔

جذو لے طائفے میں عدد دو کس "۶" اور کم "۴" ہے جو چھ کا مثل مانا ہے لہذا اس طائفے کے ہر فرد کو عدد مضروب "۲۱۰" کا مثل مان "۱۴۰" دیں گے (ایک مثل "۷۰" ہے  $۷۰ \times ۲ = ۱۴۰$ )۔

عم والے طائفے میں عدد دو کس "۷" اور کم ایک ہے، ایک سات کا صحیح یعنی ساتواں حصہ ہے تو ہر فرد کو عدد مضروب "۲۱۰" کا ساتواں حصہ دیں گے جو "۳۰" ہے۔

۱- نوں: "تاجین والی مثال میں" مثال کا طائر شروع کرنے سے پہلے عدد مضروب کا مثل نصف فیس وغیرہ جو تینوں اس مسئلے میں جمع ہیں، اخراج کر کے فلک رکھ لیں چاہئیں، چند نچے عدد مضروب "۲۱۰" کا مثل "۲۱۰" ہی ہے نصف "۱۰۵" ٹائٹ "۷۰" جہاں "۱۴۰" فیس "۴۲" تین فیس "۱۳۶" اور صحیح "۲۰" ہے۔

۲- تور: "بنت والے طائفے میں" اس مسئلے میں دو کس کی اصل ترتیب میں ہے: زجر، جدہ، بنت اور کم، لیکن مذکورہ عمل کیا استعارہ رکھنا چاہئے ازواج، بنت، جدہ اور کم، کیونکہ اس ترتیب کے مطابق پہلے دونوں میں عدد دو کس کم اور سو زیادہ ہیں، آخری دونوں میں عدد دو کس زیادہ اور سہار کم ہیں، لہذا یہ ترتیب تقریب الی الفہم کا مضروب ہے۔ "واللہ اعلم بالصواب"۔

## تقسیم ترکہ کا بیان \*

ترکہ تقسیم کرنے کے تین طریقے ہیں:

پہلا طریقہ:

اسے سرائی میں اختیار کیا گیا ہے۔ عمل اس کا یہ ہے کہ ہر وارث کے سهم کو ترکہ سے ضرب دی جائے اور حاصل کو مستند پر تقسیم کر دیوئے، جو جواب ہوگا وہ اس وارث کا حصہ ہے۔

اس طریقے میں یہ ہے کہ ترکہ کا تعلق بہت سے ضرب سے اور سسے کا تعلق بہت سے تقسیم سے ہوگا۔

دانش دے کہ سرائی میں یہاں تحصیل کی گئی ہے، وہ یہ کہ مسئلہ اور ترکہ کے درمیان نسبت دیکھی جائے، اگر توافقی ہو تو ہر وارث کے سهم کو ترکہ کے وقتی سے ضرب دیں اور مسئلہ کے وقتی پر تقسیم کر دیں، اگر جان ہو تو ہر وارث کے سهم کو کل ترکہ سے ضرب دیں اور حاصل کو کل مسئلہ پر تقسیم کریں۔

مثال توافقی بین المسألة و التركة:

مسئلہ ۶ عم ۹ و فز ۲ ترکہ ۱۲ دینار و فز ۴

نذخ	جند	۲۲	۱۲
۲	۱	۲	۱
۱۰۲۲ دینار	۱۰۲۲ دینار	۵۰۲۲ دینار	۱۰۲۲ دینار
(دینار و ثلث دینار)	(دینار و ثلث دینار)	(۵ دینار و ثلث دینار)	(دینار و ثلث دینار)

مثال جان بین المسألة و التركة:

مسئلہ ۶ ترکہ ۷ دینار

ب	۱	۲
۱	۱	۲
۱۰۱۶ دینار	۱۰۱۶ دینار	۴۶۶ دینار
(دینار و سدس دینار)	(دینار و سدس دینار)	(۴ دینار و ثلث دینار)

یہ قول تقسیم ترکہ بیان "فصل اور آئندہ دو فصلیں سرائی کی" فصل فی فسمہ التركات بین الورثة والعمہ کا خلاصہ ہے۔ اس میں پہلی فصل کو تحصیل فی فسمہ التركة خروابہ بین الورثة کہا جاسکتا ہے۔ تقسیم ترکہ کے بیان میں کتاب میں نفس بھی ہے، اور ایک گوشہ بھی، نفس جس طور پر کہ پہلے ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ بتلایا ہے، مگر ہر فرق کا نیز پہلے جان کا غم بیان کیا ہے مگر توافقی کا نگہ داری کے دونوں کے لیے مستحق الگ الگ طریقہ بیان کیا ہے، حالانکہ دونوں کا طریقہ ایک ہے جو اگلے بھی بیان ہو سکتا تھا۔ اس کی شرح نے غلط ترجمہ کیا ہے، میں جنہیں اپنے منہ پر دیکھ جاسکتا ہے۔



لیکن یہ نسبت دیکھنے کا نام تو افق کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں اصل عدد کی بجائے اس کے افق میں ضرب دینے سے بطور عام ہوتی ہے اور ضرب و تقسیم میں آسانی رہتی ہے، اگر نہ تو افق کی صورت میں بھی کل ترکہ سے ضرب دے کر کل مسئلہ پر تقسیم کریں تو نتیجہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا لہذا ہمیشہ اس اصول پر عمل کیا جاسکتا ہے کہ ایسے کل ترکہ سے ضرب دے کر حاصل کو کل مسئلہ پر تقسیم کیا جائے۔ ترکہ زیادہ ہونے کی صورت میں مسئلہ اور ترکہ کے درمیان نسبت معلوم کرنے میں جو دشواری ہوتی ہے اس کی جگہ پر عمل کر کے اس سے بچا ممکن ہے۔ اور وہی کئی مثالوں میں سے تو افق دانی مثال میں افق کی بجائے کل سے ضرب و تقسیم کرنے سے بھی دانی نتیجہ ۱۰۰ ہے جو افق کے ساتھ ضرب دینے سے حاصل ہوا تھا۔

دوسرا طریقہ ۱۱۱

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ترکہ کو مسئلہ پر تقسیم کیا جائے، حاصل کو حصے سے ضرب دی جائے۔

تیسرا طریقہ ۱۱۲

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ جس وارث کا حصہ معلوم کرنا مقصود ہو اس کے حصے کو ایسے پر تقسیم کیا جائے اور حاصل کو ترکہ سے ضرب دی جائے اور جواب آئے گا وہ اس وارث کا حصہ ہوگا۔ یہ طریقہ دوسرے طریقہ کا عکس ہے۔ زمین میں اگر وہی کئی افق کی مثال میں ایک ہزار روپے ترکہ فرض کر کے اسے تینوں طریقوں سے حل کیا جاتا ہے۔

مثال:

ترکہ = ۱۰۰۰/-

سہنہ ۱۱۱

زوج	جدا	۲ اخت	۱ خ
۲	۱	۴	۱
حل:			
پہلا طریقہ	:	(حصہ ترکہ پر مسئلہ)	
زوج	:	$1000 \div 2 = 500$	
جدا	:	$1000 \div 1 = 1000$	
۲ اخت	:	$1000 \div 4 = 250$	
۱ خ	:	$1000 \div 1 = 1000$	

۱- فوراً دوسرے طریقہ اور تیسرا طریقہ ایک دوسرے کا عکس ہیں، ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کے پہلے وہ طریقوں سے افق کے حصے ہیں۔



## دین محیط کا بیان

گرمیت پر قرضہ لگتا ہو کہ کسی ترکہ سے بھی پورا نہ ہو سکے، تو ہر قرض خواہ کو اس کے قرض کے تناسب سے ترکہ کا حصہ ملے گا۔ فریقہ ان کا یہ ہے کہ قرض خواہوں کو محض لہ و رش کے لکھیں، ان کے دین کو بحال نہ سمجھیں، پھر ان کی مقدار، یون کو جمع کر کے محض مسئلہ کے دائیں جانب اور ترکہ کا حصہ کو بائیں طرف پر محض لگ جائے گا اور ترکہ کے لکھیں۔

پھر اس باب میں ضرب اور تقسیم کا وہی حکم ہے کہ ترکہ کا تعلق ضرب سے اور مجموعہ الہ یون کا تعلق تقسیم سے ہوگا۔

گر مجموعہ الہ یون اور ترکہ کا حصہ میں نسبت توافقی ہو تو قرض کو ترکہ کے وقتی سے ضرب دیں اور یون کے وقتی پر تقسیم کریں۔

گر جین اور تکل ترکہ سے ضرب دیں اور کل الہ یون پر تقسیم کریں۔

گر مذاعل ہو تو ایک ہی صورت قسمی ہے کہ ترکہ دین میں داخل ہو یا ترکہ اقل اور دین اکثر ہو یا تکل دین اکثر دین میں داخل ہو (دین اقل ترکہ اکثر ہو یا تکل الہ یون سے زیادہ ہوگا اور یہ صورت دین محیط کی بحث سے خارج ہے تو جب ترکہ دین میں داخل ہو تو مجموعہ الہ یون کے وقتی پر تقسیم کریں گے ترکہ سے ضرب کی حاجت نہیں۔

پہلے مراجعہ کے اس قول پر قائم کیا گئی ہے: "وَأَمَّا مِ حِصَاةِ الْمَوْتِ مِلْءِ كُلِّ فَرْعٍ بِمِزْنَةِ مِصْبِ كُلِّ وَارِثٍ مَحْصُورٍ بِمِزْنَةِ الْمَصْحُوحِ" گو بفصل فی فسمۃ فترکۃ الفاصلة بین المزماء ہے۔

۱- قول: "پھر انہوں نے" یہے قرض کو دین محیط اور اپنے ترکہ کو "ترکہ کا حصہ" کہتے ہیں۔

۲- قول: "قرض کے تناسب سے" کیونکہ ترکہ کو دین یا ترکہ کو ترکہ کا حصہ کہنا یا سب کو ایک برابر دینا جب کہ قرض کی رقم مختلف ہو، دونوں صورتیں غلط ہیں۔

مثال داخل:

نزدیکاً سرحد ۱۸ روپے	داخل	مجموعہ دیون ۱۸ روپے
$\frac{12}{8}$	$\frac{4}{1.33}$	$\frac{2}{1.66}$

مثال تواقی:

نزدیکاً سرحد ۱۲ روپے	تواقی	دیون ۱۸ روپے
$\frac{12}{8}$	$\frac{4}{2.66}$	$\frac{2}{1.33}$

مثال بتایین:

نزدیکاً سرحد ۱۱ روپے	بتایین	دیون ۱۸ روپے
$\frac{12}{7.33}$	$\frac{4}{2.44}$	$\frac{2}{1.77}$

## کسور کا بیان

جاننا چاہئے کہ کسور بھی ترکہ میں ہوگی، کبھی مسئلہ میں "کسور بھی دونوں میں، تینوں کی وسط کا طریقہ لکھا

جاتا ہے۔

کسور ترکہ:

جب ترکہ میں کسور ہو تو چاہے اسے ورثہ پر تقسیم کرنا ہو یا خیراء پر مسئلہ ترکہ دونوں کسور کی جنس سے ميسرہ ترکہ کے باقی عمل ضرب و تقسیم مثل مسائل کیا جائے۔

ترکہ کی وسط کا طریقہ<sup>(۱)</sup> یہ ہے کہ عدد صحیح کو خراج میں ضرب دیں، اور وہ عمل میں شمار کنندہ کو جمع کریں جیسے

$$\frac{1}{2} \text{ کی وسط یوں ہوگی: } 2 \times 1 + 1 = 3$$

مسئلہ کی وسط اس طرح ہوگی کہ لفظ اسے ترکہ کے خراج سے ضرب دیں، حاصل میں کچھ بھی جمع نہ کریں۔

مثلاً ذکرہ فصل سراجی کے اس قول کی تفسیر ہے: "وان كان في التركة كسور ميسرہ وسط التركة والمساله كشيها

أي اعطيهما من جنس التركة ثم قدم فيه ميسرہ"

۱۔ قولہ "کبھی مسئلہ میں" مسئلہ میں کسور کی صورتوں میں ہو سکتی ہے۔

(۱) ترکہ کا ميسرہ اور ترکہ کی بیعت مجموعہ الدین سے مسئلہ نہ بن جائے اور ان مجموعہ میں کسور آجائے۔ (ترکہ کا ميسرہ ہو تو مسئلہ میں کبھی کسور نہیں آئے گی کیونکہ ان صورت میں مسئلہ اصرار سمجھتے ہیں)۔

(۲) غلطی کا مسئلہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے مطابق بنایا جائے اور اس میں غلطی کا قسم مسور فرمایا گیا جائے۔ اگر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول لیا جائے، جو راجح ہے تو مسئلہ میں کسور نہیں ہوتی، لہذا مسئلہ میں کسور صرف ایک ہی صورت رو جاتی ہے یعنی جب مجموعہ دیون میں کسور ہو، اس لیے کسور مسئلہ بنی جائے "کسور الدین" کا لفظ لکھا گیا۔ کتاب میں چونکہ صرف ترکہ کی کسور کا بیان ہے، بقید ميسرہ میں یہ نہیں بحث کے لیے بندہ کے ذرا اسناد کی کتاب "مستمل" اصرار اخص سے لی گئی ہیں، اس لیے کسور ترکہ کو پہلے بیان کیا گیا، ورنہ غلطی منطقی ترتیب کے اعتبار سے کسور الدین کا بیان پہلے ہونا چاہئے تھا۔

۲۔ قولہ "بعض کا ميسرہ" لفظ کا متعدد یہ ہوتا ہے کہ ہر کسور کے جتنے ٹکڑے تھے، عدد صحیح کے بھی اتنے ٹکڑے کر لیے جائیں، مثلاً ذکرہ مثال میں کسور ایک اور خراج رہا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر کسور کے ميسرہ ٹکڑے ہیں جن میں سے ایک ٹکڑا ميسرہ والدہ اہرام اور ميسرہ کے باقی ٹکڑے جائیں گے اور ميسرہ ۲ ہے تو ۸ ٹکڑے ہیں گئے ابھرا ہیں اس سبب ایک ٹکڑے کو جمع کر لیا جائے گا جو کل ۹ ٹکڑے ہو جائیں گے جو عذا هو المراد من قوله "اعطيهما من جنس التركة"۔

مثال توافیق:

ترک ۶ ۱/۲ بسوط ۲۷ افق ۹

بسوط ۲۴ افق ۸

$$\frac{22}{1.12}$$

$$\frac{2}{2.25}$$

$$\frac{2}{3.27}$$

مثال جان:

ترک ۱۲ ۱/۲ بسوط ۲۵

بسوط ۱۲

$$\frac{22}{2.18}$$

$$\frac{2}{2.17}$$

$$\frac{2}{2.25}$$

کسور الدین:

اگر دیون میں کسر ہو تو مجموعہ دیون و ترکہ کسری جنس سے بسوط کر کے افقی میں حسب سابق کیا جائے۔ دیون کا بسوط کے لیے عدد صحیح کا خرچ میں ضرب دے کر حاصل میں شائد کچھ کو بیچ کریں۔ ترکہ کی بسوط کے لیے فقط اسے دیون کے خرچ سے ضرب دیں۔ حاصل میں کسر کو بیچ نہ کریں۔

ترکہ ۵ صر ۱۰

دیون ۱۷ بسوط ۱۷

$$\frac{2050 - 2 \frac{1}{2}}{200}$$

$$\frac{5}{1.77}$$

$$\frac{2}{1.17}$$

کسور الدین والخر کر:

اگر دیون و ترکہ دونوں میں کسریوں کا خرچ ایک ہو یا ہوگا و ایک ایک؟ اگر ایک جیسے ہو تو ہر ایک کو ایک کسری جنس سے بسوط کر کے حسب سابق عمل کریں۔ اگر خرچ الگ الگ ہو تو دونوں کو ایک کسری جنس سے بسوط کر کے ہر ایک عدد بسوط کو دوسرے کے خرچ سے ضرب دیں جائے۔ بعد ازاں حسب سابق عمل کیا جائے۔

ترکہ ۵ صر ۱۰

(خرچ ایک جیسے)

دیون ۱۷ ۱/۲ بسوط ۱۵

$$\frac{2050 - 2 \frac{1}{2}}{1.82}$$

$$\frac{2}{2.2}$$

$$\frac{2}{1.67}$$

ترکہ ۵ صر ۱۰ ۱/۲ بسوط ۲۷

(خرچ ایک الگ)

دیون ۱۷ ۱/۲ بسوط ۲۸

$$\frac{2050 - 2 \frac{1}{2}}{1.12}$$

$$\frac{2}{1.68}$$

$$\frac{2}{1.68}$$

## تخارج کا بیان

کوئی وارث دوسرے ورثہ کی رضامندی سے اس شرط پر اپنا حق وراثت چھوڑ دے کہ اس کو ترکہ میں سے کوئی نامی چیز دے دی جائے تو اسے تخارج کہتے ہیں۔

اس صورت میں تقسیم ترکہ کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ترکہ ورثہ کو مثال کر کے منسلک بنایا جائے <sup>(۱)</sup> پھر جو وارث صلح کر کے الگ ہو گیا ہے اس کے بچے صلح ۲/۳ میں بھیج کر اس کے حصے کو کل مسئلے سے تقریبی کر کے باقی سے منسلک بنایا جائے۔ مثال خاندان اپنے سرنے ولی چوکی کا حق سرزند یا تھا تو اس نے اس کے بچے کو اپنا حصہ وراثت چوکی کے ترکہ سے اس کو صلحاً چھوڑ دیا۔

مسئلہ ۶-۲ = مسئلہ ۲

زوج	م	عم
۳	۲	۱
حصہ		
یا نسبت کے کسی بیٹے نے ایک بدو قیاسواری نے لی اور باقی ترکہ میں سے اپنا حصہ چھوڑ دیا۔		
مسئلہ ۸-۷ = مسئلہ ۲۵		

زوجہ	ابن	ابن	ابن
۱	۷	۷	۷
۵			
مسئلہ ۷-۷ = مسئلہ ۲۵			

۱۔ قول: "پیسے تمام ورثہ کو مثال کر کے منسلک بنایا جائے" اگر نصاریٰ کو شروع سے خارج کر دیا جائے تو بعض صورتوں میں غرضاء و عساکر ان زم آئے گا ان کا حصہ ہے، جیسے مکہ مثال میں زوج و شروع سے ہی خارج کر دیں تو ہم کو باقی میں سے ایک ہم اور ہر کو بقیہ و سہیلیں کے تمام کوٹھ گلی کی بجائے ٹکٹ ہائی لکھا جہ تصالفا ہے۔

(کنذ فی دقتصار علی الدر السعفی: ۱/۱۱۱ مطبع مسجد انکراشم)

مثلاً

مسئلہ ۳

م	عم
۱	۲

تاکہ کتاب میں تخارج کی روشنائی اس لیے دی گئی ہیں کہ پہلی میں "مصارغ عمر" دین ہے اور دوسری میں

## باب مقاسمۃ الجہد

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے مطابق، جو عقلی پر قول ہے، جد کے ہوتے ہوئے کل اخوة و اخوات مجرب ہوتے ہیں کماثر۔

سائنسین رحمہم اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق، جو غیر عقلی پر قول ہے، جد کی موجودگی سے اخوة و اخوات خلیفہ ماقط ہوتے ہیں، یعنی اور علی نہیں۔ ان کے قول کے مطابق جد کے ہوتے ہوئے اخوة و اخوات معنی عقل میں تقسیم کا ایک طرح ہے، جسے مقاسمۃ الجہد کہتے ہیں۔

حاصل اس کا یہ ہے کہ جد کے ساتھ اخوة و اخوات کے علاوہ دیگر قوی و اقویٰ ہوں گے یا نہیں؟ اگر جد کے ساتھ اخوة و اخوات کے علاوہ اور قوی فرض نہ ہو تو جد کے لیے مقاسمۃ سارہ مانگنی نہیں سے افضل الامرین<sup>(۱)</sup> ہے۔

ان دونوں میں دو کام کرنے ہوتے ہیں۔ مسئلہ بتانا اور تقسیم کرنا، دونوں کا طریقہ الگ الگ اور قیاس سے بہت کر ہے۔

المقاسمۃ میں جد کو بھائی فرض کر کے مسئلہ بنایا جاتا ہے، گویا کہ یہ سب طاقتہ اخوة و اخوات ہیں۔ پھر تقسیم اس طور پر ہوتی ہے کہ جد کو بھائی والا حصہ، اخوة و اخوات عینہ و مستقار فرض و حصہ<sup>(۲)</sup> اور اگر کچھ بچ جائے تو

۱- قول - افضل الامرین ہے۔ "وذلك لانه يشبه الاب من جهة، ويشبه الاخ من جهة أخرى، فوفقنا عليه حقه من الشبهين، فمسلما، كالأب في حجب الإخوة لأنهم وكالأخ في تسعة تسع مرات ما دلت المقاسمۃ حوا لہ، ولذا لم تكن غير أنه لم يخطئه نكت الفصل لأن مع الأولاد يرث التسع تسع الإخوة بخلاف ذلك؟"

پھر افضل الامرین اس وقت ہے جب دونوں میں سے کوئی ایک افضل ہو، اگر دونوں برابر ہوں تو جہاں جد سے دیں۔ عینہ اگر جد کے ساتھ ایک اشاعتی ہو تو مستقر افضل ہوتا ہے، مگر وہ ہوں تو مقاسمۃ اور ٹکٹ برابر ہوتے ہیں، مگر نہیں ہوں تو ٹکٹ مقاسمۃ سے افضل ہوتا ہے، اسی طرح اگر جد کے ساتھ دو اشاعتی ہوں تو مقاسمۃ افضل ہوتا ہے، مگر چار ہوں تو مقاسمۃ اور ٹکٹ دونوں برابر ہوتے ہیں، مگر چھ ہوں تو ٹکٹ مقاسمۃ سے افضل ہوتا ہے، مفہوم و تفصیل۔

۲- قولہ - مستقار فرض، حصہ یعنی فرض کی بجائے مستقار فرض اس لیے کہا کہ اشاعت عقلی و عقلی کو مکمل فرض دینا ضروری نہیں، اگر اس کے لیے مکمل فرض دیا جائے تو فیہا اگر اس کے فرض سے کم کیا جائے تو چھوٹی دی و سب دیں گے فرض مکمل کرنے کے لیے کوئی نہیں کریں گے سو سبائی مفصل۔





## المقاسمۃ خیر من الثلث:

مسئلہ ۵ نمبر ۱۰۔ ۲۰۔

المقاسمۃ خیر

مرد	امعت	۲	۱	۱	۱
$\frac{2}{5}$	$\frac{5}{10}$	$\frac{2}{6}$	$\frac{1}{2}$	۱	۱
$\frac{2}{8}$					

اس مثال میں حدودِ اخت کی طرح ہے گویا کہ در کل باقی اخوات ہیں، مسئلہ پانچ سے بنا۔ اس سے چار کو دو بیس کے بکس کا نصف اخت یعنی کوٹے کا دوہرا عائی ہے، اس میں کسر ہے، لہذا اخت یعنی کے حصے "نصف" کے کخرج دو کو چھ کے سم، باقی تین اور مسئلہ پانچ کے ساتھ ضرب دیں گے تو مسئلہ اس ہو گیا۔ اس سے چار کو دو اخت کے حصے کے برابر یعنی چار، یہ گئے دراخت یعنی کوٹے کا نصف پانچ دیں گے، اب معاملات کے لیے آپٹ کیا گیا، دو دراخت علیہ کو دیں گے، ایک کی دو پر تقسیم بھی نہیں ہے، اس لیے نا کے عدد کو اس دو کو درشت کے مقام اور مسئلے سے ضرب دیں گے تو مسئلہ میں ہو جائے گا۔ اس سے چار کو آٹھ حصے، اخت یعنی نوویں حصے اور دو اخت علیہ کو ایک ایک حصہ دیں گے۔

مثلاً:

مسئلہ ۲ نمبر ۱۰۔ ۱۲۔

مرد	۲	۱	۱	۱	۱
$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{6}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$	۱	۱
$\frac{1}{4}$					

اس صورت میں کل مسئلہ تین سے بنا کر چار کو اس کا ثلث یعنی ایک دیا جائے گا، بکس کا نصف یعنی ڈیڑھ دراخت یعنی کوٹے کا دو دیا جائے گا۔ یہ جا کسر نہیں لگتا، اس لیے نصف کے کخرج دو کو چھ کے سم، باقی دو اور مسئلہ میں کے ساتھ ضرب دیں گے تو مسئلہ چھ سے ہو گیا، اس سے چار کو ثلث یعنی دو اور اخت یعنی کوٹے کا نصف یعنی تین اور باقی چار ہو ایک دراخت علیہ کو دیں گے۔ ان میں تقسیم بھی نہیں ہو سکتی، اس لیے بھی کرنے سے مسئلہ روٹے ہو گیا۔ اس سے چار کا ثلث چار، اخت یعنی نو نصف چار اور باقی یعنی دو دراخت علیہ کو ایک ایک کر کے دیں گے۔

مذکورہ بالا دو مثالوں میں ظاہر ہے کہ چھ کے لیے ہیں سے آٹھ افضل ہے، بہرست چار کے بارے سے لہذا تقاسمہ چھ کے لیے افضل اور۔

## الثالث خیر من المقاسمۃ:

مسئلہ ۱		(المقاسمۃ)	
حد	۱	۱	۱
۱	۱	۱	۱
مسئلہ ۲		(الثالث خیر)	
حد	۱	۱	۱
۱	۱	۱	۱

اگر چہ دارا خود اخوات کے ساتھ دوسرے ذی فرض بھی موجود ہوں تو جد کو القاسمہ ٹکٹ باقی اور سہر کل تینوں میں سے جو افضل ہو دیں گے۔

ان تینوں میں بھی دو کام کرنے ہوتے ہیں مسئلہ ۱۱۵۰ تعین کرے۔

مسئلہ ۱۱۵۱ تینوں میں ذی الفروض کے سہم سے بنے گا، البتہ نصیب کا طریقہ تینوں میں الگ الگ ہے۔

القاسمہ میں ذی الفروض کو ان کا فرض دے کر جو باقی بچے اس میں سے جد کو بھائی کی حیثیت سے حصہ

دے گا، عینیہ وغیرہ کا حال حسب سابق ہے۔

ٹکٹ باقی میں ذی الفروض کو ان کا سہم دیکر جو باقی بچے اس کا ٹکٹ جد کو دیا جائے گا، بقیہ کا حال

معلوم ہے۔

سہر میں جد کو سہر دے گا<sup>(۱)</sup> باقی دولہا کا حال معلوم ہے۔

۱- قولہ "جد کو سہر دے گا" جد کا سہم کسی حال میں سہر سے کم نہ ہوگا۔ کما یائی فی صورة المقاسمۃ فی

المسئله لا تدریہ، وقد فی کتاب النیر، لعبد الصمد بن محمد الکاتب، "وإذا کان معہم

أصحاب فروض، خیر الحد بین ثلاثة أمور: ۱- علی أن قال: ۲- فلو سبب جميع المال، ولا یفرق

بعض المسبب بحد، وإذا لم یبق بعد سهام فروض غیر المسبب أعطیہ الحد، ویسقط الإحوة

إلا فی المسألة، لا تدریہ" (ص ۷۱۲، من مطبوعات الطائفة الإسلامیة بالمدينة المنورة)



ثلث الباقی خیر من المقامۃ والحدس:

مسئلہ ۶۔ ۴۲۔ المقامۃ					
حدس	حدس	حدس	حدس	حدس	حدس
$\frac{1}{3}$	۱۰	$\frac{5}{30}$	۱۰	۱۰	۱۰
مسئلہ ۷۔ ۱۸۔ ثلث الباقی خیر					
حدس	حدس	حدس	حدس	حدس	حدس
$\frac{1}{3}$	۵	$\frac{5}{15}$	۴	۶	۲

مسئلہ ذی فرض (جدہ) کے فرض کے فرض چھ سے بنا، لہذا چھ سے ایک جدہ کو طہر باقی پانچ کا ٹکٹ کچھ نہیں ملے گا اس لیے ٹکٹ باقی کے فرض تین سے تمام درجہ کے ہم اور مسئلہ کو ضرب دینے سے مسئلہ انفرادی سے ہو گیا اس سے ذی فرض جدہ کو حدس (تین) اڑے کر باقی جدہ کا ٹکٹ پانچ (جدہ) کو دے دیا گیا، باقی دس میں سے بقاعدہ "ثلث ذکر مثل خط الأشیر" چارہ ہزار اسی یعنی درود حصے تحت چھینے دے دیے گئے۔

مسئلہ ۷۔ ۳۰۔ الحدس					
حدس	حدس	حدس	حدس	حدس	حدس
$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{5}$	$\frac{4}{20}$	۸	۸	۴

ظاہر ہے کہ جدہ کے لیے انفرادی سے پانچ افضل ہیں بسبب دس کے یا بیس سے دو پانچ کے تین سے، لہذا جدہ کے حق میں ثلث الباقی بقیہ دونوں سے افضل سمجھا۔

الحدس خیر من المقامۃ وثلث الباقی:

مسئلہ ۷۔ ۱۸۔ المقامۃ					
حدس	حدس	حدس	حدس	حدس	حدس
$\frac{1}{3}$	$\frac{2}{9}$	$\frac{2}{6}$	۲	۲	۲
مسئلہ ۷۔ ۱۸۔ ثلث الباقی					
حدس	حدس	حدس	حدس	حدس	حدس
$\frac{1}{3}$	$\frac{2}{6}$	$\frac{2}{6}$	۲	۲	۲

مسئلہ ۶۔ ۱۲۔				
میر	حد	بنت	حد	الحدود غیر
۱	۲	۱	۱	۱
۱	۲	۱	۱	۱

ظاہر ہے کہ حد کے لیے بارہ دراصل ہیں مہیضہ انکار دے دو کے، لہذا حد کے حق میں حدی  
نفل ۱۱۱ جہذا صاحبین رحمہ اللہ کے مذہب کے مطابق اسی صورت پر عمل کیا جائے گا۔

☆ ☆ ☆

یہاں پر باب عقائد اجماعہ ہو گیا۔ اے صاحب سرائی ہے، درپے تمنا مسائل لانے ہیں جن سے  
جمہور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مسلک کی تائید مقصود ہے۔ یہاں مسئلہ اس سوال پر مبنی ہے کہ حد کے ہوتے  
بلوئے اخت مثنیٰ و ثنیٰ محبوب نہیں ہوتی، مگر اس مسئلہ میں محبوب مہوری ہیں:

روح بنت ام حد اخت غافل  
 اس کا جواب یہ دیا گیا کہ اس کے جب کی ذمہ داری بنت پر ہے، اگر وہ جوانی کی وجہ سے عصبہ ہے، اگر  
 حد پر۔ اس پر سوال ہوا کہ ایک مسورت میں بنت نہیں مگر مثنیٰ و ثنیٰ محبوب اور یہ ہے، ویسے مسئلہ محدود ہے،  
 اس میں بھی نہ مستند راہدہ دے رہے ہیں، صرف بنت ان کی مثنیٰ و ثنیٰ ہے۔

روح	لم	حد	اخت غافل
<p>اس اعتراض سے بچنے کے لیے اخت مثنیٰ کو سمجھ دے دیا جائے گا۔ مگر جب اس کا ذکر سے زیادہ ہو جائے گا تو کسی کے کم کو حد کے کم کے ساتھ قلمزد کر کے لانا کمر سن خط لائنیں کے قاعدے سے تسلیم کر دیا جائے گا۔ مگر تیسرا سوال ہو گا جس سے کوئی بچھڑ نہیں، ”یہ کہ اگر اسی مسئلے میں اخت مثنیٰ کی جگہ مثنیٰ ہو تو وہ محبوب ہوتا ہے ورنہ سے حب سے چھٹنے کے لیے فرض بھی نہیں دیا جا سکتا، کیونکہ وہ عصبہ ہے۔</p>			

## مقام کی بحث میں اختیاری کا حصہ

۱۔ اختیاری کا حصہ اور یہ کہ اس میں سے کتنی حصہ واجب ہے اور کتنی حصہ مباح ہے۔  
اختیاری کا حصہ واجب ہے اور یہ کہ اس میں سے کتنی حصہ واجب ہے اور کتنی حصہ مباح ہے۔

اختیاری کا حصہ واجب ہے اور یہ کہ اس میں سے کتنی حصہ واجب ہے اور کتنی حصہ مباح ہے۔  
اختیاری کا حصہ واجب ہے اور یہ کہ اس میں سے کتنی حصہ واجب ہے اور کتنی حصہ مباح ہے۔

۱۔ اختیاری کا حصہ واجب ہے اور یہ کہ اس میں سے کتنی حصہ واجب ہے اور کتنی حصہ مباح ہے۔  
اختیاری کا حصہ واجب ہے اور یہ کہ اس میں سے کتنی حصہ واجب ہے اور کتنی حصہ مباح ہے۔

۲۔ اختیاری کا حصہ واجب ہے اور یہ کہ اس میں سے کتنی حصہ واجب ہے اور کتنی حصہ مباح ہے۔  
اختیاری کا حصہ واجب ہے اور یہ کہ اس میں سے کتنی حصہ واجب ہے اور کتنی حصہ مباح ہے۔

اختیاری

اختیاری

اختیاری

اختیاری

اختیاری

اختیاری کا حصہ واجب ہے اور یہ کہ اس میں سے کتنی حصہ واجب ہے اور کتنی حصہ مباح ہے۔  
اختیاری کا حصہ واجب ہے اور یہ کہ اس میں سے کتنی حصہ واجب ہے اور کتنی حصہ مباح ہے۔

اختیاری کا حصہ واجب ہے اور یہ کہ اس میں سے کتنی حصہ واجب ہے اور کتنی حصہ مباح ہے۔  
اختیاری کا حصہ واجب ہے اور یہ کہ اس میں سے کتنی حصہ واجب ہے اور کتنی حصہ مباح ہے۔

اختیاری کا حصہ واجب ہے اور یہ کہ اس میں سے کتنی حصہ واجب ہے اور کتنی حصہ مباح ہے۔  
اختیاری کا حصہ واجب ہے اور یہ کہ اس میں سے کتنی حصہ واجب ہے اور کتنی حصہ مباح ہے۔







احتیاجی کو دے دیے جائیں گے۔

مسئله 7 - 18				ثالث الثاني
نوع ٢ ٩	ام ٦ ٦	حد ١	<div style="border: 1px solid black; padding: 5px;">الباقي <math>\frac{1}{2}</math></div>	اخ ع ٢
مسئله 7				السلسل (١)
نوع ٣	ام ٧	حد ١		اخرت ع

تاکہ: مطلقہ کدو یہ میں اوست یعنی ک مفتح الوشت میں تھو ملی یا بد میں اضافہ کرو یا جائے تو نہ عمل ہو گا تاکہ کدو چھ

صفتِ انوارت میں تہذیبی کا مطلب یہ ہے کہ اداست یعنی کی یکساں یعنی ہو، اس صورت میں ہر کے لیے  
سوں اخلل ہے اور انوار یعنی محبوب ہے اور اس کو محبوب سے پہچانے کی کوئی صورت نہیں، کیونکہ ہر کی ہر کی ہر کسی  
صورت میں نہیں ہو سکتا۔

مسألة ١٧	المقاسة	(المسألة الإكدرية)
نوع $\frac{2}{3}$	م $\frac{1}{2}$	حد $\frac{1}{2}$
مسألة ١٨		ثلاث ثباتي
نوع $\frac{2}{3}$	م $\frac{1}{2}$	حد $\frac{1}{2}$
مسألة ١٩		المدى عشر
نوع $\frac{2}{3}$	م $\frac{1}{2}$	حد $\frac{1}{2}$

- [illegible]

اس صورت میں بھی باقی ماندہ ایک کو بعد دو ماہ یعنی پندرہ مئی میں اپنی کیا دیکھ کر پھر بعد کا حصہ سوس سے بھی کم ہو جائے گا۔ لہذا جدید نوٹ یہ ہے کہ اگرچہ مئی کو محرم کر دیا گیا۔

تو دیکھنا اضافہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک اگست یعنی کئی جگہ متعدد اگست مئی ہوں۔ جب یہ دیکھا ہوں کہ تو اگست کی بجائے سوس ملے گا اور اگست یعنی اپنی عدد کے لیے ایک ہی جائے گا، لہذا محمول کی ضرورت نہ پڑے گی۔ اس صورت میں جو کہ حق میں القیاس اور جس میں وہ توں برابر ہیں اور ٹکٹ اپنی ہن دو سو سے کم ہے لہذا ان دونوں میں سے کسی پر بھی عمل نہ کیا جاسکتا ہے۔

مثلاً ۶ حصہ ۲۰					
درج	م	جدد	۱۲	احتیاج	احتیاج
۲	۱	۲	۸	۲	۲
۱۲	۱				
مثلاً ۱۸ حصہ ۲۰					
درج	م	جدد	۱۲	احتیاج	احتیاج
۲	۱	۲	۸	۲	۲
۱۲	۱				
مثلاً ۱۲ حصہ ۲۰					
درج	م	جدد	۱۲	احتیاج	احتیاج
۲	۱	۲	۸	۲	۲
۱۲	۱				

## باب المناصبۃ

ترک کی تقسیم سے قبل اگر کسی وارث کا انتقال ہو جائے تو اس کے حصے کو اس کے درو کی طرف منتقل کرنے کو حاق کہتے ہیں<sup>(۱)</sup>۔

مناخ میں دو کام کرنے ہوتے ہیں: مسئلہ ۱۰۰ ضرب دینا<sup>(۲)</sup>۔

مسئلہ ۱۰۱ دینے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر میت کا قطع نظر عن الغیر، ایک ایک مسئلہ وغیرہ دیا جائے<sup>(۳)</sup> (وغیرہ سے مراد اول درو اور دوسری ہے)۔

غیرتہ<sup>(۴)</sup> دینے کا طریقہ یہ ہے کہ میت دانی کے مسئلہ اور اس کے باقی الیہ میں نسبت دیکھی جائے، اگر تمام ہو تو ضرب کی حاجت نہیں، اگر بغیر تھی نسبتوں میں سے کوئی اور تو ضرب کا کلیہ یہ ہے کہ: مسئلہ کی ضرب ہمیشہ با فرق (یعنی میت اول کے مسئلہ اور تمام زکوٰۃ و درو کے مہام اسے ہوگی اور باقی الیہ کو ہمیشہ تحت اور اس کے مہام اسے ضرب دی جائے گی۔ ۳۳ بجے کی رو سے اگر مسئلہ اور باقی الیہ میں نسبت تو افقی ہو تو مسئلہ کے

۱۔ قول: "مناخ کہتے ہیں" مناخ میں میت دانی کو میت اول سے ملنے والے ترک کی تقسیم ہوتی ہے، میت دانی کے اپنے ذیلی وارثوں کے لیے ایک سے مسئلہ دیا جائے گا، نیز واضح ہو کہ مناخ انفرادی و آسانی کے ہے، ہوتا ہے اور نہ ہر میت کا ایک ایک مسئلہ دیکر ان کا پانچواں ترک اور دوسری میت سے ملنے والا حصہ دیکر ان کی تقسیم کیا جائے تو دوسری ملے گی۔

۲۔ قول: "ضرب دینا" مناخ کا ایک طریقہ ایسا بھی ہے جس میں ضرب دینے کی ضرورت نہیں پڑتی، صرف مسئلہ دینے اور ترک تقسیم کرنے سے قصور حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ طریقہ آسان، مختصر اور مفید ہے، اس کی تکمیل اس باب کے آخر میں قاعدہ کے عنوان کے تحت آ رہی ہے۔

۳۔ قول: "مسئلہ وغیرہ دینا" مناخ میں مسئلہ دینے وقت ہر وارث کا نام اور میت سے اس کا رشتہ لکھنا ضروری ہے، البتہ ایسا میں صرف نام لکھے جاتے ہیں، کیونکہ ان کے درو میں میتوں کے ایک ایک حصے ہوتے ہیں، جن کا منہا حصہ ہوتا ہے۔

۴۔ قول: "ضرب دینے" ضرب کا عمل شروع کرنے سے پہلے یہ میت اوپر جہاں زکوٰۃ وارث کی نقل شدہ تھی، وہاں اس پر قری کی علامت (۱) لکھ دیں، ورنہ قطعی کا ختم اندیشہ ہے۔

۵۔ قول: "باقی الیہ" میت دانی کو میت اول سے جو حصہ ملتا ہے اسے "باقی الیہ" کہتے ہیں، یہ "مد" کی علامت کے ساتھ باقیوں کو بے نسبت کے نام کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔



## توافیق:

آخر نسبت توافیقی ہو تو مائی الید کے وقتی کو میت مائی کے ورثہ کے حصص سے ضرب کریں اور مسئلہ کے وقتی کو میت اول کے حصص سے ورثہ کے حصص سے ضرب کریں۔

مسئلہ ۲۲۔ ۱۲۰			
میت	ام	ام	ام
ساجدہ	حاندہ	حاندہ	حاندہ
$\frac{2}{10}$	$\frac{4}{20}$	$\frac{5}{50}$	$\frac{11}{110}$
مستطابہ ۳۰	نوفی	نوفی	میت ۱۲۰ و نفی
میت	ام	ام	ام
حاندہ	ساجدہ	ساجدہ	ساجدہ
$\frac{1}{10}$	$\frac{1}{50}$	$\frac{1}{11}$	$\frac{1}{110}$
نصف ۱۲۰	نصف ۱۲۰	نصف ۱۲۰	نصف ۱۲۰
ساجدہ	حاندہ	حاندہ	حاندہ
$\frac{1}{10}$	$\frac{1}{50}$	$\frac{1}{11}$	$\frac{1}{110}$
ساجدہ	حاندہ	حاندہ	حاندہ
$\frac{1}{10}$	$\frac{1}{50}$	$\frac{1}{11}$	$\frac{1}{110}$
ساجدہ	حاندہ	حاندہ	حاندہ
$\frac{1}{10}$	$\frac{1}{50}$	$\frac{1}{11}$	$\frac{1}{110}$

الطریقہ

میت مائی سے کہ میت اول سے میت ۱۲۰ کو نصف (۱۲) مستطابہ ملتا اسلئے میت مائی سے اس کے ورثہ کو بھی نصف (۶۰) ملتا ہے جیسا کہ اس کے ورثہ کے حصص کے نتیجہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔

$$60 = 10 + 16 + 16 + 10$$

میت اول:

میت مائی اور مائی الید سے میت مائی کی ورثہ جو اکثر ہو صرف اس پر ضرب کا قانون جاری کریں۔ مائی الید اکثر ہو تو اس کے وقتی کو میت مائی کے ورثہ کے حصص سے ضرب دی جائے۔ میت میت مائی کو میت اول کے مسئلہ اور اس کے ورثہ کے سهام سے ضرب کی حاجت نہیں۔ اگر مسئلہ اکثر ہو تو اس کے وقتی کو میت اول کے مسئلہ اور اس کے ورثہ کے سهام سے ضرب دی جائے۔ مائی الید اور میت مائی کے سهام سے ضرب دیے کی حاجت نہیں۔

- ۱- قواعد: میت مائی کے ورثہ سے میت مائی کے ورثہ کے عام معلوم ہوں گے۔
- ۲- قری: مسئلہ مائی کو میت مائی کے وقتی ورثہ میت اول کے سهام سے ضرب دیے سے اس کے عام معلوم ہوتے ہیں اور میت اول کے مسئلہ کے ساتھ ضرب سے مسئلہ اسلئے معلوم ہوتا ہے (تجلیل السرائر ص ۱۶۹)

تداخل، ماني اليد اكثر:

مسئلة ١٢ ص ٤٨

تدريج بكر ٣ ٢٢	بنت رقبه ٧	بنت عائده ٧	$\frac{7}{28}$	ابن عائده ٢٤	اب عمر ٢ ٨
مسئله ٤	تداخل			بكر ص ١٢ وفق ٣	

بنت رقبه $\frac{1}{2}$	بنت عائده $\frac{1}{3}$	ابن عائده $\frac{2}{6}$
المبلغ ٤٨		

رقبه ١٠	عائده ١٠	عائده ٢٠	عمر ٨
تداخل، المسئلة اكثر:			

مسئله ١٢ ص ٤٨ — ١٦ — ١٢٨	٦
<div> بكر  <math>\frac{1}{4}</math>  ٤ </div>	بنت عائده $\frac{2}{12}$ ٦٢
مسئله ٢ ص ٨ — ٢٢ وفق ٨	بكر ص ٤

زوجه عائده $\frac{1}{4}$	بنت عائده $\frac{2}{12}$	بنت الابن رقبه $\frac{1}{4}$
المبلغ ١٢٨		
عائده ١٢	رقبه ٢٦	عائده ٤







مسئله ٢٨٨	ثانی	عظیمہ
$\frac{1}{18}$	$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{4}$
عبدالرحمن	عبدالرحمن	عبدالرحمن
١٨	١٨	١٨

الحکم	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن
٨	١٦	٨	١٢	٢٤	٢٤	١٨	٩

فائدہ:

مذاہب کے حل کا ایک طریقہ ایسا بھی ہے جس میں صرف مسئلہ دیا جاتا ہے، ضرب دینے کی حاجت نہیں رہتی، یہ بہت آسان ہے اور اس کی خصوصیت یہ ہے کہ ہمیں کسی بھی ہولناکی پہلے مسئلہ کے بعد اسے آگے نہیں بڑھتی۔ حاصل ایسا لگتا ہے کہ جب ہر میرٹ کا مسئلہ دیا جائے تو ترکہ معلوم کر کے، اور اگر ترکہ معلوم ہو تو ۱۰۰ روپے ترکہ فرض کر کے تقسیم کر لیا جائے، بہت آسان اور جوڑنے والی کا مافی الید ہے، اب اس کے ورثہ پر تقسیم کر دیا جائے، وطنی حد الفیاس ہر میرٹ کو ملنے والی رقم اس کے مافی الید کے طور پر اس کے ورثہ پر تقسیم کر دی جائے۔ آخر میں ہر وارث کو ملنے والے سهام جمع کر کے اسے دے دیے جائیں، نتیجہ بیسہ کتاب و لے طریقے کے مطابق آئے گا، جیسے:

مسئلہ ٢٨٨	سلیب	ترکہ ۱۰۰ روپے
$\frac{1}{18}$	$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{4}$
عبدالرحمن	عبدالرحمن	عبدالرحمن
١٨	١٨	١٨
مسئلہ ٢٨٩		
$\frac{1}{18}$	$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{4}$
عبدالرحمن	عبدالرحمن	عبدالرحمن
١٨	١٨	١٨



کریهه مد ۱۷۰۵۰

مسئله ۱۲ مد ۳۶

پشت (رضیه)	ام (شکر)	پشت (رضیه)	ام (شکر)	پشت (رضیه)	ام (شکر)
$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$
۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰

رجیه مد ۱۷۰۵۰

مسئله ۱۲ مد ۳۶

پشت (رضیه)	ام (شکر)	پشت (رضیه)	ام (شکر)	پشت (رضیه)	ام (شکر)
$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$
۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰

ساخته مد ۳۶۰

مسئله ۱۲ مد ۳۶

پشت (رضیه)	ام (شکر)	پشت (رضیه)	ام (شکر)	پشت (رضیه)	ام (شکر)
$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$
۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰

راشده مد ۳۷۹۱

مسئله ۱۲ مد ۳۶

پشت (رضیه)	ام (شکر)	پشت (رضیه)	ام (شکر)	پشت (رضیه)	ام (شکر)
$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$
۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰

راشده مد ۸۰۷۵

مسئله ۱۲ مد ۳۶

پشت (رضیه)	ام (شکر)	پشت (رضیه)	ام (شکر)	پشت (رضیه)	ام (شکر)
$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$
۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰

مریم مد ۲۸۰۶۰

مسئله ۱۲ مد ۳۶

پشت (رضیه)	ام (شکر)	پشت (رضیه)	ام (شکر)	پشت (رضیه)	ام (شکر)
$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$
۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰

رک ۱۰۰ رزق

مسئله ۱۲ مد ۳۶

پشت (رضیه)	ام (شکر)	پشت (رضیه)	ام (شکر)	پشت (رضیه)	ام (شکر)
$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$	$\frac{۷}{۳۶}$
۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰

نم فرج الثاني بحمد الله تعالى ونوفقه.

## باب مختار ج الفروض

اعلم أن الفروض المذكورة في كتاب الله تعالى نوعان:

الأول: النصف والرابع، والثمن؛

الثاني: الثلث، والنصف، والثلث على النصف والنصف.

فإنما سمى في أمثال من هذه الفروض أحداً أو ثلثاً، مخرج كل فرض شيء إلا النصف

وهو من الشيء كالربع من أربعة، والثمن من ثمانية، والثلث من ثلثة.

وإذا جاء منى أو ثلث وهما من نوع واحد، فكل واحد يكون مخرج الجزء فذلك العدد

أصله يكون مخرجاً تضعف ذلك المخرج وتضعف ضيقه، كالسنة في مخرج للسنة ولضيقه

وتضعف ضيقه.

وإذا اعتطف النصف من الأول بكل الثاني أو بعضه، فهو من ستة.

وإذا اعتطف الربع بكل الثاني أو بعضه، فهو من اثني عشر.

وإذا اعتطف الثمن بكل الثاني أو بعضه، فهو من أربعة وعشرين.

## باب العول

[تعريف:]

لعول: أن يزداد على المخرج شيء من أجزاءه إذا ضاق من فرض.

[قاعدة العول:]

اعلم أن مجموع المخرج سبعة [إلا استفراء]: أربعة منها لا تعول وهي: الاثنان، والثلثة،

والأربعة، والنسابة؛ وثلاثة منها قد تعول:

أما الستة فإنها تعول إلى عشرة وثراً وشغراً.

وأما اثنا عشر فهي تعول إلى سبعة عشر وثراً لا شغراً.

وأما أربعة وعشرون فإنها تعول إلى سبعة وعشرين عولاً واحداً، كمن في المسألة المنبرية،

وهي: امرأة وستان وأربعون.

ولا يزداد على هذا إلا عند ابن مسعود رضي الله تعالى عنه، فإن عند تعول إلى أحد وثلاثين.

## فصل

### في معرفة التماثل والتداخل والتوافق والتباين بين العددين

تماثل العددين: كون أحدهما مساوياً للآخر.

وتداخل العددين: المختلفين.

١ - أن يقد أحدهما الأكثرى يفنيه.

٢ - أو نقول: هو أن يكون أكثر العددين مقسماً على الأقل خمسة صحيحة.

٣ - أو نقول: هو أن يزيد على الأقل مثله أو يماثله فيساوى الأكثر.

٤ - أو نقول: هو أن يكون الأقل جزءاً لأكثر، مثل: ثلاثة وتسعة.

وتوافق العددين: أن لا يحد أحدهما الأكثر ولكن يحد أحدهما عدد ثالث، كالعددية مع

العشرين فعددهما أربعة، فهما متوافقان بالرابع لأن العدد العادلها معرج الجزء فوق<sup>(١)</sup>.

وتباين العددين: أن لا يحد العددين معاً عدد ثالث كالسبعة مع العشرة.

ومرئى صرفة السرافقة والتباينة بين العددين المختلفين: أن ينقص من الأكثر مقدار

الأقل من الحائنين، مرة أو مراراً حتى تتعاقى درجة واحدة.

فإن اتعاقى واحد علا وقع بينهما.

وإن اتعاقى هدد فهما متوافقان بثالث العدد.

ففي الاثنين بالنصف، وفي الثلاثة بالثالث، وفي الأربعة بالرابع، هكذا إلى العشرة. وفي

صاوداء قشرة متوافقان جزء منه، أي: في أحد عشر جزء من أحد عشر، وفي خمسة عشر جزء

من خمسة عشر، ما عشر هذا.

١ - قوله: "الجزء فوق" أي الحرية، الرمز. فوقه، الإناء وخمس في المثال السابق، والجزئية هي

كون الاثنين رتبةً للثانية وكون الخمسة رتبةً للعشرين. ومعنى كون العدد معرجاً الجزئية فوق:

أن الأربعة معرج للرابع الذي هو النسبة بين العدد ووقفه، أي بين الثانية والربيع، وكذلك العشرين

والخمس.

## باب التصحيح

الحديث هو تصحيح المسائل التي سبعة أصول ثلثة بين سهام والرؤوس، وأربع بين

الرؤوس والرؤوس.

أما الثالثة: فأما هذه: أن كسرت سهام كل عريق منقسمه سبعة ولا كسر، ولا حجة على

الغريب، كالموسى، وسين.

والثاني: أن لا كسر على طائفة واحدة، ولكن بين سهام رؤوسهم رؤوسهم، وموقفه، فيصير

وهو عدد رؤوس من انكسرت عليهم سهام في أصل المسألة، وعونها إن كانت عائلة، كالموسى

وخمسة مائة، وأربع، وأربع، وستة مائة.

والثالث: أن لا تنكسر بين سهام رؤوسهم رؤوسهم، وموقفه، فيصير كل عدد رؤوس بين

انكسرت عليهم سهام في أصل المسألة، وعونها إن كانت عائلة، كالموسى، وأربع، وستة مائة،

وأربع، وستة مائة، وأربع، وأربع.

وأما الأربعة: فأما هذه: أن يكون الكسر على طائفتين أو أكثر، ولكن بين أصل رؤوسهم

مسألة، فالحكم فيها أن يغرب أحد الأعداد في أصل المسألة، مثل: ستة مائة، وثلاث

مائة، وثلاثة مائة.

والثاني: أن يكون بعض الأعداد منه أصلاً في بعض، فالحكم فيها أن يغرب كل

الأعداد في أصل المسألة، مثل: أربع مائة، وثلاث مائة، وأربع مائة.

والثالث: أن يكون بعض الأعداد حصصاً، فالحكم فيها أن يغرب رؤوس الأعداد في

جميعها، ثم يمنع في بعض المرات إن وافق، المبلغ الثالث، ولا يمنع في جميعها، ثم

يبلغ في أربع مائة، ثم يمنع في أصل المسألة، كالأربع مائة، وثلاث مائة، وأربع مائة.

عشرة مائة، وستة مائة.

وأما هذه: أن تكون الأعداد إشارة لأجزاء بعضها، فالحكم فيها أن يغرب أحد

الأعداد في جميع القسمة لم يخالط في جميع ثلاثه ثم يخالط في جميع الرابع، ثم ما اجتمع في أصل المسألة كما مرّتين، وست جدات وعشر ذوات، وسبعة أعداد

## فصل

### [في معرفة نصيب كل فريق و آحاده]

وإذا أردت أن تعرف نصيب كل فريق من التصحيح، فاصرب ما كان لكل فريق من أصل المسألة في ما ضربت في أصل المسألة، فمد حاصل كان نصيب ذلك الفريق.

وإذا أردت أن تعرف نصيب كل واحد من آحاد ذلك الفريق، فالتزم ما كان لكل فريق من أصل المسألة على عدد رؤوسهم، ثم اصرب الخارج في ما حصل نصيب كل واحد من آحاد ذلك الفريق.

ووجه آخر: وهو أن تقسم المصروب على كل فريق شئت، ثم اضرب الخارج في نصيب الفريق الذي شئت عليهم المصروب، فالحاصل نصيب كل واحد من آحاد ذلك الفريق.

ووجه آخر: وهو طريق السبب، وهو الأوضح، وهو: أن تقسم سهام كل فريق من أصل المسألة إلى عدد رؤوسهم مفردة، ثم تعطي مثل تلك النسبة من المصروب لكل واحد من آحاد ذلك الفريق.

## فصل في قسمة التركات بين الورثة والغرماء

### [في تركة بين الورثة]

إذا كان بين تصحيح و تركة مائة، فاصرب سهام كل وارث من التصحيح في جميع التركة، ثم قسم المبلغ على التصحيح، مثله: بيتان وأربعين، والتركه مائة دينار.

ورد كذلك بين التصحيح و تركة مائة، فاصرب سهام كل وارث من التصحيح في وحق التركة، ثم قسم المبلغ على وحق التصحيح، فالحاصل نصيب ذلك الورث من ماله.

وهذه لمعرفة نصيب كل فرد، أما لمعرفة نصيب كل فريق منهم، فاصرب ما كان لكل فريق من أصل المسألة في وحق التركة، ثم قسم المبلغ على وحق المسألة إن كان بين تركة والمسألة



من الصلوة وإن كان بينهما سائمة، وأصرت في كل شركة، ثم قسم الحصص على جميع السائمة، ما يخرج نصيب ذلك العريق في الزكاة.

### [قصة الشركة بين العراء]

أما في قصة الشركة فليس كل عريق حصة سهم كل وإلا من العمل، ومجموعه أن يكون حصة الجميع.

وإن كان في الشركة كسور، فاسط الشركة والصلوة كلتيهما، أي، نصفهما من حسن الأكبر، ثم قدم فيه ما رسماء.

## فصل في التخارج

من جالغ على شيء من الشركة، فأطرح سهمه من الجميع، ثم قسم ما بقي من الشركة على سهام الشركاء، كزوج وثم وجه، فصالح الزوج على ما بقي دونه من المهر، وخرج من البين، فنقسم ما بقي الشركة بين الأم وأحمائها بقدر سهامهم: سهمان للأم، وسهم للعم، وأورثه وأربعة بنين، فصالح أحد فليس على شيء، وخرج من الشركة، فنقسم ما بقي الشركة على خمسة وعشرين سهمًا، لأمها أربعة أسهم، ولكي من سبعة.

## باب الرد

أرد سهمه المولى، ما فصل عن غيره من ذوي الغربة، ولا مستحق له، يرد على ذوي الغربة من مقدار حقوقهم إلا على الزوج، وهو قور عامة الصحابة رضي الله تعالى عنهم، وبه أخذ أصحابنا وأجمعهم أنه تعالى: «وإن رد من ثلث» رضي الله تعالى عنه، ففاضل است الحال، وبه أخذ مالك، وشافعي، جميعهم أنه تعالى: «ثم ما كان ثبات على أقسام أربعة».

أخذنا، لم يكره في المسألة حسن، وأخذ من يرد عليه عدم من لا يرد عليه، وأخذ المسألة من يرد سهمه، كذا لتركه بين أو اثنين، وأخذ المسألة من اثنين.

والثاني: إذا احتسج في المسألة حسبان أو ثلاثة أحدا من يرد عليه، عند عدم من لا يرد عليه، فأخذ المسألة من سهامهم أسي، من اثنين، إذا كان في المسألة حسبان، فلو من ثلاثة، إذا كان فيها ثلث، وسطر، لو من أربعة، إذا كان فيها نصف، وثمان من خمسة، إذا كان فيها ثلثان، ومن ثمن أو نصف، وإذا كان فيها ثلث.





فللزوج النصف وللأم الثلث، وللأخت النصف، وللأخت النصف.

ثم في صومنا هذه صوم موسى عليه السلام، ويقصدان المذكور من حضرة الأنس والار  
المناسبة غير المحددة أصلاً من سنة ونحوها إلى سنة، ونصح من سنة وعظمير.

وسميت اكثريه الانبياء واقفا امرأه من نبي اكثروهم. وفلا، بعضهم سميت اكثريه لانها كاثرت علي ربه من ثابته وحيي الله تعالى عبد موفعه.

ولقد كان سكان الأمانت اسم أو ألقاباً على هؤلاء العرب، ولا شك في ذلك.

## باب المناسحة

ولو سلب بعض الأعضاء ميراثا لغير الغلبة كزوج، وامت، فماتت الروح قد انقسمت  
عن مرثاه، وثبوته بان ماتت الفتة عن ابين، وبثبته وحذفه ثم ماتت الحذفة عن زوج، وأخوين  
فلا من به أن تصح مسألة الأول، وتطعن سهام كن ورت من التصحيح،  
نه تصح مسألة الميت الثاني، ونظم بين ما في يده من التصحيح الأول، وبين التصحيح  
الثاني ثلاثة أحوال.

فَوَيْلٌ لِلْآسِفِينَ  
الَّذِينَ اسْتَفْهَمُوا مَا فِي الْيَدَيْنِ  
الَّذِينَ اسْتَفْهَمُوا مَا فِي الْيَدَيْنِ  
الَّذِينَ اسْتَفْهَمُوا مَا فِي الْيَدَيْنِ

وإن لم يستقم خاطر إن كان بينهما موافقة، فاضرب وعن التصحيح انشأ في التصحيح  
الأول، وإن كان بينهما مخالفة فاضرب كل التصحيح الثاني في كل التصحيح الأول، والتاسع  
مصحح الحماثين.

فهم ديانة نبت الأثر تعريب في الظروف. نحن في تصحيح الناس، وفي دفعه.

رسولہم وراثۃً خلیفۃً الایمانی امیرہم من آتٰنی ما فی بابی ثوبی وعتقہ.

وإن ماتت شلت، أو ربع، أو خامس، واحد من المبلغ مقام الألف، والثلاثة مقام الناف في

فنعني: ثم في الرابع والحادى عشر كمال إلى عبرة بالية.

## تم الربع الثاني

تیسرا ربع

ذوی الأرحام





صالحین رحمہ اللہ کی اس دلیل پر ہوا اشکال ہوتے ہیں، پہلے یہ کہ اس دلیل کی رو سے تو صنف رابع بھی صنف ثانی پر مقدم ہوتی چاہئے، کیونکہ وہ اس کا عدے کے موافق ہے، جبکہ صنف ثانی اس کے موافق نہیں۔ دو سرا یہ کہ یہ قاعدہ اگر کبھی ہے تو حصہ ہات میں لکھی جا رہی ہونا چاہئے، جب کہ وہاں: اتفاق صنف ثانی، رجاء صنف رابع پر مقدم ہوتی ہے۔

لہذا صحیح یہ ہے کہ جب کے دسی وہ اصول ہیں جو باب العجب میں گزر چکے ہیں کہ واسطہ ذی واسطہ کو اور اقرب البعد کو محجوب کرے گا، جب کا صاحبین کا ذکر کرو، قاعدہ منصف نہیں۔

اس چاروں امثال کی کیفیت تو ریٹ جدا جدا اور محتاج تفصیل ہے، لہذا ان کو الگ الگ بیان کیا جائے گا۔

۱۔ قولہ: "کیفیت تو ریٹ"۔ مصنفات میں موجود وہ ترجیح بیان کی گئی تھیں یعنی بہت، قرب اور وقت، وہ تینوں یہاں بھی جاری ہوتی ہیں، لہذا ان کا ذکر اس عنوان سے نہیں ہونا، کیفیت تو ریٹ کے حکم میں آتا ہے۔ ان تین کے علاوہ بیان دواور بھی وجوہ ترجیح ہیں، فیک ولف الخوارت ہونا، یہ وجدان و زمان کی ترجیح ہے، دوسری ولف الخوارت ہونا، یہ کثرت حکم کا قاعدہ درج ہے۔ یہ دونوں وجوہ ترجیح نفسی فی غیرہ، "ترجیح یا نظرائی غیر الخوارت" کہلاتی ہیں، جب کہ پہلی تین "ترجیح نفسی فی نفسہ یا ترجیح یا نظرائی الخوارت" کہلاتی ہیں۔ فقہاء ائمہ اہل حق کی ترجیحات میں تغایر ہو جائے تو پہلی قسم دوسری قسم پر مقدم ہوگی، کچھ یا نہیں فی بیان تولد المصنف اربعہ۔



## فصل فی القسٹ الاول

انہ بناتہ انہ بناتہ انہ بناتہ

نہ بناتہ انہ بناتہ انہ بناتہ

نہ بناتہ انہ بناتہ انہ بناتہ

نہ بناتہ انہ بناتہ انہ بناتہ

نہ بناتہ انہ بناتہ انہ بناتہ

نہ بناتہ انہ بناتہ انہ بناتہ

نہ بناتہ انہ بناتہ انہ بناتہ

نہ بناتہ

نہ بناتہ انہ بناتہ انہ بناتہ

نہ بناتہ

نہ بناتہ انہ بناتہ انہ بناتہ

نہ بناتہ انہ بناتہ انہ بناتہ

نہ بناتہ

نہ بناتہ انہ بناتہ انہ بناتہ

نہ بناتہ انہ بناتہ انہ بناتہ

نہ بناتہ انہ بناتہ انہ بناتہ

نہ بناتہ انہ بناتہ انہ بناتہ

نہ بناتہ انہ بناتہ انہ بناتہ

نہ بناتہ انہ بناتہ انہ بناتہ

نہ بناتہ انہ بناتہ انہ بناتہ

نہ بناتہ انہ بناتہ انہ بناتہ

مگر کل بعد وراثت ہوں یا کل بعد غیر وراثت، تو ایسا جاننے کو ان کے اصول سمجھنے سے ذکرۃ الثبوت

میں متحد ہیں یہ عقائد:

۱۔ لکھنؤ، یونانی مستعزاجہن فروغ سے ہے گا۔

c۔ اگر اصول صفت ذکر اور اخلافت میں تشبہ ہو تو علماء اہل یومہ صرف رحمہ اللہ کے نزدیک مسئلہ اب بھی ایسا

فردوس سے بڑے گا، امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک جہاں سب سے پہلے اختلاف اور اہل السنہ کو مثل حفظ الائمہ کے

مطابق تقسیم کر کے مل لقمہ: کورواٹات کو الٹ الٹ کر دیں۔ اس تقسیم میں صفت اصول کی اور عدد سب سے آخری

فروع کا معنی ہو گا۔ پھر اس کے کی فروع میں اگر اتفاق ہو، ہر طائفہ کے فروع کو ان کے اصل کا حصہ نہ دیں،

ترمزید: اختلاف ہو تو جہاں جہاں اختلاف ہو وہاں ڈکورو چٹ دروں کا نقول والا لک کر کے تقسیم کرے

یہ جانتے ہو کہ اگر تم کو کچھ



مسئلة ٢	كل ولد وورث	مسئلة ٢	كل ولد غير وورث
بنت	مس (وارث)	بنت	بنت
ابن	بنت	بنت	بنت (غير وارث)
٢	١	ابن	بنت
		٢	١

(٥) الخلف (الاختلاف) من بين واحد:

ولما اختلفت صفة الأصول في ميراث الفروع عند أبي يوسف والحسن من زياد وحدهما قالوا: ومن ميراثهم لله غير الأصول، ويعطى الفروع ميراث الأصول. (سراجي جعفر) أي إن اتحاد عدد الفروع والأصول، كما صرح به في رد المحتار ونحوه: "وإن اختلفت صفة الأصول في ميراثها، فلا أثر، فلو كان عدد الفروع قد يكون لكل أصل فرع واحد، وإما لا تعدد، فإن توحدت فابن يوسف قسم لثلاث على أن الفروع هنا أيضاً ومحمد على أعنى بطل اختلاف، ويجعل ما أصابه كل أصل لفرعه" (رد المحتار باب توريث ذوي الأرحام: ٦/٧٩٢).

مسئلة ٢	عند أبي يوسف والحسن من زياد وحدهما الله
بنت	بنت
ابن	بنت
بنت	ابن
١	٢
مسئلة ٢	عند محمد رحمه الله

بنت	بنت
ابن	ابن
٢	١
بنت	ابن
٢	١

(٦) اختلاف من أكثر من فرع:

وكذلك عند محمد رحمه الله إذا كانت في أولاد الثابت بطون مختلفة، يقسم المال على كل من بطون مختلفة في الأصول، يقسم سبعة للذكور وثلاثة للإناث طائفة بعد القسمة فما أصاب الذكور ويصحب ويقسم على أعلى الخلاف الذي وقع في أولادهم، وكذلك ما أصاب الإناث، وهكذا بعض إلى أن ينتهي.



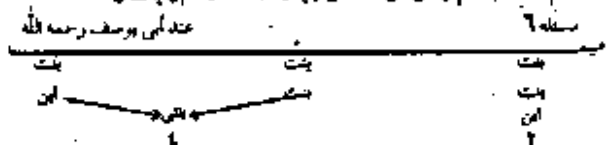


## تشریح:

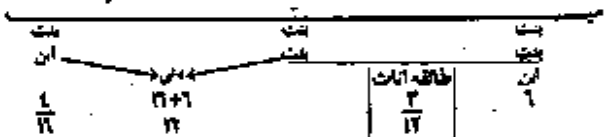
بطن بول میں کوئی اختلاف نہیں، بطن بولی میں اختلاف ہے لہذا سب سے پہلے اس میں تقسیم ہوگی۔ پہلی بنت کی فروغ میں دو لڑے ہیں، لہذا یہ باعتبار عد فروغ کے ۲ بنت شمار ہوں گے۔ دوسری بنت کی فروغ میں متعدد نہیں لہذا وہ ایک بنت شمار ہوگی۔ یہ کل تین بنت ہوتیں گی۔ لیکن کی فروغ میں تعد ہے لہذا وہ باعتبار عد فروغ کے ۲ بنت ہوگا۔ بنت سے مگر تعد دینے کے لیے ان دو کو پور فرض کیا جائے گا۔ لہذا کل تعد اوسات ہوئی۔ اب مسئلہ سات سے بیس کا، ان میں سے تین سهام طائفہ اثاث اور ساٹھ تعد ذکر کئے ہیں۔ اب بطن طانی کے یہ سهام بطن جائز کو متعلق کرنے ہیں، بطن ۳ سات میں طائفہ اثاث کے فروغ میں پھر اختلاف ہے اور سهام بڑا اور تقسیم نہیں ہوتے، کیونکہ سهام تین ٹھہرے، فروغ کا عدد بظاہر تین ہے لیکن باعتبار عد فروغ کے چار ہے، پہلی بنت باعتبار عد فروغ کے ۲ بنت ہوتی، گویا کل ۲ بنت اور ایک این ہوا، لیکن کو ذکر فرض کیا تو ۴ ہو گئے، جب کہ ان کو تین سهام ملے تھے، ۴ اور ۳ میں تباہی ہے اس لیے ۴ کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ سے ضرب دی تو ۲۸ ہو گیا، طائفہ اثاث کے سهام سے ضرب دی تو ۱۲ ہو گیا، اس میں سے ۶ این کو دیئے اور ۶ بنت کو، اس لیے کہ فروغ کی تعد انکی وجہ سے اس کو فرض کیا گیا تھا، ان کے حصے سے ضرب دی تو وہ ۱۶ ہو گیا، اب ہر ایک کا سہر بطن مانع میں موجود اس کی فروغ کو متعلق کروایا جائے گا۔

## فصل فی اعتبار الجہات<sup>۱۲</sup>

اگر ایک وارث ذی قرابہ واحدہ ہو اور دوسرا ذی قرابتین ہو تو ذی قرابتین کو باحقاق صاحبین<sup>۱۳</sup> دونوں قرابتوں کے لحاظ سے دیا جائے گا۔ مگر نام ایوہوسف رحمہ اللہ کے ہیں تو ایہاں قروح ہی میں قرابات کا لحاظ ہوگا۔ نام محمد رحمہ اللہ کے ہیں اول یحییٰ الخلف میں قرابات کا لحاظ کر کے تقسیم کی جائے گی۔



یہیں کو چھ کتاب اور اہم دونوں کی جانب سے قرابت ہے اس لیے انہیں چار بنت فرض کیا جائے گا۔



یہ اس فصل میں مسئلہ جان کیا گیا ہے کہ اگر کچھ فراموشی ہو جن کے اصول ایک ہی ہوں تو لام ایوہوسف رحمہ اللہ کے نزدیک مسئلہ جان قروح سے ہے مگر لیکن ایسے قروح کو دونوں اصول کے اعتبار سے دیا جائے گا۔ اور لام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک حسب سابق مسئلہ اول یحییٰ الخلف سے بتائیں گے اور بر اصل کا مدفع سے لیں گے۔ و فصل لائے سے ایک فرض پر بھی ہے کہ لام محمد رحمہ اللہ کے قول کی ترجیح ثابت کی جائے کیونکہ ان کے قول پر عمل کرنے سے قرابات کا لحاظ فراموش ہو جاتا ہے۔

۱- قولہ: باحقاق صاحبین: انما نلت: کیف انصر لہو یوسف رحمہ اللہ هنا فجہات ولم یعتبر فی العبادات؟ قلت: افرق بین مانحن فیہ و بین القصدات ان الاستحقاق هناك بالفرضیۃ و بتعدد الجہات لانفراد فیہ مضمر، و أما الاستحقاق هنا لخصیۃ القصیرۃ، فیکاف علی الاستحقاق بحقیقۃ القصیرۃ، و باعتبار فیہا تعدد الجہات نارتد للرجوع کلاۃ عمرہ لآب و ام مع الاصرۃ لآب و احرى للاستحقاق کلاۃ لام اذا کان لہن عم و کذا لہن العم اذا کان زوجا، فلو انما یعتبر فی الاستحقاق سببان معاً، فکذا لہما یحییٰ یسجدہ یحییٰ سببان معہما۔ (شرح فہمہ: ۱۰۷)



تشریح:

پہلے اول میں کوئی اختلاف نہیں۔ سب سے پہلے اختلاف یمن مانی میں ہے لہذا یہاں سے تحقیق شروع ہوگی۔ طحا فہائٹ میں ہے کیونکہ ہماری بحث کا عد و فروغ سے مل گئے۔ طحا فہ ذکور بقہ ہر ایک ہے لیکن بافتہر عد و فروغ کے ۲ ہے۔ مگر یا کل ۳ بحث اور ۲ میں ہوئے۔ مسئلہ ۷ سے پتہ چکا۔ کیونکہ ابن کوردی نے یہاں ملتے ہیں<sup>(۱)</sup>۔ لائن سے طحا فہائٹ کو ۱۰۰ کا ٹکڑہ ذکر کوٹے۔ اب یہ سہا نہیں ثابت جتنی زائد و دیگر تو مشکل کرنے ہیں۔ طحا فہائٹ کے فروغ میں اختلاف ہے۔ ایک یمن اور روایت ہیں۔ تیسرا کو اللہ نام مثل سطح ادا نہیں۔ کسے آدھ سے ہے۔ مہام کی ضرورت ہے۔ جب کہ طحا فہائٹ کے ۳۱ مہام ہیں۔ ۲۰ اور ۱۱ میں تین ہونے کی وجہ سے ۱۱ کو مضروب بنا کر حاصل مسئلہ سے ضرب دی تو ۲۸ حاصل ہوا۔ طحا فہائٹ کے سہم سے ضرب دی تو ۱۲ حاصل ہوئے۔ طحا فہ ذکور کے حصے سے ضرب دی تو ۱۶ ہے۔ طحا فہائٹ کے سہام میں سے ۶ سہم ایک یمن کو اور ۶ سہم روایت کو دیے گئے۔ مانی روایت کو طحا فہ ذکور کے سہم بھی مشکل ہوئے۔ ۱۶ سے تو ان کے کل سہم ۲۲ ہو گئے۔ ۱۶ مال کی طرف سے اور ۱۶ باپ کی طرف سے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ امام محمد رحمہ اللہ علیہ کے قول پر گنارنے سے خود بخود دونوں چیزوں کی رعایت ہو جاتی ہے اس لیے وہی مانع ہے۔

تنبیہ:

واضح رہے کہ عراقی کی اس مثال میں تموز و تاثیر کر کے ابن بنت امت کو مقدم رکھا گیا ہے تاہم مانی میں طحا فہائٹ یکساں ہو جائے۔

۱- نوو "ابن کوردی نے یہاں ملتے ہیں۔"

تنبیہ: واضح رہے کہ اب یمن اور روایت پر ۱۲ ذکر ہوئی۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔ کا قانون یہ ہے کہ قصور ہو تو ابن کوردی فرض کر دیں گے۔ لیکن جب متعدد بنی خراس میں سو چند ہوں اور اصول میں ہیں کا عد و مضرب لا جائے تو ان کا اصل عد و لیا جائے گا۔ گنا فرض نہیں کیا جائے گا۔ یہ ہے ذی ۱۱ اور ۱۰ میں (امام محمد رحمہ اللہ کے قول کے مطابق) ایک سنا یہ ہندی ہوگا۔ علامہ



قرابت (۱) یعنی پہلے صہن میں اگر صرف قرابت ہو یہ ہے یا صرف قرابت اس لیے تو یہ اتحاد و قرابت ہے، اگر بعض ہو یہ ہیں اور بعض اس لیے تو یہ قرابت، ف قرابت ہے (۱)

۴۔ اگر اتحاد قرابت ہے تو یہ یکھیں گے کہ آگے کے بلوں صفت و کورت و اذیت میں متعلق ہیں یا مختلف اور متعلق ہوں تو مسئلہ اب ان اصول بعد سے ہے گا، اگر مختلف ہوں تو جہاں سب سے پہلے اختلاف ہے وہاں "لا یدکر مثل حفظ الاذنین" کے مطابق تقسیم کر کے دونوں طائفتوں کو ایک کا حصہ آگے منتقل کریں گے (۲) اور اصول بعید کا مد و زائد اور صفت اصول قریب سے لیں اور مد و زائد اصول بعید سے۔

۵۔ اگر اختلاف قرابت ہے، تو یہ یہ کوئی قانون اور اس لیے کوئی دیکھیں گے (۳) بعد ازاں دیکھیں گے کہ درمیان کے دوسرے صفت و کورت و اذیت میں اتحاد ہے یا اختلاف؟ اگر اتحاد ہے تو مسئلہ اب ان اصول بعد سے ہے گا۔ اگر اختلاف ہے تو حسب سابق اول میں مختلف پر تقسیم کر کے ہر ایک کا حصہ بعد والوں کو منتقل کر دیں گے۔  
اگر اصول بعید کا مد و زائد ہو تو (۴) قانون یہ صفت اصول قریب و مد و زائد اصول بعید سے ملے کر ہیں۔

۱۔ قرۃ "اختلاف قرابت" اختلاف قرابت سے بھی اول کا اختلاف مراد ہے اس میں جڑوں و ٹکٹ کے طور پر تقسیم ہوگی اور اختلاف صفت سے بعد والے بلوں میں اختلاف مراد ہے اس میں کتنے قدر مثل صفت الاذنین کے طور پر تقسیم ہوگی اور صفت کی بلوں کی ایک مد و زائد بھی ملے گا۔

۲۔ قول "مختلف کریں گے" یہاں پر امام بیہقی صفت و کورت و اذیت میں بھی اختلاف بلوں کا اشارہ کرتے ہیں۔ اس کی کاربھی قرۃ "توضیح جاتی مسئلہ" میں مذکور ہے کہ "کامہ باذن است کو امام بیہقی صفت و کورت و اذیت میں اختلاف بلوں و کورت و اذیت میں اختلاف مراد ہے۔ اگر اختلاف صفت و کورت و اذیت میں اختلاف بلوں کا مد و زائد ہو تو (۵) قانون یہ صفت اصول قریب و مد و زائد اصول بعید سے ملے کر ہیں۔

۳۔ قرۃ "اختلاف قرابت" اختلاف قرابت سے بھی اول کا اختلاف مراد ہے اس میں جڑوں و ٹکٹ کے طور پر تقسیم ہوگی اور اختلاف صفت سے بعد والے بلوں میں اختلاف مراد ہے اس میں کتنے قدر مثل صفت الاذنین کے طور پر تقسیم ہوگی اور صفت کی بلوں کی ایک مد و زائد بھی ملے گا۔

۴۔ قول "مختلف کریں گے" یہاں پر امام بیہقی صفت و کورت و اذیت میں بھی اختلاف بلوں کا اشارہ کرتے ہیں۔ اس کی کاربھی قرۃ "توضیح جاتی مسئلہ" میں مذکور ہے کہ "کامہ باذن است کو امام بیہقی صفت و کورت و اذیت میں اختلاف بلوں و کورت و اذیت میں اختلاف مراد ہے۔ اگر اختلاف صفت و کورت و اذیت میں اختلاف بلوں کا مد و زائد ہو تو (۵) قانون یہ صفت اصول قریب و مد و زائد اصول بعید سے ملے کر ہیں۔

۵۔ قرۃ "اختلاف قرابت" اختلاف قرابت سے بھی اول کا اختلاف مراد ہے اس میں جڑوں و ٹکٹ کے طور پر تقسیم ہوگی اور اختلاف صفت سے بعد والے بلوں میں اختلاف مراد ہے اس میں کتنے قدر مثل صفت الاذنین کے طور پر تقسیم ہوگی اور صفت کی بلوں کی ایک مد و زائد بھی ملے گا۔

۶۔ قول "مختلف کریں گے" یہاں پر امام بیہقی صفت و کورت و اذیت میں بھی اختلاف بلوں کا اشارہ کرتے ہیں۔ اس کی کاربھی قرۃ "توضیح جاتی مسئلہ" میں مذکور ہے کہ "کامہ باذن است کو امام بیہقی صفت و کورت و اذیت میں اختلاف بلوں و کورت و اذیت میں اختلاف مراد ہے۔ اگر اختلاف صفت و کورت و اذیت میں اختلاف بلوں کا مد و زائد ہو تو (۵) قانون یہ صفت اصول قریب و مد و زائد اصول بعید سے ملے کر ہیں۔

## أمثلة الصنف الثاني

(١) إذا انفرد واحد منهم استحق المال كله :

مسئلة ٢

أب الأم

زوج

١

١

(٢) أولهم بالميراث تقربهم إلى الميت من آخر جهة كان :

مسئلة ٢

أب أم الأم

أب أب الأم

زوج

٢

١

١

(أبعد مدني بالوفاة)

(أقرب مدني بميراث الوفاة)

مسئلة ٤

أب أم أم الأم

أب أب الأم

زوج

٢

٢

١

(أبعد مدني)

(أقرب موت)

(٣) وعند الاستواء فمن كان يثنى ميراث فهو أولى :

مسئلة ١

أب (أبعد مدني غير وراثي)

أب (أبعد مدني وراثي)

أب

أب

٢

١

(٤) وإن استوفيت من ميراثهم وليس فيهم من يثنى ميراث أو كان كلهم يدعون بميراث :

وانعقت صفة من يدعون بهم وانعقدت قرابته <sup>(٢)</sup> فالقصة حجة على أبنائهم :

١- قول: "أب" أو "أم" قد مر عليه.

٢- قول: "أب" أو "أم" قد مر عليه. بعض محققين كزكريا بن الحافظ كرهوا تفسيره بـ "أب" أو "أم" كذا اتفاق

صحت أو لا صحت بـ "أب" أو "أم" كذا اتفاق.

## مسئلہ ۲

۴	۴
۱	۱
۲	۲
۱	۱

وزن اسلوب صفہ میں بنو، ہم، بدسم، فعل علی لول، بنو اسلوب۔ کما فی الصفہ ذیل<sup>۱۱</sup>

## مسئلہ ۷—۲۵

۴	۴	۴	۴
۱	۱	۱	۱
۱	۱	۱	۱
۵	۳۰	۶	۱
۱	۱	۱	۱
۵	۲۴	۶	۱
۵	۲۴	۶	۱
۳	۱	۱	۱
۲	۱	۱	۱
۵	۱۶	۶	۱

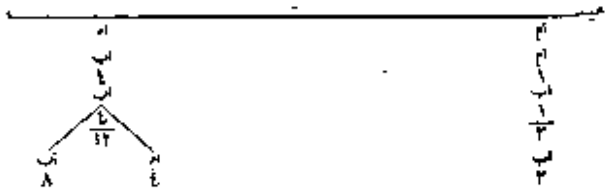
۱۔ قرآن: کما فی الصفہ ذیل "اسی وعدہ کی جو مثال دے گئی ہے اس پر اچھا لکھنا ہے کہ جس اول میں آپ چار مرتبہ لکھا ہوا ہے، ایک شخص کے چار پ کیسے دیکھتے ہیں؟ کسی کا جواب یہ ہے کہ آپ چار مرتبہ اس لیے نہیں لکھا گیا۔ وہ چار ہیں، یکہ چار مرتبہ اس لیے لکھا گیا ہے کہ ایک حق آپ چار مرتبہ اس کے لیے (امطین) رہا ہے، زمین، دوسرے طریقے سے اس کو کھنگھ جاتا ہے، اس سے ذات واضح ہو جاتی ہے۔



مثال:

کون عدد لأصول للعبادة زائدة على عدد الأصول الثابتة

معدله 50 — 10



تشریح:

یہاں بطن ثانی میں اختلاف ہو گیا ہے۔ سب سے پہلے اسی بطن میں تقسیم کریں گے، اب کی اصول جلد حرام ہونے کی وجہ سے اسے دھما کر دیں گے، چنانچہ اسے چار حصے اور ہم کو ایک حصہ دیا گیا تو حرکت پانچ ہوا۔ اس کے بعد اب کی اصول عیدہ میں تین حصوں کی ضرورت تھی تاکہ ایک ام اور دو اب کو دیے جائیں۔ جب کہ چار تین، یہی لیے تھے کہ عیدہ اب تک کر دیا۔

(۵) وین احتسنت قمرانہن فالتشان لقمرانہ لآب وهو تعیب الآب، والتشان لقمرانہ لآب

وهو تعیب الآب، ثم لم یصلہ لکن مرى بقوم، کما اور التشان لقمرانہ لآب

مسئلہ ۴

روحہ	اب ام لآب	لح عم لآب
رجح	ثلث	ثلثان
۱	۱	۲

واضح رہے۔ یہاں ہم میں ماسدین کو بھی کامٹ اور ثلثان دیا گیا ہے۔









کل ولد خیر وارث

الأخت لام

بنت

ابن

۱

۱

الأخ لام

ابن

بنت

۱

۱

مذہبی یوسف و صالح

مذہبی و صالح

(۱) قال می رد المحتار<sup>(۱)</sup> "إذا كان كلهم لولاد وورث أولم يكن فيهم ولد وارث،  
 عند أبي يوسف رحمه الله يعتبر الأثوى، ثم يقسم على الأبدان، للذكر ضعف ما للأُنثى، وعند  
 محمد بن قيس بن الخضر من قول أبي حنيفة، يقسم المال على الأصول مع اعتبار "عدد المروء  
 وجهات الأصول" فما أصاب كل غرض يقسم بين فروعه كما في الصنف الأول".

(رد المحتار ملخصاً، باب توريث ذوی الأرحام: ۶/۷۶۴ مطبع سعید، کراچی)

"تولد خیر وارث ہذا ہوگا، ولد ذی فرض کثرت أعوان منفرات أو ولد عصبة کثرت  
 ابن الأخ لأبوس لولاب، تو ولاد وارثین أحدهما عصبة والاخر ذی فرض کثرت أخ لأبوس لو  
 لأب، وبنت أخ لام" ۱۰، ملخصاً (المصدر السابق)

مثال ما إذا كان كلهم ولد الوارث:

کل ولد ذی فرض

مسئله ۵

میر		
أخت ع	أخت عل	أخت ع
۱	۱	۳
بنت	بنت	بنت
۱	۱	۳
کل ولد عصبة		
مسئله ۲		

أخت ع / عل

ابن

بنت

۱

أخت ع / عل

ابن

بنت

۱

۱۰ قول: "مثالی می رد المحتار" یہ مسئلہ میں محمد بن قیس و سہیل کے جانشین ہیں۔ اس لیے وہاں سے نقل کیا گیا  
 ہے۔ سہیل میں اس مسئلہ پر امام سہیل کو حنفی فقہ کا کیا حکم ہے اس کے مقررین معلوم ہوگا۔

بعض ولد ذی فرض وبعض ولد عصبہ

مسئلہ ۶

اخ ع  
۱  
بنت  
۱

اخ ع اصل  
۵  
بنت  
۵

مثال سا ادا کاں کلہم ولد غیر الوارثہ، وقد ذکر فی السرائیہ للقاعدۃ المذكورۃ ہذا المثال فقط، ولم يذكر مثلاً لما اذا کان کلہم ولدہ الوارثہ، فہمہما

عند محمد رحمہ اللہ

مسئلہ ۲

عند ابی یوسف رحمہ اللہ

احتج ع  
بنت  
۱  
ابن  
۱

اخ ع  
بنت  
۱  
بنت  
۱

احتج ع  
بنت  
۱  
ابن  
۲

اخ ع  
ابن  
۱  
بنت  
۱

وفی السرائیہ فی بیان هذه القاعدة<sup>(۱)</sup>: "وإن استورأ فی غروب ونیس فیہم ولد العصبہ ای کلہم اولاد غیر الوارثہ، او کان اکثہم اولاد أصحاب الفروض، او کان کلہم اولاد لمعصبات، او کان بعضہم اولاد لمعصبات وبعضہم اولاد أصحاب الفرائض، فابو یوسف رحمہ اللہ یعتبر الآخرى، ومحمد رحمہ اللہ یقسم المال علی الناحیۃ والأعوان مع اعتبار عقد الفروع وتجهلت فی الأصول فمما أصاب کل عرق یقسم بین فروعہم، کما فی الصنف الأول".

عند ابی یوسف رحمہ اللہ

مسئلہ ۷

احتج ع  
ابن  
۲  
بنت  
۲

احتج ع  
بنت  
۲

احتج ع  
ابن  
۲  
بنت  
۲

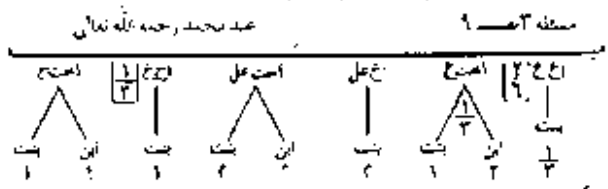
اخ ع  
بنت  
۲

احتج ع  
ابن  
۲  
بنت  
۲

اخ ع  
بنت  
۱

۱- قرئت "وفی السرائیہ فی بیان هذه القاعدة" سرائی میں یہاں لکھی ہے، اس طرز پر کہ کل ولد غیر الوارثہ چلے بیان ہوئے ہیں، کل ولد الوارثہ بعد میں، مثلاً دائری شزارح نے فرمایا ہے کہ "وایس فیہم ولد العصبہ" کی جگہ "وایس فیہم ولد الوارثہ" کی تعمیر کیا ہے تاکہ "وایس فیہم ولد ذی فرض" کو بھی شامل ہو جائے، نیز یہ کہ کل ولد الوارثہ کی نہیں صورتیں ہیں، بلکہ ولد ذی فرض، ہوں، کل ولد عصبہ ہوں، بعض ولد ذی فرض ہوں، اور بعض ولد عصبہ۔ کتاب میں صرف آخری دو ذکر ہیں، لیکن ان کے فہم ہونے سے مراد الاقدام۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کل مال خوالا میں ان کو دیا جائے گا، مگر معاملات اور خوالا خیف محروم ہوں گے۔ اگر خوالا غلام نہ ہوں تو معاملات پر کل مال اور باقی تقسیم ہوگا، خوالا خیف محروم ہوں گے۔ اگر خوالا غلام بھی نہ ہوں تو خوالا خیف کو کل مال دیا جائے گا۔



تشریح

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور آخرت پر تقسیم کیا جائے گا، ان میں سے خیفہ فری فرض ہیں، عینہ مصدقہ اور علیہ محروم خیفہ کا فرض لکھتے ہیں، لہذا مسئلہ میں سے ہوگا، ان میں سے ایک خیفہ کو ملا دو عینہ کو اب عینہ کو جو ۲ ملا دو ان پر نصف نصف برابر تقسیم ہو جائے گا ہے کیونکہ اخت عینی، ہتھارہ و فروغ کے بقول ۱۲ اخت کے ہے، ہتھارہ ایک ان بنی کو ملے گا، اتار دو اخت ملے گی، اور باقی خیفہ کو جو ایک ملے دو ان کے بعد دو کوں پر مستقیم نہیں، ان کا بعد دو کوں یا ہتھارہ و فروغ کے حق میں ہے، لہذا کل بعد دو کوں کو ۲ سہام اور اصل مسئلہ کے ساتھ ضرب دے کر قسیمی کی جائے گی، کل مسئلہ ۹ سے ہوگا، عینہ کا سہم ۲ اور خیفہ کا سہم ۲ ہو جائے گا، عینہ کے ۲ سہام میں سے اخت بھی ۲ ہیں گے، کیونکہ اس کی فروغ ۲ ہیں، اور اس خیفہ کی فروغ ایک ہے، لہذا اس کو بھی قسیمی میں گے، خیفہ کے ۲ سہام میں سے ایک ان کو دو اخت کو ملیں گے، کیونکہ وہ ہتھارہ و فروغ بقول ۱۲ اخت ہے۔

پھر اس خیفہ کے حق میں سہام اس کی فروغ کی طرف منتقل ہوئے، اخت بھی کے ۲ سہام اس سے فروغ میں لے کر مثل حصہ الاغنیہ تقسیم ہوئے، تو ان کو ۲ سہام اور بنت کو ایک سہم ملا، ان خیفہ کا ایک حصہ اس کی فروغ دو ہے دیا گیا، اخت خیفہ کے دو حصے اس کے فروغ میں برابر تقسیم ہوں گے تو ہر ایک کو ایک ایک ملے گا، مسئلہ کسر مثل حصہ الاغنیہ کا قانون جاری نہ ہوگا، کیونکہ ان کے اصول میں یہ قانون جاری نہیں ہے۔



مرکب "تثقی فی القوم مع" . تلافی فی امر کل نکر کہتے ہیں۔ یہاں بھی مسکوتہ تخم میں صاحبین رحمہم اللہ کا اتفاق ہے، گرچہ دیکھیں اَلْکَلَامُ ہے۔

مسئلہ ۱ (اختصاص اقدار عدد الثانیة و المربعة الصیاح مرکب)

ا ح ع	ا ح ع	ا ح ع
بن	بن	بن
بن	بن	بن
ا	محجوب نصف اقدار	محجوب لکھ دو واطیر و زین

## فصل فی الصنف الرابع

عم نظائر معات باخول اور خلات کے چان میں

اس صنف میں تقسیم کے لیے تین کا درجہ ہیں:

(۱) اگر اعداد ایک ہے، تو کل مال کا سخن ہوگا۔

ایک سے زائد ہو گا تو دیکھا جائے گا کہ اتحاد قرابت ہے یا اختلاف قرابت؟

(۲) اگر اتحاد قرابت ہے یعنی کل ایویہ ہیں یا کل اسویہ ایویہ قرابت ضعیف کو محبوب کرے گا یعنی جی،

علیٰ دخیلی کو اور علیٰ دخیلی کو محبوب کرے گا، پھر کل مال سے غنہ للذکر مثل حفظ الانثیں<sup>(۱)</sup> تقسیم کر دیا جائے گا۔

اگر اختلاف قرابت ہے (یعنی کچھ ایویہ ہیں، کچھ اسویہ) تو ہر مال کے کا قوی ای کے ضعیف کو محبوب

کرے گا اور سرے ملنے کے ضعیف پر اثر انداز نہیں ہوگا، پھر ایویہ پر مثل ان اور مویہ پر مثل بھاء<sup>(۲)</sup> للذکر

مثل حفظ الانثیں<sup>(۳)</sup> تقسیم کر دیا جائے گا۔

۱۔ قول ہم علیٰ معات تلیقہ کر کسی شخص کے صرف یہ چار درجے ہیں: پہلا یعنی اعلیٰ ایویہ کی ماسوں اور خاتو ہول کل مال سے کچھ حصہ ملے ہوئے کے، بقیہ خول مردم ہو جائیں گے۔

۲۔ قول: ایک سے زائد ہو گا مثل یہ ہے کہ اسی صنف میں جب ہر مال ایک سے زائد ہوں تو پہلے ترجیح ہوگی پھر تقسیم، ترجیح قرابت و ضعف کے اعتبار سے اور تقسیم للذکر مثل حفظ الانثیں کے اعتبار سے، چاہے قرابت اخلاقی ہی کیوں نہ ہو، لہذا جہاں مال ہو کہ یہاں اقرب والحد والا دوسرا کا درجہ ذکر نہیں، کیونکہ وہ یہاں چارہ نہیں ہوتا۔  
”وإنما لم يذكر الأقرب من هذا الصنف لأنهم كلهم في درجة واحدة، فلم تصور وجوده كدرجة بخلاف لو أنهم كما سبق“ (خبریہ)

۳۔ قول: ”اتحاد قرابت ہے یا اختلاف قرابت“ اتحاد قرابت یہ ہے کہ سب ایویہ ہوں ایسے: ہم علیٰ معات، یا سب اسویہ ہوں، ایسے: افعال و خلات مانعہ قرابت یہ کہ کچھ ایویہ ہوں، کچھ اسویہ۔

۴۔ قول: ”موتی ضعیف کو محبوب کرے گا“ جس طرح معصات میں قوت و ضعف کی ترجیح صرف آخری دو اقسام یعنی جہت اخوت و محبت میں چارہ ہوتی تھی اسی طرح یہاں بھی ترجیح صرف صنف چلت و رالے میں جاری ہوگی، چلت میں اس کی تصریح نہیں ہوگی، دو اس قول کے ضمن میں خود خود جاری ہوگی، حوالہ اسول پر ہی فرض و منصب ہونے کی حیثیت سے تقسیم کریں۔

۵۔ قول: ”ہر قاعدہ للذکر مثل حفظ الانثیں“ یہاں اگر قرابت اخلاقی ہو پھر بھی ذکر کوائی سے دگنا ملے گا، محکم شرکاء فی الثلث“ کا قاعدہ خلاف قیاس ہونے کی وجہ سے ذوی الفروض پر منحصر ہے گا، یہاں متحدین نہ ہوگا کیونکہ ذوی الارحام کی قرابت میں محسوس کا معنی ہے نہ کہ قرابت کا۔ یہ مسئلہ درج ذیل مہمت میں مذکور ہے: قال فی التصریح: ”وإن كانوا ذكورا أو إناثا واستوت قراحتهم فللذكر مثل حظ الأنثيين، كعدم وعدمه كلاهما لأم، أو عمال وعماله كلاهما لأب وأمه أو كلاهما لأب، ثم كلاهما لأم“، وقل فی البحر الرائق: ”وإن كانوا نسبا لأم فبالأب بينهم للذكر مثل حظ الأنثيين“ (۱/۱۰۱، ۱۰۲) عند الکلام علی الصنف فرمے

## فصل فی اولاد الصنف الرابع

بن میں تقسیم کے لیے لایچہ منصف اول جیسے بھائی ہیں، البتہ پہلے دو بھائیوں کے بعد تھوڑا سا اضافہ<sup>(۱)</sup> ہے۔  
(۱) وارث ایک ہے تو کل مال کا سترچ ہوگا۔

(۲) ایک سے زیادہ ہے تو عدم استواء کی صورت میں باقرب لائق اور ابعد محجوب ہوگا۔

اگر دوسرا استواء ہو تو پھر دیکھا جائے گا کہ اختلاف قریبت ہے یا اختلاف قریبت: اگر اتحاد قریبت<sup>(۲)</sup> ہے تو پہلے قوت قریبت کا قانون جاری ہوگا یعنی بیٹی، بیٹی کو اور بیٹی، بیٹی کو محجوب کرے گا، اگر یہ قانون جاری نہ ہو سکے، مثلاً سب ایک جیسی قریبت رکھتے ہوں تو ولد الوارث والا قانون جاری ہوگا یعنی ولد وارث، ولد غیر وارث کو محجوب کرے گا، اور اگر دونوں قرائین کا تخاصس ہو جائے تو ظاہر اگر کوئی یہ ہے کہ پہلے قانون کو ترجیح ہوگی<sup>(۳)</sup>۔

یہ سب کچھ بنی بنی مسائل میں عائشہ ذوی الطروضی وصحابہ میں سے ہونے والے اور سائلین ذوی الارحام میں سے خلاف بحث ذوی الطروضی میں سے ہے اور اوداد و اصحاب ذوی الارحام میں سے، اہل حد القیاس، فقہ صرف سائلین کے احوال کے جان کی ضرورت تھی ماس منصف میں عائشہ بھی ذوی الارحام میں سے ہیں اور سائلین بھی اور دونوں کے احوال میں فرق ہے، لہذا ایک ایک جان کی حاجت ہوگی۔ منصف رحمہ اللہ علیہ نے شروع باب میں منصف واقع کے خارج اور گموائے ہیں ان میں بحث اہم کو اس لیے شامل نہیں کیا کہ اس کے بعد احوال منصف واقع جیسے نہیں، ان کی اولاد جیسے ہیں۔ عائشہ سے مراد اہم یعنی جماعت اور احوال و حالات ہیں اور سائلین سے مراد ان کی اولاد۔

الحیف: اگر کسی شخص کی وفات کے وقت یہ چار بھائی زعم و جوں، چچا زاد (بھتی یا بیٹی)، بھو بھائی، ماسول و اولاد خالہ و بھو بھائی وغیرہ صبر بھرنے کے کوثر ہوگا، بقیہ بنی ذوی الارحام میں سے ہیں لہذا محجوب ہوں گے۔

۱۔ قولہ ”تھوڑا سا اضافہ“ یہ اضافہ اتحاد قریبت و اختلاف قریبت کی تقریر اور قوت و ضعف کی ترجیح کی صورت میں ہے۔

۲۔ قولہ ”مگر اتحاد قریبت“ اتحاد قریبت کا مطلب یہ ہے کہ سب جانب اب یعنی بیٹی اور بیٹی کی اولادوں یا سب جانب اب یعنی خالہ اور خالہ کی اولادوں، اور اختلاف قریبت کا مطلب یہ ہے کہ مشترک ہوں، بعض جانب اب کی اولادوں اور بعض جانب اب کی اولادوں سے ہوں۔

۳۔ قولہ ”پہلے قانون کو ترجیح ہوگی“ مشکل بحث اہم علی اور ابن عمر یعنی میں سے جتنی بھی قوت قریبت اولیٰ ہے۔ اولیٰ اگر چہ ولد وارث ہے مگر ضعیف الطریقہ ہے اس لیے محروم ہوگا۔ دوسری کلام الطرہاجی فی مہلہ ہفام نوع بشکال یعنی ماہ فی الامتلاء ابن شہاب، فقہ ثمالی۔





## أمثلة الصنف الرابع

(١) تحكم فيهم له إذا عرّف واحد منهم استحق ايمان كلمة هذه المراجعة

مسئلة	مسئلة	مسئلة	مسئلة
ميسر	ميسر	ميسر	ميسر
ع	ع	ع	ع
١	١	١	١

(٢) (الذين) اتحدوا قرابت:

نرجع بالقوة:

وإذا احتسبوا وكان خير فرأيتهم متحد. فالأحرى سبهم أولى بالإجماع. (١) كذا:

كأنوا أولئك:

مسئلة	مسئلة	مسئلة	مسئلة
ميسر	ميسر	ميسر	ميسر
ع	ع	ع	ع
١	١	١	١

طريقة التفسير:

وإن كانوا ذكروا إيماناً واستوت فرأيتهم كذلك. كذا من خط الأشتين كذا، وعدة

١- قوله "كانوا" كذا، ثم نأخذ أي لا نرجع لئلا نرى الأشتين فلا نرى من أي يكون الأشتين ذكر أو  
أش، بما التجميع باعتبار القوة فقط.

٢- قوله "لقد" كذا، خط الأشتين "وإن كانوا" مني بأشياء كذا فهم من قول السراية، "كعب وعدة  
كلاهما" أم لا، لأن قوله تعالى: "لهم شركاء" في الثالث "يقصر على مروده" وهذا هو المراد،  
و لا ينبغي في غيره لا يكونه على خلاف المعنى.

كلامه <sup>(١)</sup> أو حال و حالة كلامه أب و أم، أو ذات، أو ذات:

مسئلة ٢	مسئلة ٣
<p>حاله ع ١</p> <p>حاله ع ٢</p>	<p>حاله ع ١</p> <p>حاله ع ٢</p>

(٢) اختلاف قرابة:

وإن كان حيز قرابتهم مختلفاً فلا اعتبار بقوة القرابة. <sup>(١)</sup> فاللغات القرابة الأب و أم، أو ذات، أو ذات:

الأم، ثم ما أصاب كل من يربط بينهم، لو لم يربط بينهم:

مسئلة ٢	مسئلة ٣
<p>حاله ع ١</p> <p>حاله ع ٢</p>	<p>حاله ع ١</p> <p>حاله ع ٢</p>

- ١- قول "كلمة وعمة كلامه أم" والمصنف أكثر في ذكر الأم والأمة بكلمة أم، وفي جهة ضمير، لأن الأم لا يمكن أن يكون من هذا المثال سيباً أو عتياً، ولا تكون عمة، نعم يستوي في بعض أن تكون سيباً أو عتياً أو حبيبة فأنهم.
- ٢- قول "ملا حيز القرابة القرابة" أي فيما يربطهم، فأنهم، فلا يكون الأم من صنف الأب أو من الأم من صنف الأم، بل يربط كل طائفة بحسب صنفها، كمن من الشريفة والعتية.

## أمثلة أولاد الصنف الرابع

(١) الحكم فيهم أنه إذا انفرد واحد منهم استحق المال كله لعدم المزاحمة:

مسئلة ١	مسئلة ٢	مسئلة ٣
عبد خ	عبد	عبد خ
بنت	ابن	بنت
١	١	١

ترجيح بالقرب:

أولهم بالميراث أقربهم إلى الميت، من أي جهة كان:

مسئلة ١	مسئلة ٢	مسئلة ٣
عبد	عبد خ	عبد خ
بنت	بنت	بنت
١	١	١
٢	٢	٢

ترجيح بالقوة:

وإن استووا في القرب وكان حيز قرابتهم متحدا فمن كانت له قوة لقرابة فهو أولى بالإجماع:

مسئلة ١	مسئلة ٢	مسئلة ٣
عبد خ	عبد خ	عبد خ
بنت	ابن	بنت
١	١	١
مسئلة ١	مسئلة ٢	مسئلة ٣
عبد خ	عبد خ	عبد خ
بنت	ابن	بنت
١	١	١



## طريقة التقسيم :

تم عند ابی یوسف ما اصاب لكل فزین بقسم على ابدان فروعهم مع اعتبار عدد السموات في الفروع، وعند محمد بقسم لعل على اول بطن اختلف مع اعتبار عدد الفروع والسموات في الاصل، كما هو ملاحظهما في الصف الاول.

عند ابی یوسف المسئلة من ۱۰، وعند محمد المسئلة من ۱۰۔ ۵۰

عم	عم	عم	عم	عم	عم
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
۱	۱	۱	۱	۱	۱
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
۱	۱	۱	۱	۱	۱
۳	۳	۳	۳	۳	۳
۲ بنت	۲ بنت	۲ بنت	۲ بنت	۲ بنت	۲ بنت
۸	۸	۸	۸	۸	۸

توضیح :

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسئلہ ابن فردوس سے ہے گا۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چونکہ سب سے پہلا اختلاف بطن اول میں ہے، لہذا وہیں مسئلہ بنائیں گے۔ طائفہ اثاث کا عدد بظاہر تین ہے، لیکن باہتمام فردوس کے چار ہے اور طائفہ کور کا عدد بظاہر ۲ لیکن باہتمام فردوس کے ۳ ہے۔ مسئلہ ۱۰ سے بنا۔ ۸ طائفہ اثاث کو ملے گا اور ۸ طائفہ کور کو۔ یہ حصص بطن چالی کی طرف (حدود فردوس کا اعتبار کرنے کی وجہ سے) بشیر کر کے غفل ہو جاتے ہیں، البتہ جب انہیں بطن اول کی طرف غفل کریں تو دونوں طاقتوں میں کسر واقع ہوتی ہے اور دونوں طاقتوں کا عدد دس پانچ ہے، لہذا کسی بھی ایک کو اصل مسئلہ و حرام ہام سے ضرب دے کر حصص کر لیں گے۔

تم طریح النفاث بعون اللہ تعالیٰ ونوفیقہ.

















## فصل في أولادهم

الحكم بينهم كالحكم في الصنف الأول.

[الترجيح الأول بالقرب] أي أولهم بالمراث أقربهم إلى سميت من أي جهة كان.

[الترجيح الثاني بالقرابة] وإن استروا نفس القرب وكان حيز قرانهم متحدا، فمن كانت له قوة القرابة فهو أولي بالأحماق.

[الترجيح الثالث بكون ولد الوارث] وإن استروا، في القرب والقرابة وكان حيز قرانهم متحدا، فولد لعصبة أولي، كيث العم وابن العم كلاهما لأب وأم، ولأب، نعمان كله كيث العم، لأنها ولد للعصبة.

[حكم مخصص للترجيح الثاني والثالث] وإن كان أحدهما لأب وأم والأخر لأب، فعالم كنهه لمن كان له قوة القرابة في ظاهر الرواية فبإسما على حنة لأب<sup>(١)</sup> مع كونها ولد ذى رحم، هي أولي بفرة القرابة من الحفلة لأب مع كونها ولد وارثا، لأن الترجيح لمعنى فيه وهو قوة القرابة أولي من الترجيح لمعنى في غيره وهو: الإفضاء بالوزن.

وقال بعضهم: لعالم كله كيث للعم، لأنها ولد للعصبة.

وإن استروا في القرب ولكن اختلف حيز قرانهم فلا اعتبار لقوة القرابة<sup>(٢)</sup> ولا تولد للعصبة في ظاهر الرواية، فبإسما على عمه لأب وأم مع كونها ذات القرابتي، وولد الوارث من العهتين هي ليست بأولي من الحفلة لأب [غير ولد الوارث] فولام، [ولد الوارث من جهة] لكن الثلثين لمن يدلي بقرابة الأب، فيمتر فيهم قوة القرابة ثم ولد للعصبة وللثالث لمن يدلي بقرابة الأم وتعتبر فيهم قوة القرابة. [فقط لا ولد للعصبة لعدم تصوره في قرابة الأم].

١- قوله: "فبإسما على حالة لأب" أي فبإسما على الصنف الرابع لأن الحالة العلمية ولد لأب الأم وهو حد فاسد مع ذلك هي أولي من الحالة العلمية التي هي بنت لأب الأم وهي حدة صحيحة.

٢- قوله: "فلا اعتبار لقوة القرابة" أي لا يعتبر الترجيح فيما بين الفريقين وإسما يعتبر ذلك في كل فريق مخصص به.

[مفرد المفسر] تم عدد اسی یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ ما امداد کزل فرین بقسم علی بلدان  
 فروجه مع اعتبار عدد الجهات في المروج. وعند معتمد رحمه الله تعالى بقسم ابناء على اول  
 بطن. يختلف مع اعتبار عدد الفروع والجهات في الاصله كما في الصنف الاول  
 [حکمه الصنف الخامس والسادس] تم ينتقل هذا الحكم (إلى جهة عمومة ابويه  
 بخلاف لثمتها تم إلى اولادهم. ثم إلى جهة عمه مع أبي أبيه ونحو ذلك لثمتها تم إلى اولادهم. كما  
 في العصبیات.

### تم الربع الثالث

چوتهاربع

متفرقات



## فصل فی الحنفیۃ

حنفی سے یہاں "حنفی مؤکل" مراد ہے، حنفی مٹل اسے کہتے ہیں کہ اس کی دونوں ماٹیں انکی مشتبہ ہوں گی، مکی طرح سے کسی ایک جانب کو ترجیح نہ دی جائے۔

حنفی کے بارے میں دونوں ہیں:

۱۔ پہلا قول حنفیہ کا ہے، اسے اسود، اولیٰ بن ابراہیم سے تعبیر کیا گیا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ پہلے حنفی کو ذکر فرض کر کے پھر مؤکل فرض کر کے روایت لگ سکتے ہیں، یہ نہیں جس صورت میں حنفی محروم رہے یا اسے کم ملے، اس کے مطابق اور حق تقسیم کی جائے، کیونکہ یہ یقینی ہے<sup>۱۲</sup> مثال:

مسئلہ ۵		مسئلہ ۶		اسماء الحائریہ (مفصل)	
ب	س	ب	س	ب	س
۱	۲	۱	۲	۱	۲

پہلے۔ قول "محل فی الخلل" مراد وراثت کے مقابلے میں حنفی ایسا ہے جیسے مغرب کے مقابلے میں عرب، اس لیے اسے سوازیہ کیا گیا، حنفی جس پر مقتودہ میں حق و مشرک اشتباہ ہے، حنفی میں ذکوریت و نوشت حشر ہے، وغیرہ میں حیات و ممات اور محل میں دونوں، اس وجہ سے ان میں مسئلہ کوئی کا طریقہ یک جیسے ہے یعنی حشر کو شجرہ ترا، اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے ایک حالت کے مطابق مسئلہ حل جائے، پھر دوسری کے مطابق، پھر وہ دونوں مسائل کی "بیس" میں نسبت دیکھ کر ضرب دی جائے، اس سے دونوں کا حشر تکد ہو جائے گا، اور ہر وارث کو ملے والا حصہ دونوں حالتوں کا کمس اور بھاپ لیے ہوئے ہوگا۔ پھر چونکہ حنفی کا اشتباہ انکی شرم نہیں ہے، بلکہ محل اور مقتودہ میں ایک وقت پر یہ آتا ہے کہ مقتودہ قسم ہو جاتا ہے، اس وجہ سے حنفی میں ذکوریت و موقوف نہیں رکھا جاتا، بلکہ ان کی انوار تقسیم کر دیا جاتا ہے جب کہ محل اور مقتودہ میں اشتباہ قسم ہونے تک، انکی محل میں وراثت تک ہر مقتودہ میں مدت موقوفہ گذرنے تک، اگر کہ ایک حصہ موقوف رکھا جاتا ہے۔

تاکہ حنفی انکی بھی انورین (ابجد، یونین، اُمجد و اور و یونین) ازون و زجہ انکی سے نہیں ہو سکے۔

۱۔ قول "اسود، اولیٰ بن ابراہیم" حائلیں سے مراد حالت ذکوریت و نوشت ہے، اور اسود، اولیٰ بن ابراہیم کا مطلب یہ ہے کہ اگر انورین حالتوں میں خداتہ نقل و کثیر کا سوا حنفی کو نقل، میں کے اور اگر نکاحات و جدان انورین کا ہو تو حنفی محروم ہوگا۔ نقل انورین کا کثیر ان پر صادق نہیں آتا، اس لیے "اسود، اولیٰ بن ابراہیم" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۲۔ قول "کیونکہ یہ یقینی ہے" مقالہ فی التتویر و شرحہ: "کلام ای، اسود، حائلیں" الاقل و مع متغیر بہ فیقتصر علیہ، ان سوال لا یجب بالمثل، از ارد المحدث، ۶/ ۷۳۱ ضمیمہ سعید، کمر النسی



مسئلہ ۱ = ۱

فرضی ترکہ ۱۰۰ روپے

قبل انحصار :	ابن	بنت	عقبنی
	$\frac{1}{1}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{3}{4}$
بعد انحصار :	۴	۲	۳
حصہ فی حصہ :	۴۴.۴۴	۲۲.۲۲	۳۳.۳۳

دوسرے اسلوب سے :

اگر ابن کا سهم ۲ اور بنت کا سهم ایک فرض کر لیا جائے تو عقبنی کا سهم مزید ہو گا۔ اس صورت میں بنت کے حصے سے کسر دور ہو جائے گی، لیکن عقبنی کے حصہ میں کسر بھر بھی باقی رہے گی۔ کل سهام  $\frac{1}{2} + ۲$  ہوں گے اور حجج اس صورت میں بھی ۹ سے ہوگی۔ اگر بیٹوں کا حصہ بنا کر فرض کرنا چاہیں تو ابن کے ۲، بنت کے ۱ اور عقبنی کے ۳ سهام فرض کئے جائیں، مسئلہ پھر بھی ۹ سے یکساں ہوگا۔

(۲) امام محمد رحمہ اللہ والی تفسیر جامع مانع ہے، حاصل اس کا یہ ہے کہ عقبنی کو پہلے نہ کر پھر نوٹ فرض کرے دو الگ الگ حصے بنائیں، پھر دونوں مسئلوں کے درمیان نسبت دیکھیں :

اگر توافق ہو تو مسئلہ اول کے وقتی کو ثانی کے مسئلہ اور تمام ورثہ کے سهام کے ساتھ ضرب دیں، مگر مسئلہ ثانی کے وقتی کو اول کے مسئلہ اور تمام ورثہ کے سهام کے ساتھ ضرب دیں۔

اگر تباہی ہو تو ہر مسئلہ کے کل کو دوسرے مسئلہ کے کل اور اس کے ورثہ کے سهام کے ساتھ ضرب دیں۔ پھر مجموعہ مستحقین کو کل مسئلہ بتایا جائے اور دونوں مسئلوں سے ہر وارث کو حصے والے حصے جمع کرنے کے بعد دے دیے جائیں۔

مثال برافق:

مجله ۱۲ ریه ۱۶ — ۲۲ — ۹۶ (خونگی) و هنر A

زوجہ	امعت	امعت مل	۲	امعت مل (مختل)
۳	۶	۲	۱	۲
۱	۳	۶	۲	۶
۴	۹		۶	
۸	۱۸		۱۸	
۲۴	۵۴			

وفقاً

47—218—44

نوعه	امتداد	امتداد عمل	ان عمل (اعتقادی)
$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{6}$	$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{16}$

$$444 = 47 + 47$$

زوجہ	اصبع ع	اصبع عل	اصبع از اصبع عل (حوشی)
۲۴	۵۴	۹	۹
۲۴	۴۸	۸	۱۶
۱۸	۱۰۲	۱۷	۲۵

مثال چابین (از سر اجیه):

۲۰۰۰

(تیسری)

بن	ہفت	ولد غنیم (مذکر)
۲	۱	۲
۸	۷	۸ (عممان) عیسیٰ مذکر





ضرب دی جائے، یعنی اگر ان کے درمیان نسبت توافق ہو تو ہر مسئلہ کے وقتی کو دوسرے مسئلہ اور سہام سے، اور اگر تاجین ہو تو ہر مسئلہ کے کل کو دوسرے مسئلہ اور سہام سے ضرب دی جائے گی، پھر اصل کے علاوہ باقی درجہ کو دونوں صورتوں میں سے جس میں کم حصہ ملے اور وہ انکس دیے جائے اور باقی<sup>۱۱</sup> محفوظ رکھا گیا جائے۔ اگر اصل ذکر پیدا ہو تو دونوں مسئلوں میں سے ذکر وہی صورت پر عمل کریں، مگر مؤلف پیدا ہو تو مؤلف الی صورت پر عمل کریں، مگر ذکر مؤلف دونوں پیدا ہوں تو اول مسئلہ کے مثل سطح الائنیں کا قانون جاری کیا جائے، مگر مردہ پیدا ہو تو اسے کا اہل قریب سے کر مایں مؤلف بتیہ وارث پر تقسیم کر دیں۔

مثال قول مفتی بہ<sup>۱۲</sup>

مسئلہ ۲۴۔ ۷۲۔ ۲۱۶۔ وقتی ۸ (نوائق، عدد ثلاث ۹)

زوجہ حبلی	حاصل مذکر	بنت	اب	ام
$\frac{۲}{۳۷}$	$\frac{۲۶}{۷۸}$	$\frac{۱۳}{۳۹}$	$\frac{۴}{۱۲}$	$\frac{۴}{۱۲}$
مسئلہ ۲۴۔ ۲۷۔ ۲۱۶۔ وقتی ۳				

زوجہ حبلی	حاصل مؤنث	بنت	اب	ام
$\frac{۳}{۲۴}$	$\frac{۸}{۶۴}$	$\frac{۸}{۶۴}$	$\frac{۴}{۲۴}$	$\frac{۴}{۲۴}$

۱۔ قول مفتی بہ یعنی دوسرے درجہ کو کم درجے سے بچے والا حصہ اور اصل کا حصہ والائین وکلا حصہ اسے مل مؤلف کہتے ہیں، درجہ کو دیے گئے مال کو مال مقسوم کہتے ہیں، مثلاً درجہ ۱۰۰ مثال میں مال مقسوم مل مؤلف کی تفصیل یہ کہ اس طرح ہوگی:

زوجہ	مال مقسوم	مال مؤلف
	۲۴	۳
بنت	۳۹	۷۸
اب	۲۲	۴
ام	۲۲	۴
مجموعہ	۱۲۷	۸۹

۲۔ ملحق بقول کے مطابق حل کا مرد ایک فرض کیا جاتا ہے۔

تشریح:

محل ضرب کے بعد مسئلہ ۲۱۶ سے بنا محل کے سوا بقیہ ورید کو افس دینا ہے وزجہ کے لیے افس دونوں صورتوں میں سے ۲۴ بنت کے لیے ۳۹ اور یونین کے لیے ۳۲.۳۲ ہے۔ ان حصول کا مجموعہ ۱۲۷ ہوا۔  
 $(۱۲۷ - ۳۹ + ۳۲ + ۳۲) = ۸۹$  باقی ۸۹ ہے <sup>(۱)</sup>  $(۲۱۶ - ۱۲۷ = ۸۹)$  اس کو موقوف رکھا جائے گا۔

اگر اولاد نہ کرے اور اولیٰ تو فوراً کوالی صورت پر عمل کرتے ہوئے وزجہ کو ۳ اور یونین کو ۴ اور محل کو ۷۸ دینا جائے۔

اگر اولاد مؤنث پیدا ہوئی تو مؤنث کوالی صورت پر عمل کریں، اس صورت میں محل، دل موقوف (۸۹) بنات کو ملتا ہے، لہذا ازادہ بنت کو ملے گا اور دوسری بنت کو ۲۵ مزید دینا جائے، وغیرہ اسے پہلے سے دیے گئے ۳۹ کے ساتھ محل کرے گا ۶۴ ہو جائے گا۔

اگر اولاد نہ کرے اور مؤنث دونوں پیدا ہوئی تو مال مصروفیت کے الاکان کے ہر درکار پر نصف کمر منہل حفظ الاغنین تقسیم کر دیں۔

اگر اولاد مرد پیدا ہو تو محل کو مرد کچھ کر ملے کریں، یعنی اسے کاغذ ہم قرار دے کر مال موقوف ورید پر تقسیم کر دیا جائے۔

وفی ۳

مسئلہ ۲۴ - ۲۷ - ۲۱۶

زوجہ حبسی	محل (مست)	بنت	اب	۲
۳۴	-	۳۹	۲۲	۲۲
۲+		۲۹+	۴	۴۱
۲۷		۱۰۸	۹+	۲۶
			۴۵	

مال موقوف (۸۹) میں سے وزجہ کو ۳ اور یونین کو ۴ دیا گیا، بنت کو محل کا نصف ۱۰۸ دینا ہے، پہلے سے دیے جانے والے ۶۹ مزید دینے سے نصف مکمل ہو جائے گا،  $(۱۰۸ = ۶۹ + ۳۹)$  یہ کل ۲۰۷ ہوا۔  
 $(۲۷ + ۱۰۸ + ۳۶ + ۳۶ = ۱۳۷)$  باقی ۹ رو گئے جو اب انکو مصروفیت کی وجہ سے دیے جائیں گے، اس کا محل حصہ ۴۵ ہو جائے گا۔

۱۔ نوٹ: باقی ۸۹ بچا، کیونکہ ۳ وزجہ سے، ۴ یونین سے اور کاغذ ۱۸ محل کا حصہ ہے، یہ کل ۸۹ ہوئے۔





قائدہ:

$\frac{1}{4}$  گلوٹا کر ہے یعنی اس میں عدد صحیح اور کسروں موجود ہیں اس کو عدد صحیح ۹۰ کے ساتھ ضرب دینے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اسے غیر گلوٹا کر میں تبدیل کیا جائے یعنی ضرب ۱۰ کے ساتھ ضرب دے کر حاصل میں کسروں کو جمع کیا جائے ۱۲۰ جواب آئے گا۔  $(1 \times 9 + 1 = 10)$  اسے ضرب کیا ساتھ  $\frac{12}{10}$  نکلیں گے، پھر عدد صحیح ۹۰ کو  $\frac{12}{10}$  کے ساتھ ضرب دیں گے:  $1 \times \frac{12}{10} = 12$  جواب آئے گا۔ علیٰ هذا القیاس  $\frac{1}{4}$  کی ۹۰ کے ساتھ ضرب دیں گی ہوگی: پہلے گلوٹا کر کو غیر گلوٹا بنادیا  $\frac{1}{4} = \frac{25}{100}$  پھر ۹۰ اس کے ساتھ ضرب دیں گے  $\frac{12}{10} \times 25 = 30$  جواب آئے گا۔

الترقی زوجہ کے لیے دونوں صورتوں میں آٹھ ۲۴ بنت کے لیے ۱۲ اور ابویں کے لیے ۳۲، ۳۲ ہیں، یہ کل ۱۰۱ ہے ان کو دینے کے جائز کیا جائے گا، باقی ۱۱۵ بچے  $(115 = 1 - 1 - 216)$  پر موقوف رکھے جائیں گے۔

اگر حاصل ذکر ہو اہوا تو ذکر والی صورت پر عمل کیا جائے، زوجہ کو ۲۴ اور ابویں کو ۳۲، ۳۲ اور ماہان کو ۱۰۱ (۱۰۱ ان ۲۶ سے)۔

۱- قول: باقی ۱۱۵ بچے۔ کو تکرر زوجہ سے ۲، ابویں سے ۳، ۳، ۳ اور ماہان کا حصہ ۱۰۴ ہے (۱۰۱ ان ۲۶ سے)۔

ذین میں سے کسی وضاحت دیکھئے۔

مال مقسوم	مال موقوف	
زوجہ	۲۴	۳
بنت	۱۲	۱۰۴
اب	۳۲	۳
ام	۳۲	۳
مجموعہ	۱۰۱	۱۱۵

آخر میں سوئٹ پیداوار، تو سوئٹ والی صورت پر عمل کرنے سے اسے کل مال موقوفہ (۱۱۵) بنت کو  
بے گئے گئے (۱۳) کے ساتھ ملا کر کاغذ سوئٹ کو دیا جائے ان کا کل حصہ ۱۲۸ ہو جائے گا اور اگر ہر سوئٹ  
کرتی جائے۔<sup>(۱)</sup>

اگر پھر رو پیداوار، تو سوئٹ کو کاغذ ہم کچھ کر قسیمیہ سے ازاد ہو جو بین کرد کا کیا دل دیا جائے گا، ۲۰ زہر کو،  
۱۰۸ یوین کو اور سوئٹ کو کاغذ خرید دیا جائے کل کے نصف ۱۰۸ تک پہنچ جائے۔ ۱۳ اسے پہلے لے ۹۵ مزید  
دینے سے ۱۰۸ ہو جائیں گے، یہ کل ۲۰۷ ہوئے (۲۷+۳۶+۱۰۸-۲۰۷) ہائی ۹ ہو گئے<sup>(۲)</sup> جو  
”اب“ کو بطور حصہ کے مل جائیں گے تو اس کے کل سهام ۵۵ ہو جائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۱- قول ”صحیح“ کرتی جائے۔ اس صورت میں اگر دو یا چار بنت ہیں تو کس ہوگی اگر ایک یا تین پیدا ہوئیں تو کس  
نہ ہوگی۔ پہلی صورت میں ان لیے کس ہوگی کہ دو بنت پہلی والی بنت کے ساتھ مل کر کل تین اور چار بنت پہلی والی بنت  
کے ساتھ مل کر کل چار بنت ہو جائیں گی ۱۲۸ کی تین اور پانچ دونوں کے ساتھ نسبت بتائیں ہے لہذا اگر کس ہوگی  
جیسے دو کرنے کے لیے کل عدد دونوں کو تمام سهام اور سلف سے ضرب دی جائے۔ دوسری صورت میں اس لیے کرتے  
ہوئی کو ایک بنت پہلی والی بنت کے ساتھ مل کر کل دو اور تین پہلی والی بنت کے ساتھ مل کر کل چار بنت ہو جائیں گی۔  
۲- ۱۲۸ کی دو یا چار دونوں کے ساتھ نسبت واضح ہے۔ لہذا تقسیم برابر ہوگی۔ دو بنت میں سے فی بنت کو ۶۴  
اور چار بنت میں سے فی بنت کو ۳۲ ملے گا۔

۲- قول ”ہائی ۹ ہو گئے“ اس کو پہلی بھی سمجھ سکتے ہیں کہ مال موقوفہ ۱۱۵ میں سے ۳ زہر کو ۱۰۸ یوین کو اور ۹۵  
بنت کو بے گئے۔ چل ۱۰۷ ہوئے ہائی ۹ ہو گئے۔ ذیل کے نشوں میں مال موقوفہ کی تقسیم اور معرخی حصص  
باتے گئے ہیں

مال موقوفہ کی تقسیم				آخری حصص			
زہر	کل ہڈر	کل سوئٹ	کل مردہ	زہر	کل ہڈر	کل سوئٹ	کل مردہ
زہر	۳	×	×	زہر	۲۷	۲۶	۳۷
کب	۱	×	۱۳=۹+۴	کب	۳۶	۳۲	۴۵-۹+۳۶
ام	۱	×	۴	ام	۲۶	۳۲	۲۶
بنت	×	×	۹۵	بنت	۱۲	۱۳	۱۰۸
مسل	۱۰۴	۱۱۵	×	مسل	۱۰۴	۱۱۵	×
کل مال موقوفہ	۱۱۵	۱۱۵	۱۱۵	کل حصص	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶

تماش مد اقل اور تاین کی مثالیں:

تماش:

مسئلہ ۶

م (حاملہ)	۱	بنت	۲	اح ع (حمل مذکر)	۲
-----------	---	-----	---	-----------------	---

مسئلہ ۷

م (حاملہ)	۱	بنت	۲	اح ع (حمل مؤنث)	۲
-----------	---	-----	---	-----------------	---

مد اقل:

مسئلہ ۸

زوجہ (حاملہ)	۱	احت ع	۱	احت ع	۱	ابن (حمل مذکر)	۷
--------------	---	-------	---	-------	---	----------------	---

مسئلہ ۸

زوجہ (حاملہ)	$\frac{1}{7}$	احت ع	۲	احت ع	۲	بنت (حمل مؤنث)	$\frac{4}{8}$
--------------	---------------	-------	---	-------	---	----------------	---------------

تاین:

مثال قول السراجیہ: "وہی کدر من غیرہ و حیات مایولد لیسہ اشہر او تحمل مہا برت".

مسئلہ ۶ — ۱۸ — ۹۰

م (حاملہ)	$\frac{1}{7}$	حمل مذکر بالغ ع	$\frac{10}{50}$	$\frac{5}{10}$	احت ع	$\frac{5}{10}$
-----------	---------------	-----------------	-----------------	----------------	-------	----------------

مسئلہ ۶ — ۵ — ۹۰

ام (حاملہ)	$\frac{1}{18}$	حمل مؤنث. احت ع	$\frac{1}{36}$	احت ع	$\frac{2}{36}$
------------	----------------	-----------------	----------------	-------	----------------





تأمل:

مسئله ۶

زوج	اغ ع	اعت ع	اعت ع (مفقود میت)
۳	۲	۱	

مسئله ۶

زوج	اغ ع	اعت ع	اعت ع (مفقود حی)
۲	۱	۱	۱

تأمل:

مسئله ۸

زوجه	بنت	اغ ع	اغ ع (مفقود میت)
۱	۴	۳	

مسئله ۸ - ۱۶

زوجه	بنت	اغ ع	اغ ع (مفقود حی)
$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{8}$	۳	۲

تأمل:

مسئله ۲ - ۸ - ۵۶

مضروب: ۷

زوج	اعت ع	اعت ع	اغ ع (مفقود حی)
$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{7}$	$\frac{1}{7}$	$\frac{1}{14}$

مضروب: ۸

مسئله ۶ - ۷ - ۵۶

زوج	اعت ع	اعت ع	اغ ع (مفقود میت)
$\frac{2}{24}$	$\frac{2}{16}$	$\frac{1}{16}$	

(مال متوفی: ۱۴ + ۱۸ = ۳۲)

زون کے نیچے دونوں صورتوں میں سے آئل ۲۰ اور تختیاں کے لیے قن ۷۰۶ ہے، یہ کل ۲۸ سہاراں کو دے دیے جائیں گے، مٹی ۱۸ محفوظ رکھے جائیں گے۔ دیگر مفقودہ ایس آگیا تو جی، الی صورت پر عمل کرتے ہوئے ۱۸ سے مازون کو اور ۱۲ مفقودہ لوہے جاتے گا، اور اگر رانیس شایا تو میت والی صورت پر عمل کرتے ہوئے کل راشہ ۱۸ (۱۸) آئین کو دیا جائے گا، ہراخت کو ۹۰، اس مرجع ہراخت کا سم ۱۶، ۱۶ ہو جائے گا۔

فائدہ:

اگر سائنس میں فٹنی جس یا مفقود کی صورت پیش آئے تو وہ صورتوں میں سے ایک صورت نکھنی جائے گی، یعنی پہلے ایک دونوں صورتوں کو حل کر کے فٹنی میں اسودہ ایس والی اور حل و مفقودہ میں فٹنی میں باقی درجہ کو کم کرنے والی سلسلہ سائنس میں ایس کی جائے گی۔





مرثدہ:

مرثدہ کے تین قسم کے اسوائے باقی قتال اس کے ورثہ میں تقسیم ہوں گے<sup>(۱)</sup>۔

قسم حصہ مرثدہ و مرثدہ:

اگر مرثدہ کا جرم مرد کرے یا عورت وہ کسی کا وارث نہیں ہو سکتا<sup>(۲)</sup>، لہذا یہ کہ خدا خواستہ پوری بستی مرثدہ (مستحق قتل) ہو جائے (والعیاذ باللہ) نہ مرثدہ کی کزوری کی بناء پر ان پر مرثدہ اسی مزاجی نہ ہو سکے تو وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے ورنہ اگر ایک دوسرے کے ورثہ میں ہو گئے، والخر بل مرثدہ میں اعرابی۔

## فصل فی الأسیر

مگر کوئی مسلمان دشمن کے ہاتھوں میں قید ہو جائے تو حقین مان سے خالی نہیں

(۱) اگر وہ اپنے دین پر قائم ہے تو اس کا حکم ہم مسلمانوں جیسے ہے۔

(۲) اگر خدا خواستہ اس نے اپنا مذہب چھوڑ دیا (والعیاذ باللہ) تو اس کا حکم مرثدہ کا سا ہے۔

(۳) اگر اس کے مذہب اور موت احیات کے بارے میں کوئی اطلاع نہ ہو تو اس کا حکم مستحق قتل ہو گا۔<sup>(۳)</sup>

## فصل إذا مات الوارثان معاً

اگر کوئی مسلمان دشمن میں قتل ہو جائے اور اس کے قریبی رشتہ دار بھی ساتھ ہو جائیں۔

غلام یہ ہے کہ اگر وہ اپنے شخص (مستحق قتل) کے ساتھ ہو جائیں (مثلاً کسی حادثہ میں) قتال کر جائیں (جو ایک

دوسرے کے وارث بنے ہوں اور موت میں مقتدیہ اور غیر کا علم نہ ہو سکے تو مقتدیہ کے مطابق ان میں سے

کوئی بھی دوسرے کا وارث نہیں ہو گا، لہذا ان دونوں قاتل کو ایک ہی وقت پر تمکون کر کے میراث تقسیم کرتے

وقت ایک کے ورثہ کی قبرست میں دوسرے کو مثال نہ کیا جائے گا، یہ ہمہ بردہ مسکت ہے۔

۱۔ قولہ: "اس کے ورثہ میں تقسیم ہوں گے" یعنی "فان لم یجدوا ولا یحضرہ لا یخلو عندنا، ولا یزول عصمة نفسہا فلا یزول عصمة مالہا کوئی" (راجع: شرح: ص ۱۶۰، ۱۶۱)۔

۲۔ قولہ: "میں کا وارث نہیں ہو سکتا" لفظ مرثدہ لفظ ہے: "ان ما یقتل بہ لایقر علیہ، ولا یحیرات مینی" یعنی لفظ کفر کا کفار۔

۳۔ قولہ: "مستحق قتل ہو گا" لفظ تقسیم مان ولا یزول یعنی "مستحق قتل ہو گا"۔



مسئلہ ۶			
نرگہ ۶۰ روپے، اخ: عمر			
ام	بنت	اخ	مواہی الحاقہ
دیس	حالدہ	زیدہ	عبدالمحسن
$\frac{1}{5}$	$\frac{2}{10}$	$\frac{2}{20}$	۴
مسئلہ ۷	لا فیما وراثت مصہبہم من صاحبہ		
نرگہ ۴۰ روپے، اخ: زید			
ام	بنت		مواہی الحاقہ
دیس	رقیہ		عبدالمہ
$\frac{1}{5}$	$\frac{2}{10}$		$\frac{2}{10}$
مسئلہ ۸	نرگہ ۲۰ روپے، اخ: عمر		
ام	بنت		مواہی الحاقہ
دیس	حالدہ		عبدالمحسن
$\frac{1}{5}$	$\frac{2}{10}$		$\frac{2}{10}$
مسئلہ ۹	اخ: زید، اخ: عمر		
ام	بنت		مواہی الحاقہ
دیس	حالدہ		عبدالمحسن
$\frac{1}{5}$	$\frac{2}{10}$		$\frac{2}{10}$
مسئلہ ۱۰	کل نرگہ ۱۸۰ روپے		
ام	بنت		مواہی الحاقہ
دیس	حالدہ		عبدالمحسن
$\frac{1}{5}$	$\frac{2}{10}$		$\frac{2}{10}$

حاصل یہ کہ دونوں سولی الحاقہ سے ۲۰، ۲۰ لے کر ۵، ۵ اور ۱۵، ۱۵ پر بنت کو دے دیے جائیں گے۔

نعت الہیہ القاریۃ بنو عبد اللہ تعالیٰ و کریمہ

## فصل فی المنقرعات

طریقہ فتویٰ نو کی میراث:

مسئلہ لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے "هو الله الذي لا يموت" یا "هو الباقی" یا "بسم الله الرحمن الرحیم" لکھیں، پھر کلفہ میت "لہا کھنچ کر اس کے دائیں گوشہ پر کلفہ مسئلہ "اور بائیں گوشہ پر میت کا نام لکھیں، اس میت کے پہلوئیں کے وہ تمام ورثہ لکھیں جو اس کی وفات کے وقت زندہ تھے، اگر ورثہ میں زوج یا زوجہ ہو تو سب سے پہلے اسے لکھیں اس کے بعد باقی ورثہ ازواج یا زوجہ کو بعد میں لکھنے سے بھی اگرچہ مسئلہ صحیح نکل آتا ہے مگر لکھنے والا ماذنفت سمجھا جاتا ہے۔ اگر ورثہ میں کوئی حصہ بھی ہو تو اسے سب سے آخر میں لکھیں۔ اگر سوال منہج کا ہو تو تمام ورثہ سکھام بھی لکھ دیں۔

بھرزوی الغروض کے حالات میں غور کر کے ہر وارث کے نیچے اس کا حصہ مقررہ نصف، ربع وغیرہ لکھ دیں، منصب ہو تو اس کے نیچے کلفہ منصب یا "ع" لکھ دیں، اور اگر کوئی وارث محروم یا محجوب ہو تو اس کے نیچے "م" لکھ دیں۔ بھرزوی الغروض کے سهام کے تخریج کو کلفہ مسئلہ کے اوپر لکھیں، اور اس تخریج سے ہر وارث کا حصہ نکل کر اس وارث کے نیچے لکھتے جائیں، سب ورثہ کو حصہ دینے کے بعد اگر کچھ بچ جائے تو وہ منصب کے نیچے لکھ دیں۔ اس طرح کا نقشہ بنانے کے بعد عمارت و الفاظ میں بھی پوری تصریح کر دیں کہ فلاں شخص کے ترکہ میں سے اتنا حقوق، جہ تکسیر پر مقدم ہوتے ہیں (یعنی تجزیہ و تھمین کا خرچ ہو و فرض وصیت اگر ہوں) منہا کرنے کے بعد اس قدر سهام بچا کر فلاں وارث کو اس قدر دیا جائے اور فلاں کو اس قدر۔ پھر آخر میں اللہ اعلم لکھ کر دستخط کر دیے جائیں۔ آخر میں بطور نمونہ شیخ فتاویٰ دہلوی نے جاری ہے ہیں۔

۱۔ قول "وخط کر دیے جائیں" شارح "مسلم امام محمد بن نووی رحمۃ اللہ علیہ نے نقشہ فتویٰ کی مشہور کتاب "منہب" کی شرح "مجموع" کے مقدمے میں آداب فتویٰ بیان کرتے ہوئے میراث کے فتویٰ کے متعلق چند جاہزات لکھی ہیں جو کتباً عرض خدمت ہیں: قال النعمانی وأبو عمرو: إذا سئل عن ميراث عیست العادة أن یسقط علی قس امرأۃ عدم النکح والرق والقتل وغیرہا من موانع المیراث، بل المطلق مضمون علی ذلك. وإذا كان فی الذکر بن فی رقة الاستثناء من لا یرث، فیسقط سقوطه فلان: وسقط فلان، ویسقط فلان یسقط فی جواب مسألہ المیراث شدید التعمق والتمحور. قال النعمانی ومروہ: "وسن أن یقرن: "تفسیر التركة بعد إخراج ما يجب تقدمه من دی أو وصية إن كانت"

(مقدمة المصموم: ص ۷۲ و ۷۳)



کنن ملے ۱۴۲۱ء سے سال کو جواب نہ دیا جائے، کیونکہ موت تک ورثہ میں تبدیلی کا امکان ہے، جس سے شخص میں تبدیلی پیدا ہوگی، مئی الوقت جواب دینے سے ورثہ میں تنازع اور ایک دوسرے کا حصہ بالینے کا شدید خطرہ ہوتا ہے لہذا اس صورت میں بعد از وفات اختلاف کرنے کا کہا جائے۔

(۴) سوتیلے باپ یا سوتیلی ماں کو وراثت سے کچھ نہیں ملے گا، ہر آدمی کی ماں وہ ہے جس نے اسے جنا، اسی طرح باپ بھی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کو منہ بولا بیٹا یا بیٹی بنائے تو یہ منہ بولا اور اس کے ترکہ میں وراثت کی حقدار نہیں۔

(۵) جو شخص شرعاً وراثت میں رہا ہو اسے عاقبت میں کیا جاسکتا اگر ایسی کوئی وصیت کی گئی تو وہ کالعدم اور غیر معتبر ہوگی اور بعد از وفات حسب حصہ شرعی اس کو میراث ملے گی۔ (ادوار المستحقین، مصنف مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ: ۲/ ۷۹۱-۷۹۲)

البتہ عاق کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ اپنی حیات اور وصیت میں تمام مال دھانڈا کر اس وراثت کے سوا دوسرے ورثہ یا جنسیوں میں تقسیم کر دے، اس کے لیے کچھ چھوڑے، اس صورت میں اس کا یہ تصرف نافذ ہے لیکن اگر اس نے با کسی شریک کے ایسا کیا ہے تو سخت گناہگار ہوگا، الحدیث ابن ماجہ و بیہقی: "من قطع میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من الحدیث"۔ (مشکوٰۃ المصابیح: ۱/ ۲۶۶)

البتہ اگر یہ وراثت فاسق تھا تو اسے عروم کرنا جائز ہے۔ "ولو كان وليه فاسقا فإراد أن يعزف"۔ ۱۰۰۰ ہنسی و وہ الذخیر و بحرہ میں المیراث، هذا غیر من ترکہ، فإن فیہ إحصاء علی التمسبۃ۔

(خلاصہ الفتاویٰ: کتاب الہیۃ: ۲/ ۱۰۰۰ ما)





(۲) فتویٰ نویسی مناسب

نیا فرماتے ہیں غلامِ دین و مفتیان شرعاً حسین اس مسئلہ کے بارے میں کہ راشد و غوث ہو گئی، پسندیدگان میں خاندانِ بکر چارائز مہاں رقیہ و نسب، وہ عہد اور رجس۔ اور ایک حقیقی بہن رضیہ موجود تھی، اس کے بعد میراث کی تقسیم سے پہلے طرہ بھی شوہر زاہم، دووڑ کے نزدیک اور دیکم، باپ بکر اور تین حقیقی بہنیں رقیہ و نسب اور رضیہ کو چھوڑ کر اللہ کو بیاری ہو گئی۔ ابھی میراث تقسیم نہیں ہوئی تھی کہ نہ بھئی دو بیویاں، ہندہ اور کلثوم، باپ زاہد اور ایک بہن بھائی و ہم کو سو گوار چھوڑ کر خالقِ حقیقی سے جا ملا، تاہم بھائی شریعت محمدی سرخوہد راشدہ کے ترکہ سے ہر ایک وراثت کو سب کثرتاً حصہ لے گا۔

واضح رہے کہ رشتہ کی موت کے وقت اس کی ملکیت مٹا کچھ روپے، ایک مکان اور ایک گاڑی تھی۔

الاجواب حامد ومصباح

[illegible]

فیصلہ سے اعتبار سے بکر کا حصہ ۲۷.۷۷ فیصد، رقیہ، نصیب اور جرمہ میں سے ہر ایک کا حصہ ۱۶.۶۶ فیصد کا حصہ ۸.۳۳ فیصد، مزاد کا حصہ ۸.۱۱ فیصد، ویکم کا حصہ ۸.۱۱ فیصد اور ہندو اور کٹھنم کا حصہ ۱۰.۰۰، ۱۰.۰۰، ۱۰.۰۰ ہوگا۔ صورت مسئلہ میں اگر مکمل تقسیم نہ کر شلہ پچاس ہزار روپے قمار اس تقسیم کے دو سے اضافہ کے ترکہ سے بکر کو ۱۲.۸۸۸۰۸۸ روپے، رقیہ، نصیب اور جرمہ میں سے ہر ایک کو ۸.۲۲۲۰۲۲ روپے، راجہ کو ۶.۱۶۶۰۶۶ روپے، مزاد کو ۶.۰۹۰۶۰۹۰ روپے، ویکم کو ۶.۰۵۵۰۵۵ روپے، ہندو اور کٹھنم میں سے ہر ایک کو ۸.۰۰۰ روپے ملیں گے، صورت تقسیم درج ذیل ہے:

رشد و نمو = ۱ + ۰ + ۰ + ۰ + ۰

مسئله ۱۲ — ۱۴۱ — ۹۱۵۲

نوع	مکرم	مکرم	مکرم	مکرم	مکرم
۲	۲	۲	۲	۲	۲
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶

فأجابته

۱۶.

٤٤ —————

تاج	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴

✓

الحمد لله

زوجه	$\frac{1}{2}$	زوجہ	۱
مہندہ	$\frac{1}{2}$	مہندہ	۱
			<u>۷</u>

الحمد لله

[illegible]

ذیل کے نقشے میں یہ تفصیل مزید وضاحت سے دکھائی گئی ہے:

نمبر شمار	نام ورثہ	عددی حصے	فیصدی حصے	فی سرائے
۱	بکر	۳۲۰	۲۷.۷۷	۱۲,۸۸۸.۸۸
۲	بندھیا	۱۹۲	۱۶.۶۶	۸,۳۳۳.۳۳
۳	رقیہ	۱۹۲	۱۶.۶۶	۸,۳۳۳.۳۳
۴	رحیم	۱۹۲	۱۶.۶۶	۸,۳۳۳.۳۳
۵	رضیہ	۹۶	۸.۳۳	۴,۱۶۶.۶۶
۶	زاحد	۹۰	۷.۸۱	۳,۹۰۷.۳۵
۷	دکھ	۵۶	۴.۸۶	۲,۴۳۰.۵۵
۸	خندہ	۷	۰.۶۰	۲۰۳.۸۱
۹	کلثوم	۷	۰.۶۰	۲۰۳.۸۱
	مجموعہ	۱۱۵۲	۱۰۰	۵۰,۰۰۰/-



## فصل في الخنثى

للخنثى مستكمل أقل النصب، أعني أسوأ الخلق عدائى حبيبه رحمه الله تعالى  
وأصحابه، وهو قول عامة الصحابة رضي الله تعالى عنهم، وعليه الفتوى، كما يذكرك الله تعالى  
وعني للخنثى حبيب بنت، لأنه يتفق.

ومدد لخنثى رحمه الله تعالى وهو قول من عابوا رضي الله تعالى عنهم الخنثى  
نصف النصب، كما زعموا.

واختلفا في تحريم قول النصب، قال أبو يوسف رحمه الله تعالى: ثلاث سهم، ولين  
نصف سهم، والخنثى ثلثة أرباع سهم؛ لأن الخنثى يستحق سهما إن كان ذكرا، ونصف سهم  
إن كان أنثى، وهذه حقيقتان يأخذ نصف النصبين، أو النصف المتبقين مع نصف النصف المتنازع  
فيه، فصارت له ثلثة أرباع سهم، ومجموع الأتباع سهما، وربع سهم لأنه يعتبر السهام  
بالعنوان، ونصح من ثمة.

أبو يوسف للثلاث سهما، ولثلاث سهم والخنثى نصف النصبين، وهو سهم ونصف سهم،  
وقال محمد رحمه الله تعالى: يأخذ خنثى حصى شمال يمين كان ذكر، وربع المال إن  
كان أنثى، يأخذ نصف النصبين، وذلك حصى وشعر باعتبار الخنثى، ونصح من أربعين، وهو  
المستخرج من ضرب إحدى المساكين وهي الأربعة في الأربعين وهي الخمسة، ثم في الخنثى  
فحصى كان له شيء من الخمسة، فصارت هي الأربعة، ومن كان له شيء من الأربعة  
فصارت هي الخمسة، فصارت للخنثى من ثمانين ثلثة عشر سهم، واللاس ثمانية عشر سهما،  
ولثلاث سهم.

## فصل في الحمل

### [المسألة الأولى]

أكثر مدة الحمل ستان عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وعند ليث بن سعد ثلث سنين، وعند الشافعي رحمه الله تعالى أربع سنين، وعند طرهمي سبع سنين، وكلها ستة أشهر.

### [المسألة الثانية]

ويوقف للحمل عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى نصب أربعة بنين أو أربع بنات أبهما أكثر، يعطى لبقية الورثة ثلث الأنصاء.

وعند محمد رحمه الله تعالى يوقف نصب فتاة بين أو ثلث بنات أبهما أكثر، رواه ليث بن سعد.

وفي رواية أخرى نصب ابنتين، وهو قول الحسن وإحدى الروايتين عن أبي يوسف رحمه الله تعالى، رواه عنه هشام.

ويزي الخصائص رحمه الله تعالى عن أبي يوسف رحمه الله تعالى أنه يوقف نصب ابن واحد أو بنت واحدة، وعليه الفتوى. ويؤخذ فكيف على قوله.

### [المسألة الثالثة]

فإن كان الحمل<sup>(١)</sup> من حبست وجاءت بالولد، انعام أكثر مدة الحمل أو أقل منها، ولم تكن تمرت بمقتضاء العدة، يرمث ويورث عنه.

وإن جاءت بالولد لأكثر من أكثر مدة الحمل، لا يرمث ولا يورث.

وإن كان من غيره وجاءت بالولد ستة أشهر أو أقل منها، يرمث وإن جاءت به لأكثر من أقل مدة الحمل، لا يرمث.

١- قوله: "فإن كان الحمل" هذه نصائفة مختلفة على الشرطين لتورث الحمل: الأول أنه يشترط لتورث الحمل ولادته في سنتين، والثاني أن كان من الميت في ستة أشهر إن كان من غيره. والشرط الثاني الذي يذكر بقوله: "فإن عرج على الولد..." وهو أنه يشترط عرج أكثر الحمل حياً.

ہذا حرج اقل اولیہ ثم مات، لا یرث، وإن حرج أكثرہ ثم مات، یرث،

فلان حرج الولیہ، مستحبہ، فالمعسر حصہ یومی إذا حرج المعسر کلہ یرث، وإذا حرج  
مکرم فالمعسر مرنہ.

الأصل فی تصحیح مثل نجس، أن یصح المسألة علی تقدیرین، یعنی علی تقدیر أن  
یصل ذکرہ علی غایہ،

ثم یطرح تصحیح المسائل، فإن أولہ، حرج وحراب، وفی أحد ہما فی جمیع  
الأحزاب، وإن تبینا فاصرب کس واحد منہما فی جمیع الآخر، فلما جمیل تصحیح المسائل

ثم اصرب نصیب من کاد لہ شیء من مسئلۃ ذکورہ فی مسئلۃ أنوثہ أو فی رفقہا، ومن  
کاد شیء من مسئلۃ أنوثہ فی مسئلۃ ذکورہ أو فی رفقہا، کما فی حشر.

ثم یطرح فی الحدائیس من التصرف، لیہما أن یعطى لکل الوارث، والحصل لہدی بہما  
موقوف من نصیب ذلک الوارث،

ثم إذا ظہر الحاصل ہون کانت مستحباً لتصحیح المعروف ہما، وإن کانت مستحباً لتجسس  
بأحد ذلک والباقی مقسوم بین الورثۃ، فیحصر بکل واحد من الورثۃ ما کاد عرفوا من حصہ،  
کما ہذا، راء ذلک، والیوم، وشراء حاصل المسائل من أربعة وعشرین علی تقدیر أن الحاصل ذکور ومن  
سبعة وعشرین علی تقدیر أنوثہ.

إذا احرب وفی أحد ہما فی جمیع الأصحاب والحاصل ما تبین وسفہ عشر، إذا معنی تقدیر  
ذکورہ لثمرہ سبعة وعشرون، ولذکورین لکل واحد منہما سبعة وثلاثون.

علی تقدیر أنوثہ لثمرہ أربعة وعشرون، وبکل واحد من الأمویین ثمان وثلاثون  
تصحی لثمرہ أربعة وعشرون، وثلاثون من نصیبہا ثلثہ أسہد، ومن نصیب کل واحد من  
الأمویین أربعة أسہد، ونعطى لثبت ثلثہ عشر سہداً، لأن الموقوف فی حقہا نصیب أربعة بنین  
عنا فی حدیث، وجہ اللہ تعالیٰ.

وإذا کان لیرث أربعة سہبہا سہم وأربعة ثمان، فمہم من أربعة وعشرون، مصروب فی  
سبعة عشر لثمة عشر سہبہا رہی ہما، وبفی موقوف، وهو مائة وخمسة عشر سہداً.

وقالوا ان الله استأثر لنفسه ما يشاء فكيف يجوز ان يكون  
 في كتابه ما لم يشر إليه من قبله؟ ثم قالوا ان الله استأثر لنفسه ما يشاء  
 فكيف يجوز ان يكون في كتابه ما لم يشر إليه من قبله؟ ثم قالوا ان الله استأثر لنفسه ما يشاء

وقالوا ان الله استأثر لنفسه ما يشاء فكيف يجوز ان يكون في كتابه ما لم يشر إليه من قبله؟ ثم قالوا ان الله استأثر لنفسه ما يشاء  
 فكيف يجوز ان يكون في كتابه ما لم يشر إليه من قبله؟ ثم قالوا ان الله استأثر لنفسه ما يشاء

## فصل في المفقود

[الاحاديث]

المفقود حتى في ماله حتى لا يترك له أحد من موت في ماله غيره حتى لا يترك له أحد من موت

[حكم منه بل يفتد الفدية]

ووقع ماله حتى يصح موته أو يفتد ماله مائة أو احتفظت الزواني في تلك الفدية هي  
 المهر الزواني "أدله بين أحد من أقوامه حكم حرته"

وروي الحسن بن زيد عن أبي جعفر عليه السلام أنه قال: "أدله بين أحد من أقوامه حكم حرته"

وقال محمد بن حمزة عليه السلام: "أدله بين أحد من أقوامه حكم حرته"

وقال أبو يوسف عليه السلام: "أدله بين أحد من أقوامه حكم حرته"

وقال بعضه "أدله بين أحد من أقوامه حكم حرته"

وقال بعضه "أدله بين أحد من أقوامه حكم حرته"

[حكم من المفقود من المدة]

ووقع ماله حتى يصح موته أو يفتد ماله مائة أو احتفظت الزواني في تلك الفدية هي

[حكم منه بل يفتد الفدية]

وقال محمد بن حمزة عليه السلام: "أدله بين أحد من أقوامه حكم حرته"

[حكم من المفقود من المدة]

وقال أبو يوسف عليه السلام: "أدله بين أحد من أقوامه حكم حرته"

وقال بعضه "أدله بين أحد من أقوامه حكم حرته"

وقال بعضه "أدله بين أحد من أقوامه حكم حرته"



## فصل في المرتد

إذا مات المرتد عسى أن يرثه الله، أو يقتل، أو لحق بدار الحرب، وحكم القاضي بملحاقه. [أي مات بمرتد حكى] فما اكتسبه في حال إسلامه فهو لورثة المسلمين، [لا مكان استناد التوريث فيكون توريث المسلم من المسلم] وما اكتسبه في حال رده فهو مع في بيت المال عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى. [نعدم إمكان استناد التوريث إلى زمان الإسلام وإذا لم يوجد في ذلك الوقت فكان توريث للمسلم من الكافر]

وهذا هما الكتاب جميعا لورثة المسلمين. [لأنه يحير على الإسلام فيحكم عليه في حق ورثته بأحكامهم]

وعند الشافعي رحمه الله تعالى: الكتابان جميعا يوضعان في بيت المال. [لأنهما يورثان المسلم من الكافر]

وما اكتسبه بعد انقضاء بدو الحرب فهو فيء بالإجماع.

وكسب المرتد جميعا لورثتها المسلمين بلا خلاف بين أصحابنا.

[حصة المرتد]

وأما المرتد فلا يرث من أحد، لا من مسلم ولا من مرتد مثله. وكذلك المرتدة إلا إذا لوت أهل ناحية ما جمعهم فجهتة يتوارثون. [فيكون توريث للحري من الحري]

## فصل في الأسير

حكم الأسير كحكم سائر المسلمين في الميراث ما لم يفرق دينه.

فإن عارف دينه فحكمه حكم المرتد.

فإن لم تعلم رده ولا حياته ولا موته، فحكمه حكم المفقود.

## فصل في الفرقى والعرقى والهدمي

إذا قتلت جماعة ولا يدري أيهم مات أولاً، جعلوا كأنهم ماتوا معاً، فمثل كل واحد منهم لورثته الأحياء ولا يرث بعض الأموات من بعض. هذا هو المختار.

وقال علي وابن مسعود رضي الله تعالى عنهما: يرث بعضهم عن بعض إلا ما ورث كل واحد منهم من صاحبه.

والله أعلم بالصواب وإليه المرجع والمآب

فہرست شروع سراجی

نمبر	شرح	مصنف	سن وفات
۱	شرح سراچه	شیخ اکمل الدین محمد بن محمود مدنی مصری	۷۸۶ھ
۲	" "	شیخ شهاب الدین احمد بن محمود مدنی مصری	۸۰۳ھ
۳	" "	شیخ ابوالحسن حیدر بن محمد	"
۴	" "	شیخ علی الدین محمد بن مصطفیٰ معروف شیخ زبده	"
۵	" "	شیخ مصطفیٰ بن صلاح طحطاوی	"
۶	" "	شیخ برهان الدین حیدر بن محمد بروزی	۸۲۰ھ
۷	" "	شیخ الاسلام سیف الدین ابو الحسن یحییٰ بن محمد بروزی	۹۱۶ھ
۸	" "	شیخ خورشید الدین محمد بن حمزه قزازی	۸۲۴ھ
۹	" "	عجل بنشینی محمد مشهور فیخر قرطاسان	"
۱۰	" "	شیخ خورشید بن حسن بن سیرت صاحب کمال یا شا	۹۴۰ھ
۱۱	" "	شیخ سعد الدین مسعود بن عمر گزنانی	۷۹۲ھ
۱۲	" "	شیخ محمد بن حسن بن محمد طریقی مشہور بابن الدوات	۶۵۸ھ
۱۳	" "	شیخ بہاء الدین حیدر بن محمد ابو امیر طبری	۷۶۳ھ
۱۴	شرعیہ شرح سراچه	سید شریف علی بن محمد جرجانی	۸۱۶ھ
۱۵	المصباح المکی فی شرح فرائض السراج	شیخ روح الدین ابو الحسن عبد العزیز دمشقی قزوینی	۷۹۴ھ
۱۶	خود ما سرایج	شیخ محمود بن ابی بکر بن علی الطواء مدنی تکارستانی	۷۰۰ھ
۱۷	الفرقان الکی فی شرح فرائض السراج	شیخ عبدالکرم بن محمد بن حسن بن محمد بن ابی الوفاء	"
۱۸	القاصد الصمدیہ بشرح السراج	شیخ نجیب الدین نجفی بن عبد القادر رشیدی لاری	۱۰۱۱ھ
۱۹	التفتیح	شیخ محمد بن صالح اندلسی	۸۵۲ھ
۲۰	شرح سراچه	شیخ ادیس بن شیخ یا شا	۸۵۸ھ
۲۱	جامعہ سراچه	شیخ مصطفیٰ مشہور بیاضقصری زادہ	۹۶۸ھ
۲۲	شرح سراچه	شیخ علی الدین محمد بن مصطفیٰ الدین قزوینی	۹۵۰ھ
۲۳	ادبک الدائم فی شرح فرائض السراج	مدرس الدین محمود بن احمد بن ظہیر غلام مدنی	"

